سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین
Islamic Family Magazine
رنگین شمارہ
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
مئی 2024ء / ذُوالقعدۃِ الحرام 1445ھ
فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ
وہی عقلمند کامیاب ہے جس نے اپنی عقل کو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت میں استعمال کیا۔

سُوجن کا روحانی علاج
اگر بدن پر کہیں وَرَم یعنی سُوجن ہوگئی ہو تو
"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ"
67 بار لکھ (یا لکھوا) کر اپنے پاس رکھئے
یا تعویذ بنا کر پہن لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ وَرَم دُور
ہو جائے گا۔ (بیمار عابد، ص37)

نیک رشتہ ملنے کیلئے
جن لڑکیوں کی شادی نہ ہوتی ہو یا منگنی ہو کر ٹوٹ جاتی ہو
نمازِ فجر کے بعد
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام
312 بار پڑھ کر اپنے لئے نیک رشتہ ملنے کی دعا کریں،
اِنْ شَآءَ اللہ جلد شادی ہو اور خاوند بھی نیک ملے۔
(مینڈک سوار بچھو، ص23)
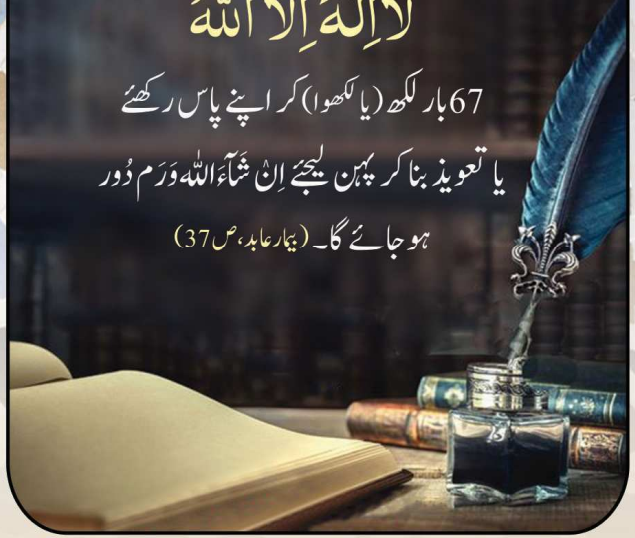
تِلّی کی بیماری کا روحانی علاج
سورۂ رحمٰن
اس سورہ کو لکھ کر اور دھو کر
طُحال (تِلّی کی بیماری) کے مریض کو
پلانا بہت مفید ہے۔
(مدنی پنج سورہ، ص95)
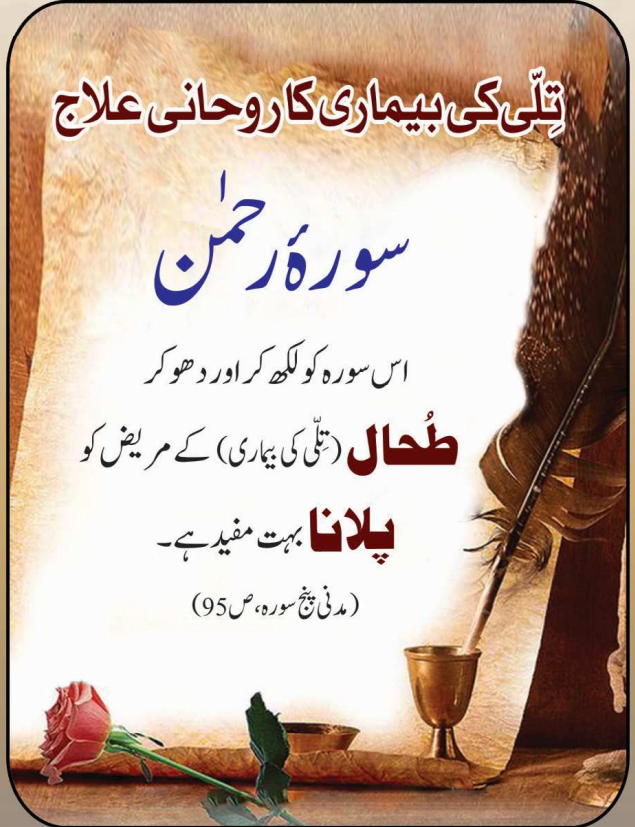
اپنڈکس کا روحانی علاج
آیَۃُ الْکُرسی 11 بار اور یَاعَظِیْمُ 7 بار (اوّل آخر تین بار دُرُود
شریف) پڑھ کر ایک چٹکی نمک پر دَم کرکے اس کو پانی میں ڈال
کر پی لیجئے۔ یہ عمل دن میں تین بار کیجئے۔ اِن شآءَ اللہ اپنڈکس
ختم ہو جائے گا۔ (بیمار عابد، ص43)

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

ماہنامہ
رنگین شمارہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

مئی 2024ء / ذُوالقعدۃ الحرام 1445ھ

جلد: 8 شمارہ: 05

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ)

بفیضانِ نظر سراجُ الاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدنا
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین و ملّت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت
علامہ محمد الیاس عطار قادری دامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ

آراء و تجاویز کے لئے

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

- قیمت — رنگین شمارہ: 200 روپے — سادہ شمارہ: 100 روپے
- ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات — رنگین شمارہ: 3500 روپے — سادہ شمارہ: 2200 روپے
- ممبر شپ کارڈ (Membership Card) — رنگین شمارہ: 2400 روپے — سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3000 روپے — سادہ شمارہ: 1700 سو روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

قدموں کے نشانات

مفتی محمد قاسم عطّاری*

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: بیشک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو (عمل) انہوں نے آگے بھیجا اور ان کے پیچھے چھوڑے ہوئے نشانات کو۔ (پ22، یٰسٓ: 12)

تفسیر: آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک قیامت کے دن ہم اپنی کامل قدرت سے مُردوں کو زندہ کریں گے اور دنیا میں انہوں نے جو اچھے یا برے اعمال کئے وہ ہم لکھ رہے ہیں تاکہ ان کے مطابق انہیں جزا دی جائے اور ہم ان کی وہ نشانیاں اور وہ طریقے بھی لکھ رہے ہیں جو وہ اپنے بعد چھوڑ گئے خواہ وہ طریقے نیک ہوں یا برے۔ (تفسیر کبیر، یٰسٓ، تحت الآیۃ: 12، 9/ 257، 258)

آیت کے ذکر کردہ حصے میں مجموعی طور پر تین باتیں بیان فرمائی گئی ہیں: (1) اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰى ترجمہ: بیشک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے۔ (2) وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا ترجمہ: اور ہم لکھ رہے ہیں جو (عمل) انہوں نے آگے بھیجا۔ (3) وَ اٰثَارَهُمْ ترجمہ: (ہم لکھ رہے ہیں) ان کے پیچھے چھوڑے ہوئے نشانات کو۔

آیت کے پہلے حصے میں عقیدۂ قیامت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مردوں کو زندہ فرمائے گا جس میں لوگوں کے اعمال کا حساب ہوگا اور وہ اعمال ابھی سے لکھے جارہے ہیں جیسا کہ آیت کے اگلے حصے میں بیان فرمایا۔

آیت کے دوسرے حصے میں اعمال کا لکھا جانا مذکور ہے، فرمایا: وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا اور ہم لکھ رہے ہیں جو (عمل) انہوں نے آگے بھیجا۔ اس سے مراد وہ اعمال ہیں جو انسان خود کرتا ہے جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تلاوت، ذکر، درود وغیرہا۔

آیت کے تیسرے حصے میں مزید چیزوں کے لکھے جانے کا بیان ہے، فرمایا: وَ اٰثَارَهُمْ (ہم لکھ رہے ہیں) ان کے پیچھے چھوڑے ہوئے نشانات کو۔ **آثار یعنی نشانات کی چار تفسیریں ہیں:**

ایک تفسیر یہ ہے کہ لوگ دین سے تعلق رکھنے والے جو نئے طریقے ایجاد کرکے اپنے پیچھے چھوڑ گئے وہ لکھے جارہے ہیں۔ یہ طریقے اچھے بھی ہوسکتے ہیں اور برے بھی، دونوں کا حکم جدا جدا ہے۔ **اچھے نئے دینی طریقے کو "بدعتِ حَسَنہ" کہتے ہیں** جیسے قرآن مجید کو ایک کتابی شکل میں جمع کرنا، مسجدوں کی زیب و زینت کرنا، محراب و مینار بنانا، صرف و نحو وغیرہ علوم ایجاد کرنا، ایصالِ ثواب کی مختلف صورتیں مثلاً سوئم، چالیسواں، برسی جاری کرنا، سیرت و میلاد کے جلسے اور محبتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اظہار کے نئے انداز شروع کرنا جیسے محفل و جلوسِ میلاد وغیرہ۔ ان نئے طریقوں کے بنانے والوں اور ان پر عمل کرنے والوں دونوں کو ثواب ملتا ہے۔

اس کے مقابلے میں **دین کے نام پر برے طریقے بنانا ہے جنہیں بدعتِ سَیِّئہ یعنی بری بدعت کہتے ہیں**، اس طریقے کو شروع کرنے والے اور عمل کرنے والے دونوں گناہ گار ہوتے ہیں۔ ان دونوں طریقوں کے متعلق سیّد المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بہت وضاحت سے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے اسلام

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

میں نیک طریقہ جاری کیا، اسے طریقہ جاری کرنے کا بھی ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کا بھی ثواب ملے گا اور عمل کرنے والوں کے اپنے ثواب میں کچھ کمی نہ کی جائے گی اور جس نے اسلام میں برا طریقہ جاری کیا تو اس پر وہ طریقہ جاری کرنے کا بھی گناہ ہو گا اور اس طریقے پر عمل کرنے والوں کا بھی گناہ ہو گا اور ان عمل کرنے والوں کے اپنے گناہ میں کچھ کمی نہ کی جائے گی۔“ (مسلم، ص394، حدیث:1017)

نامہ اعمال میں لکھے جانے والے آثار یعنی نشانات کی دوسری تفسیر یہ ہے کہ انسان کے وہ اچھے برے اعمال جو بدعت میں داخل نہیں لیکن دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی جاری رہتے ہیں۔ **جیسے اچھے اعمال کی یہ مثالیں کہ** 1 کوئی شخص دین کا علم پڑھاتا ہے، پھر اس کے شاگرد اپنے استاد کی وفات کے بعد بھی اس علم کی اشاعت کرتے رہتے ہیں۔ 2 کوئی شخص دینی مدرسہ بنا دیتا ہے اور بانی کی وفات کے بعد بھی طلباء دین کا علم حاصل کرتے رہتے ہیں۔ 3 کوئی انسان کسی دینی موضوع پر کتاب تصنیف کرتا ہے اور اس کے مرنے کے بعد بھی اس کتاب کی اشاعت ہوتی رہتی ہے۔ 4 کوئی شخص مسجد بنا دیتا ہے جس میں اس کے مرنے کے بعد بھی لوگ نمازیں پڑھتے رہتے ہیں۔ 5 کوئی شخص کنواں کھدوا کر یا بورنگ کروا کر لوگوں کے لئے پانی کا انتظام کر دیتا ہے اور لوگ اس کے مرنے کے بعد بھی پانی حاصل کرتے رہتے ہیں۔

اور بُرے اعمال کی یہ مثالیں کہ 1 کوئی شخص فلم اسٹوڈیو، سینما گھر، ویڈیو شاپ یا میوزک ہاؤس بناتا ہے جس میں اس کے مرنے کے بعد بھی فلمیں بنانے، دکھانے، بیچنے، میوزک تیار کرنے اور سننے سنانے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ 2 کوئی شراب خانہ یا قحبہ خانہ بناتا ہے جہاں لوگ برے افعال کرتے ہیں، پھر اس کے مرنے کے بعد بھی یہ اڈے قائم رہتے اور ان میں برے افعال جاری رہتے ہیں۔ 3 انٹرنیٹ پر گندی ویب سائٹ یا سوشل میڈیا پر فحاشی، عُریانی اور بے حیائی کی اشاعت کے لئے پیج بناتا ہے، پھر اس کے مرنے کے بعد بھی لوگ انہیں دیکھتے رہتے اور گناہ میں مبتلا ہوتے رہتے ہیں۔ 4 کوئی انسان جُوا خانہ بنا کر مر جاتا ہے جس میں اس کے مرنے کے بعد بھی جوا کھیلا جاتا ہے۔ 5 کوئی شخص اسلام کے خلاف اور ظالمانہ قوانین بناتا ہے، پھر اس کے مرنے کے بعد بھی ان قوانین پر عمل ہوتا رہتا ہے۔

مذکورہ بالا اچھے برے جتنے بھی کام ہیں، یہ دین کے نام پر نہیں ہیں کہ انہیں اچھی یا بری بدعت میں شامل کیا جائے بلکہ یہ باقی رہنے والے اعمال ہیں کہ اچھے ہوں گے تو مرنے کے بعد بھی شروع کرنے والے کے نامہ اعمال میں نیکی کے طور پر لکھے جاتے رہیں گے اور برے ہوں گے تو بھی شروع کنندہ کے نامہ اعمال میں گناہوں کے طور پر لکھے جاتے رہیں گے۔ ہمیں اپنے اعمال پر غور کر لینا چاہئے کہ ہماری موت کے بعد نامۂ اعمال میں نیکیاں درج ہوں گی یا گناہوں کا بوجھ بڑھتا جائے گا۔

نامۂ اعمال میں لکھے جانے والے آثار یعنی نشانات کی تیسری تفسیر یہ ہے کہ اس سے مراد وہ قدم ہیں جو نمازی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد کی طرف اٹھاتا ہے اور اس معنی پر آیت کا شانِ نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ بنی سلمہ مدینہ طیبہ کے کنارے پر رہتے تھے، انہوں نے چاہا کہ مسجد شریف کے قریب رہائش اختیار کر لیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں، اس لئے تم مکان تبدیل نہ کرو (یعنی جتنی دور سے آؤ گے اتنے ہی قدم زیادہ پڑیں گے اور اجر و ثواب زیادہ ہو گا)۔

(ترمذی، 5/154، حدیث:3237)

اس سے معلوم ہوا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے جو بندہ مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے اسے ہر قدم پر ثواب دیا جاتا ہے اور جو زیادہ دور سے چل کر آئے گا اس کا ثواب بھی زیادہ ہو گا بلکہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوتا اور گناہ معاف ہوتا ہے چنانچہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب آدمی اچھی

طرح وضو کرے، پھر مسجد کی طرف نکلے اور اسے (مسجد کی طرف) نماز نے نکالا ہو تو جو قدم بھی وہ رکھتا ہے اس کے بدلے ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔
(بخاری، 1/233، حدیث:647)

صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نیکیاں جمع کرنے کے انتہائی حریص ہوا کرتے تھے، اس لئے ان کی مبارک سیرتوں میں یہ واقعات موجود ہیں کہ چونکہ نماز کے لئے آنے اور جانے میں ہر قدم پر نیکی ملتی ہے، اس لئے وہ زیادہ نیکیاں جمع کرنے کے لئے مسجد سے دور بسنے کا ارادہ کرتے اور پھر بروقت جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا پورا اہتمام بھی کرتے تھے۔ افسوس! فی زمانہ مسجدوں کے قریب گھر ہونے کے باوجود، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد آنا لوگوں پر دشوار ہے حالانکہ جماعت سے نماز پڑھنا مرد حضرات پر واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچی ہدایت اور نیکیاں جمع کرنے کی حرص نصیب فرمائے، اٰمین۔

نامۂ اعمال میں لکھے جانے والے آثار یعنی نشانات کی چوتھی تفسیر یہ ہے کہ نامہ اعمال میں لکھے جانے والے قدموں میں اچھے برے مقصد کے لئے اٹھائے جانے والے تمام قدم مراد ہیں، خواہ وہ مسجد، مدرسہ، علم دین کی مجلس، صالحین کی صحبت، بیمار کی عیادت، جنازے میں شرکت کے لئے اٹھنے والے اچھے قدم ہوں یا سینما، جوئے، شراب کے اڈے اور بری صحبت کے لئے اٹھنے والے برے قدم ہوں۔ چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس نشانِ قدم کو بھی شمار کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اٹھا اور اسے بھی جو مَعْصِیَت میں چلا، تو اے لوگو! تم میں سے جو اس چیز کی طاقت رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اس کے قدم لکھے جائیں تو وہ ایسا کرے۔ (در منثور، یٰس، تحت الآیۃ:12، 7/47)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اعمال پر غور کرنے، نیکیوں کی کثرت اور موت کے بعد جاری رہنے والے نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النّبیّ الامین صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قراٰنِ کریم کی دعوتِ فکر و تدبر (قسط:1)

مولانا ابوالنور راشد علی عطّاری مَدَنی*

قراٰنِ کریم ایک عظیم کتابِ ہدایت ہے جو ہر طرح کے شک و شبہ، اعتراض، کجی، کمی، نقص سے پاک ہے۔ اس کے دعوے، اس کے چیلنجز، اس کی خبریں، اس کی اثر انگیزی اِس کے نزول کے اوّل دن سے آج تک قائم ہیں۔

قراٰنِ کریم کے تربیت و تعلیم کے اسالیب میں سے ایک بہت اہم اسلوب تفکر و تدبر کی دعوت ہے۔

یہ دعوت کہیں ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ﴾ کے الفاظ سے ہے تو کہیں ﴿لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ کے الفاظ سے ہے، کہیں ﴿لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ کے ذریعے دعوتِ تفکر دی گئی ہے تو کہیں ﴿لِیَدَّبَّرُوْۤا﴾ فرمایا ہے۔ یونہی کئی مقامات پر نزولِ قراٰن کا مقصد ہی "غور و فکر اور تدبر" ارشاد فرمایا ہے۔

قراٰنِ کریم نے قدرتِ باری تعالیٰ، زمین و آسمان کی تخلیق، کائنات کے مختلف مظاہر، بارش، کھیتی، تخلیقِ انسان، تخلیقِ جبال، قراٰنِ پاک، آیاتِ الٰہیہ اور دیگر کئی چیزوں میں غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ آیئے! ذیل میں تفکر و تدبر کی اس دعوت کے چند پہلو ملاحظہ کرتے ہیں:

قراٰنِ کریم عربی میں نازل فرمانے کی حکمت

قراٰنِ کریم عرب خطے میں نازل ہوا، یوں اس کے اولین مخاطب اہلِ عرب اور بالعموم ساری دنیا اس کی مخاطب ہے۔ اولین مخاطبین کے لحاظ سے قراٰنِ کریم کے عربی میں نازل ہونے کی ایک حکمت یہ ارشاد فرمائی گئی کہ تم اسے سمجھو اور عقل سے کام لو چنانچہ

پارہ 12 میں فرمایا: ﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ(۲)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک ہم نے اسے عربی قراٰن اتارا کہ تم سمجھو۔(1)

تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے: اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قراٰنِ کریم کو عربی زبان میں نازل فرمایا کیونکہ عربی زبان سب زبانوں سے زیادہ فصیح ہے اور جنت میں جنتیوں کی زبان بھی عربی ہو گی اور اسے عربی میں نازل کرنے کی ایک حکمت یہ ہے کہ تم اس کے معنی سمجھ کر ان میں غور و فکر کرو اور یہ بھی جان لو کہ قراٰن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔(2)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قراٰنِ مجید کا مسلمانوں پر ایک حق یہ بھی ہے کہ وہ اسے سمجھیں اور اس میں غور و فکر کریں اور اسے سمجھنے کیلئے عربی زبان پر عبور ہونا ضروری ہے کیونکہ یہ کلام عربی زبان میں نازل ہوا ہے اس لئے جو لوگ عربی زبان سے ناواقف ہیں یا جنہیں عربی زبان پر عبور حاصل نہیں تو انہیں چاہئے کہ اہلِ حق کے مُستَنَد علما کے تراجم اور ان کی تفاسیر کا مطالعہ فرمائیں تاکہ وہ قراٰنِ مجید کو سمجھ سکیں۔ افسوس! فِی زمانہ مسلمانوں کی کثیر تعداد قراٰنِ مجید کو سمجھنے اور اس میں غور و فکر کرنے سے بہت دور ہو چکی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے۔ عربی کا سیکھنا بحیثیتِ مجموعی اُمتِ مُسلمہ کے لئے فرضِ کفایہ ہے۔

اسی طرح دیگر کئی آیات میں قراٰنِ کریم کے عربی میں نزول کی حکمت "اِسے سمجھنا اور غور و فکر کرنا" فرمایا گیا چنانچہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

پارہ16 میں فرمایا: ﴿ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا وَّ صَرَّفْنَا فِیْهِ مِنَ الْوَعِیْدِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ اَوْ یُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا(۱۱۳) ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور یونہی ہم نے اُسے عربی قراٰن اتارا اور اس میں طرح طرح سے عذاب کے وعدے دیئے کہ کہیں انہیں ڈر ہو یا ان کے دل میں کچھ سوچ پیدا کرے۔(3)

صِراطُ الجنان میں ہے کہ اس آیت میں قراٰن مجید کی دو صفات بیان کی گئیں: 1 قراٰن کریم کو عربی زبان میں نازل کیا گیا، تاکہ اہلِ عرب اسے سمجھ سکیں اور وہ اس بات سے واقف ہو جائیں کہ قراٰن پاک کی نظم عاجز کر دینے والی ہے اور یہ کسی انسان کا کلام نہیں۔ 2 قراٰن مجید میں مختلف انداز سے فرائض چھوڑنے اور ممنوعات کا اِرتکاب کرنے پر عذاب کی وَعیدیں بیان کی گئیں تاکہ لوگ ڈریں اور قراٰن عظیم ان کے دل میں کچھ نصیحت اور غور و فکر پیدا کرے جس سے انہیں نیکیوں کی رغبت اور بدیوں سے نفرت ہو اور وہ عبرت و نصیحت حاصل کریں۔(4)

پارہ23 میں فرمایا: ﴿ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ(۲۸) ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: عربی زبان کا قراٰن جس میں اصلاً کجی نہیں کہ کہیں وہ ڈریں۔(5)

یعنی قراٰنِ کریم کو ایسا فصیح اتارا کہ جس نے فصحاء و بلغاء کو عاجز کر دیا اور یہ تناقص و اختلاف سے پاک ہے پس یہ لوگ اس میں غور کریں اور کفر و تکذیب سے باز آئیں۔(6)

پارہ24 میں فرمایا: ﴿ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ(۳) ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: ایک کتاب ہے جس کی آیتیں مفصل فرمائی گئیں عربی قراٰن عقل والوں کے لیے۔(7)

اس آیت میں قراٰنِ کریم کے پانچ اَوصاف بیان کئے گئے ہیں جو سب کے سب غور و فکر سے تعلق رکھتے ہیں چنانچہ

1 یہ کلام ایک کتاب ہے۔ کتاب اسے کہتے ہیں جو کئی مضامین کی جامع ہو اور قراٰنِ کریم چونکہ اوّلین و آخرین کے علوم کا جامع ہے اس لئے اسے کتاب فرمایا گیا۔

2 اس کلام کی آیتیں تفصیل سے بیان کی گئیں ہیں۔ یعنی قراٰنِ پاک کی آیتیں مختلف اَقسام کی ہیں جن میں احکام، مثالوں، وعظ و نصیحت، وعدہ اور وعید وغیرہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

3 یہ کلام قراٰن ہے۔ یہ ایسا کلام ہے جسے دنیا میں سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے اور اس کی آیتیں باہم مَربوط اور ملی ہوئی ہیں، نیز یہ بندوں کو خدا سے ملا دیتا ہے۔

4 اس کلام کی زبان عربی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عربی زبان بہت فضیلت اور اہمیت کی حامل ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قراٰنِ مجید کا ترجمہ قراٰن نہیں لٰہذا نماز میں ترجمہ پڑھ لینے سے نماز نہ ہو گی۔

5 قراٰنِ مجید کا عربی میں ہونا ان لوگوں کے لئے ہے جن کی زبان عربی ہے تاکہ وہ اس کے معانی کو سمجھ سکیں۔ ایک تفسیر کے اعتبار سے اس آیت میں قراٰنِ مجید کی پانچویں صفت یہ ہے کہ اس کی آیتیں عرب والوں کیلئے تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔ اہلِ عرب کا بطورِ خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ وہ ہم زبان ہونے کی وجہ سے اس کے معانی کو کسی واسطے کے بغیر سمجھ سکتے ہیں جبکہ دیگر زبانوں سے تعلق رکھنے والوں کو قراٰن کریم کے معانی سمجھنے کے لئے واسطے کی حاجت ہے۔(8)

اسی طرح پارہ25 میں فرمایا: ﴿ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ(۳) ﴾ ترجمہ کنزالایمان: ہم نے اُسے عربی قراٰن اُتارا کہ تم سمجھو۔(9)

اور پارہ26 میں فرمایا: ﴿ وَ هٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِیًّا لِّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۖۗ وَ بُشْرٰى لِلْمُحْسِنِیْنَ(۱۲) ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور یہ کتاب ہے تصدیق فرماتی عربی زبان میں کہ ظالموں کو ڈر سنائے اور نیکوں کو بشارت۔(10)

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں۔۔۔)

(1) پ12، یوسف:2 (2) صاوی، 3/941، یوسف، تحت الآیۃ:2 (3) پ16، طٰہٰ:113 (4) تفسیر کبیر، 8/103، طٰہٰ، تحت الآیۃ:113- خازن، 3/264، 265، طٰہٰ، تحت الآیۃ:113 ملتقطاً (5) پ23، الزمر:28 (6) خزائن العرفان، ص854 ملخصاً (7) پ24، حٰمٓ السجدۃ:3 (8) تفسیر کبیر، 9/538، فصّلت، تحت الآیۃ:3- جلالین مع صاوی، 5/1839، فصّلت، تحت الآیۃ:3- روح البیان، 8/226، حٰمٓ السجدۃ، تحت الآیۃ: 3 ملتقطاً (9) پ25، الزخرف:3 (10) پ26، الاحقاف:12۔

نعمت ملے تو شکر، مصیبت پہنچے تو صبر

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی*

انسان کی زندگی یکساں نہیں گزرتی کہ اس کو خوشیوں کی ٹھنڈی چھاؤں ہی میسر رہے کبھی غموں کی تیز دھوپ اسے نہ جُھلسائے، بلکہ زندگی خوشیوں اور غموں کا مجموعہ ہے۔ خوشی ملنے پر انسان کاری ایکشن کیا ہونا چاہئے اور غم سے واسطہ پڑنے پر انسان کو کیا کرنا چاہئے؟ بندۂ مؤمن کی شان تو یہ ہے کہ وہ خوشی ملنے پر اپنے رب کریم کا شکر ادا کرتا ہے اور مصیبت میں صبر کر کے ثواب کماتا ہے، گویا اس کے لئے دونوں صورتوں میں نفع کمانے کا موقع ہوتا ہے۔ اس بات پر خوش گوار حیرت کا اظہار کرتے ہوئے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

حدیثِ رسول

عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهٗ

ترجمہ مؤمن پر تعجب ہے کہ اس کا ہر معاملہ خیر والا ہے اور یہ بات سوائے مؤمن کے کسی کو حاصل نہیں، اگر مؤمن کو خوشی ملے تو شکر کرتا ہے جو اس کے لئے خیر ہے اور اگر اسے مصیبت پہنچے تو صبر کرتا ہے، اس میں بھی مؤمن کے لئے خیر ہے۔[1]

شرحِ حدیث

1 "ہر معاملہ خیر والا ہے" سے مراد یہ ہے کہ مؤمن کے لیے دنیا میں "خیر" بھی خیر ہے، "شر" بھی خیر، راحت و آرام بھی خیر ہے، مصیبت و آلام بھی خیر، وہ ہر طرح نفع میں ہے۔[2] بعض معاملات دیکھنے میں شر والے ہوتے ہیں لیکن ایسا وقتی طور پر ہوتا ہے، مستقبل میں یہ بھی خیر والے ہی ثابت ہوتے ہیں۔[3]

2 "یہ بات سوائے مؤمن کے کسی کو حاصل نہیں" نہ کافروں کو اور نہ ہی منافقوں کو۔[4]

3 یہاں سَرَّاءُ (خوشی) سے مراد نعمتیں، زندگی کی راحتیں اور عبادت کرنے کی توفیق کا ملنا ہے جبکہ ضَرَّاءُ (پریشانی) سے مراد تنگ دستی، بیماری، مصیبت اور بلائیں ہیں۔[5]

4 حضرت علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: اگر مومن کو صحت، سلامتی، مال اور عزت ملتی ہے اور وہ اس پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتا ہے تو اس کا نام شاکرین کی لسٹ میں لکھ دیا جاتا ہے اور جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور وہ صبر کرتا ہے تو اسے صابرین کے گروہ میں شامل کر دیا جاتا ہے جن کی تعریف قراٰنِ کریم میں بیان کی گئی ہے۔ مؤمن جب تک زندہ رہتا ہے اس کے سامنے خیر کے راستے کھلے رہتے ہیں اور وہ نعمت و مصیبت کے درمیان رہتا ہے، نعمت ملنے پر اس پر مُنعِم یعنی ربِّ کریم کا شکر لازم ہوتا ہے اور مصیبت پہنچنے پر اس پر صبر لازم ہوتا ہے، وہ حکمِ الٰہی پر عمل کرتا ہے اور ربِّ عظیم کے منع کرنے پر رُک جاتا ہے۔ ایسا مؤمن کی موت تک ہوتا رہتا ہے۔[6]

خوشی ملنے پر سجدۂ شکر کیا کرتے

حضرت سیِّدُنا ابو بکرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کوئی خوشی حاصل ہوتی تو آپ سجدۂ شکر[7] ادا کرتے۔[8]

اس امت کی خصوصیت

حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے فرمایا: اے عیسیٰ! تمہارے بعد میں

* استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

ایسی امت بھیجوں گا جو بلا حلم و علم نعمت پر حمد و شکر بجالائے گی اور مصیبت پر صبر و ثواب کی طالب ہوگی۔[9]

شکر اور صبر کرنے والے کو صدیق لکھا جاتا ہے

حضرتِ سیّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے سب سے پہلی چیز لَوحِ محفوظ میں یہ لکھی کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کا مُستحِق نہیں! محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) میرے رسول ہیں۔ جس نے میرے فیصلے کو تسلیم کرلیا اور میری نازل کی ہوئی مصیبت پر صبر کیا اور میری نعمتوں کا شکر ادا کیا تو میں نے اس کو صِدّیق لکھا ہے اور اس کو صِدّیقین کے ساتھ اٹھاؤں گا اور جس نے میرے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا اور میری نازِل کی ہوئی مصیبت پر صَبْر نہیں کیا اور میری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ میرے سوا جسے چاہے اپنا معبود بنالے۔[10]

صبر اور شکر کی فضیلت پر 6 روایات

1 پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: صبر نصف ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔[11]

2 فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْہُ اللّٰہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً خَیْرًا وَاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ یعنی جو صبر چاہے گا اللہ پاک اسے صبر عطا فرمائے گا اور کسی کو صبر سے بہتر اور وسیع کوئی چیز نہ ملی۔[12]

3 حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ کُلِّ خَیْرٍ یعنی صبر ہر بھلائی کی چابی ہے۔[13]

4 فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جسے شکر کرنے کی توفیق ملی وہ نعمت کی زیادتی سے محروم نہ ہوگا کیونکہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے: لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ یعنی اگر تم میرا شکر ادا کروگے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔[14]

5 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص کو تین نصیحتیں فرمائیں جن میں سے ایک یہ ہے: عَلَیْكَ بِالشُّكْرِ فَاِنَّ الشُّكْرَ زِیَادَةٌ یعنی شکر کو خود پر لازم کرلو کیونکہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔[15]

6 حضرت سیّدُنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اَلشُّكْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ یعنی شکر نصف ایمان ہے۔[16]

انسان کو آزمایا جاتا ہے

حضرت سیّدُنا عبدالملک بن اَبجَر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو عافیت دے کر آزمایا جاتا ہے کہ وہ شکر کیسے ادا کرتے ہیں؟ اور مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے کہ وہ اس پر کس طرح صبر کرتے ہیں؟[17]

قارئین! ہمیں خوشی ملے یا غمی! دو آپشن ہمارے سامنے ہوتے ہیں، شکر اور صبر کریں یا ناشکری اور بے صبری کا مظاہرہ کریں، شکر کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَلَىٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ(۷)﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔[18]

جبکہ صبر کرنے میں ربِّ کریم کی رضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہے، چنانچہ ہمیں شکر اور صبر کو اپنا کر کامیابی کے راستے پر چلنا چاہئے۔

اللہ کریم ہمیں اپنا شاکر اور صابر بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) مسلم، ص1222، حدیث:7500(2) مراٰۃ المناجیح، 7/111(3) دیکھئے: مرقاۃ المفاتیح، 9/152، تحت الحدیث:5297(4) فیض القدیر، 4/399، تحت الحدیث: 5382(5) دیکھئے: مرقاۃ المفاتیح، 9/152، تحت الحدیث: 5297(6) دیکھئے: فیض القدیر، 4/399، تحت الحدیث: 5382 (7) سجدۂ شکر مثلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا مُسافر واپس آیا غرض کسی نعمت پر سجدہ کرنا مستحب ہے۔(بہارِ شریعت، 1/738) سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے پیچھے دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب۔(بہارِ شریعت، 1/731)(8) ابن ماجہ، 2/163، حدیث:1394(9) حلیۃ الاولیاء، 1/290، حدیث: 766 (10) تفسیر قرطبی، 10/210(11) حلیۃ الاولیاء، 5/38، حدیث:6235 (12) بخاری، 1/496، حدیث:1469(13) شعب الایمان، 7/201، رقم:9996(14) در منثور، ابرٰھیم، تحت الآیۃ:7، 5/9(15) موسوعہ ابن ابی الدنیا، 1/520، حدیث:165(16) احیاء العلوم، 4/100(17) حلیۃ الاولیاء، 5/98 (18) پ13، ابرٰھیم:7۔

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خادمین کے ساتھ انداز (قسط:01)

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان ہی نرالی ہے، آپ کی زیارت اہلِ ایمان کے دلوں کی راحت، آپ سے محبت کامل ایمان کی علامت اور آپ کی سیرت کے مطابق زندگی گزارنا کامیابی و کامرانی کی ضمانت ہے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اپنے غلاموں کو نوازنے کی منظر کشی اِس شعر میں کتنے خوبصورت انداز میں کی گئی ہے:

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خدمت گاروں کو نوازنے کا انداز بھی کیا خوب تھا، آیئے! اِس بارے میں تفصیل سے پڑھتے ہیں۔

چند خادمینِ مصطفےٰ

1 حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ نے دس سال اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت کی۔

2 حضرت اسلع بن شریک رضی اللہُ عنہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کجاوے پر سامان رکھا کرتے تھے۔

3 حضرت ایمن بن عبید رضی اللہُ عنہ نے پاکیزگی حاصل کرنے کے برتن کی ذمہ داری لے رکھی تھی، جب بھی حاجت کے لئے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے جاتے تو یہ بارگاہِ رسالت میں یہ برتن پیش کر دیتے۔

4 حضرت بلال اذان دینے کے علاوہ اہل وعیال پر اخراجات کے نگران تھے۔

5 حضرت حسان اسلمی رضی اللہُ عنہ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سواری کو ہانکا کرتے تھے۔

6 شاہِ حبشہ حضرت نجاشی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے بھتیجے یا بھانجے حضرت ذُومِخْمَر رضی اللہُ عنہ کو اپنی جگہ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت کے لئے بھیجا تھا۔

7 حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہُ عنہ نے اپنے ذمّے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو وُضو کا برتن پیش کرنے کی ذمّہ داری لے رکھی تھی۔

8 جب رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قضائے عمرہ ادا کرنے کے لئے تشریف لائے تو آپ کی اونٹنی چلانے کی ذمہ داری حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہُ عنہ نے لے رکھی تھی۔

9 حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جوتے مبارک پہنانے کی ذمہ داری لے رکھی تھی۔

10 حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہُ عنہ قراٰنِ پاک اور علمِ فرائض کے بہت زیادہ جاننے والے اور بہت بڑے شاعر تھے

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

لیکن آپ نے اعزاز سمجھ کر دورانِ سفر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دراز گوش کو ہانکنے کی ذمہ داری لے رکھی تھی۔

11 حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہُ عنہ نے رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے اسلحہ برداری کی ذمّہ داری لے رکھی تھی۔[1]

یہ جتنے کام اوپر ذکر کئے گئے ہیں، عام طور پر معاشرے میں اُن میں اونچ نیچ ہو جانا معمول کی بات ہے اور اِس کے نتیجے میں ردِّ عمل کا اظہار بھی کیا جاتا ہے لیکن قربان جایئے اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر! آپ نے اپنے خدمت گاروں کے ساتھ بے مثال شفقت و مہربانی کا برتاؤ رکھا اِس سلسلے میں کرم نواز آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کریمانہ انداز آپ بھی پڑھئے:

1 خدمت کرنے والوں کو حقیر سمجھنا عام سی بات ہے مگر میرے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے انداز کے ذریعے خدمت گزاروں کو اپنے قریب رکھ کر چوٹی جتنی عظمت سے نوازا چنانچہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو مدینہ کے خدمت گار اپنے برتن لے آتے جن میں پانی ہوتا، جو بھی برتن آپ کے سامنے لایا جاتا آپ اپنا دستِ مبارک اس میں ڈبوتے، بسا اوقات ٹھنڈی صبح میں برتن لائے جاتے تو آپ (تب بھی) ان میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے۔[2] مدینے کی کسی بھی باندی یا چھوٹی بچی کو کوئی کام ہوتا یا کسی قسم کی کوئی ضرورت پیش آتی تو وہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے ساتھ لے جاتی۔ بلاشبہ یہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کمالِ عاجزی اور تکبر کی تمام اقسام سے براءت کی دلیل ہے۔[3]

2 عام طور پر خدمت کرنے والوں کو بات بات پر روکنا ٹوکنا اپنا حق سمجھا جاتا ہے، زبان کے تیروں کے ساتھ ہاتھ کو ہتھیار بنا کر وار کیا جاتا ہے اور اِس کا مقصد وقتاً فوقتاً اِن کو ذلیل کرنا ہوتا ہے جو ذلّت و رسوائی کا سبب بنتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا انداز اِن سب عیوب سے پاک تھا، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: اللہ پاک کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہ کسی خادم کو مارا اور نہ کبھی کسی عورت کو مارا۔[4]

مشہور صحابی حضرت انس رضی اللہُ عنہ کو بارگاہِ رسالت میں چھوٹی عمر سے خدمت کرنے کا موقع ملا، دورانِ خدمت آپ نے جو اندازِ مصطفےٰ دیکھے اُسے آپ کچھ یوں بیان فرماتے ہیں: میں نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سفر و حضر میں خدمت کی، میرے کئے گئے کام کے بارے میں آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تم نے اِس طرح کیوں کیا؟ اور نہ میرے کسی کام کے نہ کرنے پر یہ فرمایا: یہ کام اِس طرح کیوں نہیں کیا۔[5]

حضرت انس رضی اللہُ عنہ کام لینے سے متعلق اندازِ مصطفےٰ کے بارے میں فرماتے ہیں: اللہ پاک کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے، آپ نے ایک دن مجھے کسی کام سے بھیجا، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا۔ جب کہ میرے دل میں یہ تھا کہ اللہ کے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے جس کام کا حکم فرمایا ہے میں اس کے لئے ضرور جاؤں گا۔ میں اُسے کرنے نکلا حتّٰی کہ میں اُن بچوں کے پاس سے گزرا جو بازار میں کھیل رہے تھے، پھر اچانک رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پیچھے سے میری گدی سے مجھے پکڑ لیا، میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ مسکرا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: چھوٹے انس! کیا تم وہاں گئے تھے جہاں میں نے (جانے کے لئے) کہا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں! اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں جا رہا ہوں۔[6]

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں۔۔۔)

---

(1) سبل الہدیٰ والرشاد، 11/414 (2) مسلم، ص977، حدیث:6042 (3) بخاری، 4/118، حدیث:6072- عمدۃ القاری، 15/224 (4) ابو داؤد، 4/328، حدیث: 4786 (5) بخاری، 2/243، حدیث:2768 (6) مسلم، ص972، حدیث:6015۔

دیہات والوں کے سوالات (قسط:6) اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جوابات

مولانا عدنان چشتی عطّاری مَدَنی*

مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کے ارد گرد چھوٹی چھوٹی بستیاں، قبیلے، گاؤں اور دیہات آباد تھے، ان میں سے کچھ قریب اور کچھ دور دراز سفر پر واقع تھے۔ ان میں رہنے والے لوگ ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے، اپنی مشکلات، مسائل اور الجھنیں سُلجھانے کے لئے آپ سے سوالات کرتے، ان میں سے 19 سوالات اور ان کے جوابات پانچ قسطوں میں بیان کئے جاچکے، یہاں مزید 3 سوالات اور پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جوابات ذکر کئے گئے ہیں:

کیا علاج کروانا منع ہے؟ حضرت اُسامہ بن شریک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم یوں موجود تھے كَاَنَّمَا عَلٰى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ حضرت اُسامہ فرماتے ہیں: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقَعَدْتُ تو میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ فَجَاءَتِ الْاَعْرَابُ فَسَاَلُوهُ اسی وقت کچھ دیہاتی آئے اور رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوالات کرنے لگے۔ انہوں نے کہا: يَا رَسُولَ اللهِ نَتَدَاوَى؟ یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا ہم (علاج کے لئے) دوائی لیں؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نَعَمْ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ اَلْهَرَمُ ہاں! دوائی لو، بے شک اللہ کریم نے کوئی ایسی بیماری نہیں رکھی جس کا علاج نہ ہو سوائے ایک بیماری کے وہ ہے بڑھاپا۔ جب حضرت اُسامہ رضی اللہُ عنہ بوڑھے ہوگئے تو کہتے تھے: هَلْ تَرَوْنَ لِي مِنْ دَوَاءٍ الْآنَ یعنی کیا اب تمہیں میرے لئے کوئی دوا مل سکتی ہے؟ پھر اُن آنے والوں نے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوالات کئے کہ کیا فلاں فلاں چیز میں ہم پر کوئی حرج ہے؟ تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عِبَادَ اللهِ وَضَعَ اللهُ الْحَرَجَ اِلَّا امْرَاً اقْتَرَضَ امْرَاً مُسْلِمًا ظُلْمًا اے اللہ کے بندو! اللہ نے حرج کو ختم فرمادیا ہے سوائے اس آدمی کے جو کسی مسلمان سے ظلماً قرض لیتا ہے (کہ یہ گناہ اور ہلاکت کا سبب ہے) انہوں نے پوچھا: مَا خَيْرُ مَا اُعْطِيَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! انسان کو سب سے بہترین کون سی چیز دی گئی ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: خُلُقٌ حَسَنٌ حسن اخلاق۔[1]

اس حدیثِ پاک میں موجود الفاظ اِقْتَرَضَ امْرَاً مُسْلِمًا ظُلْمًا سے مراد یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی غیبت

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث
المدینۃ العلمیہ، کراچی

کرے، اسے گالی دے، یا تکلیف پہنچائے تو اُس سے اِس کی پوچھ گچھ ہو گی۔ اسے قرض سے اس لئے تعبیر کیا گیا ہے یہ اُسے لوٹا دیا جائے گا یعنی آخرت میں اُسے اِس کی سزا دی جائے گی۔[2]

صحیح ابن حبان میں ان ہی صحابی سے یوں ہے کہ جب میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اعرابی آپ سے سوال کررہے تھے: یَا رَسُولَ اللّٰہِ ھَلْ عَلَیْنَا جُنَاحٌ فِی کَذَا مَرَّتَیْنِ؟ یارسولَ اللہ کیا ہم پر فلاں فلاں معاملہ میں کوئی حرج ہے؟ یہ انہوں نے دو بار پوچھا تو رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عباد اللہ وَضعَ اللہ الحرجَ اِلَّا امْرُؤٌ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ اَخِیهِ شَیْئًا فَذَلِكَ الَّذِی حَرِجَ یعنی اے اللہ کے بندو! اللہ کریم نے حرج کو اٹھا دیا ہے سوائے اس آدمی کے کہ جو اپنے بھائی کی عزّت میں ذرا سی چیز بھی ادھار لے (یعنی اسے ذرا سا بھی بے عزّت کرے) پس یہ حرج ہے الخ۔[3]

جنت میں لے جانے والا عمل سکھا دیجئے حضرت براء بن عازِب رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ایک اعرابی حاضر ہوا اور سوال کیا: یَا رَسُولَ اللّٰہِ عَلِّمْنِی عَمَلًا یُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ یارسولَ اللہ! کوئی ایسا عمل سکھایئے جو مجھے جنت میں داخل کرادے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا بات تو تم نے مختصر کہی ہے لیکن سوال بہت بڑا پوچھا ہے۔ فرمایا: اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ یعنی عِتقِ نَسمہ اور فکِّ رَقبہ کیا کرو۔ اَعرابی نے پوچھا: یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَوَلَیْسَتَا بِوَاحِدَةٍ یعنی یارسول اللہ! کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ (اس لئے کہ دونوں کا معنی ہے: غلام آزاد کرنا) رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نہیں، اِنَّ عِتْقَ النَّسَمَةِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا عتق نسمہ سے مراد یہ ہے کہ تم اکیلے پورا غلام آزاد کردو وَفَكَّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِینَ فِی عِتْقِهَا اور فک رقبہ کا مطلب ہے غلام کی آزادی میں (رقم کی ادائیگی وغیرہ سے) مدد کرو۔ زیادہ دودھ دینے والے جانور کا صدقہ کرو، ظلم کرنے والے قریبی رشتہ دار پر احسان کرو، فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْاٰنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی اگر تم میں اس کی طاقت نہ ہو تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ، پیاسے کو پانی پلاؤ، نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے منع کرو، فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنَ الْخَیْرِ یعنی اگر یہ بھی نہ کرسکو تو اپنی زبان کو بھلائی کے سوا بند رکھو۔[4]

کیا مُحرِم خوشبو لگائے؟ حضرت یعلیٰ بن اُمیّہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ وَعَلَیْهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ ایک مرتبہ ایک دیہات کا رہنے والا آدمی رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اُس نے ایک ایسا جبہ پہن رکھا تھا جس پر زعفران کے داغ تھے۔ اس نے آکر پوچھا: یارسول اللہ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں نے اِحرام باندھ لیا ہے اور لوگ میرا مذاق اُڑا رہے ہیں، رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے تھوڑی دیر کوئی جواب نہ دیا پھر بلا کر فرمایا: اِخْلَعْ عَنْكَ هٰذِهِ الْجُبَّةَ یہ جُبّہ اُتار دو وَاغْسِلْ عَنْكَ هٰذَا الزَّعْفَرَانَ جو زعفران کی خوشبو لگا رکھی ہے اسے دھو ڈالو، وَاصْنَعْ فِی عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِی حَجِّكَ اور اپنے عمرے کے ارکان اسی طرح ادا کرو، جس طرح حج کے ارکان ادا کرتے ہو۔[5] خوب یاد رکھئے! جس نے احرام پہن کر نیت کرلی اس کے لئے خوشبو لگانا جائز نہیں۔ رفیق الحرمین میں ہے: نیّت سے قبل احرام پر خوشبو لگانا سنّت ہے، بے شک لگایئے مگر لگانے کے بعد عِطر کی شیشی بیلٹ کی جیب میں مت ڈالئے۔ ورنہ نیّت کے بعد جیب میں ہاتھ ڈالنے کی صورت میں خوشبو لگ سکتی ہے۔ اگر ہاتھ میں اتنا عِطر لگ گیا کہ دیکھنے والے کہیں کہ ”زیادہ ہے“ تو دَم واجب ہوگا اور کم کہیں تو صَدَقہ۔ اگر عِطر کی تری وغیرہ نہیں لگی ہاتھ میں صِرف مَہک آگئی تو کوئی کفّارہ نہیں۔ بیگ میں بھی رکھنا ہو تو کسی شاپر وغیرہ میں لپیٹ کر خوب احتیاط کی جگہ رکھئے۔[6]

---

(1) مسند احمد، 30/394، حدیث: 18454 (2) حاشیہ مسند احمد، 30/397 (3) صحیح ابن حبان، 7/621، حدیث: 6029 (4) مسند احمد، 30/600، حدیث: 18647 (5) مسند احمد، 29/480، حدیث: 17963 (6) رفیق الحرمین، ص30۔

حضرتِ سیّدُنا الیاس علیہ السّلام (قسط:1)

مولانا ابو عبید عطّاری مَدَنی*

حضور خاتم النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جب اِس دنیا سے پردہ فرمایا تو حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا پھر نبی پاک پر دُرود شریف پڑھتے ہوئے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فضائل بیان کرنے لگے تو گھر والوں کے رونے کی آوازیں بلند ہو گئیں جنہیں مسجد کے نمازیوں نے بھی سنا اور جب جب مصطفےٰ جانِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فضائل و محاسن بیان کرتے تو رونے کی آوازوں میں بھی اضافہ ہو جاتا، البتہ کمی اس وقت آئی جب ایک باہمت شخص نے دروازے پر آکر بلند آواز سے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم اے گھر والو! فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِؕ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔[1] بے شک! بارگاہِ الٰہی میں ہر ایک نے پیش ہونا ہے، اسی کی بارگاہ میں ہر پسندیدہ چیز کا بدلہ ہے، قیامت کے دن تمہیں پورا پورا اجر دیا جائے گا اور ہر خوف سے نجات ملے گی لہٰذا اللہ سے امید باندھو اور اسی پر بھروسا کرو، گھر والوں نے اس آواز کو غور سے سنا مگر جان نہ سکے کہ کس کی ہے لہٰذا سب نے چُپ سادھ لی، جب سب خاموش ہو گئے تو آواز آنا بھی بند ہو گئی، کسی نے باہر دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا، گھر والے پھر سے رونا شروع ہوئے تو ایک اور اجنبی آواز آئی: اے گھر والو! ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور اسی کی تعریف بیان کرو تاکہ تمہارا اشمار مخلص بندوں میں ہو جائے، بے شک! آزمائش کے وقت یادِ الٰہی قائم کرنے پر صبر آجاتا ہے اور پسندیدہ چیز لئے جانے پر یادِ الٰہی قائم کرنے میں اس کا بدلہ ہے لہٰذا اس کی فرماں برداری کرو اور اس کے حکم پر عمل کرو۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دونوں آوازیں حضرت سیّدُنا خضر اور حضرت سیّدُنا الیاس علیہما السّلام کی ہیں جو کہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے ہیں۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! آئیے حضرت سیدنا الیاس علیہ السّلام کی سیرت مبارکہ کے کچھ نورانی اور بابرکت پہلوؤں کا مطالعہ کیجئے اور اپنے لئے راہِ نجات کا سامان کیجئے۔

مختصر سیرت ”الیاس“ اللہ تعالیٰ کے ایک بہت ہی پیارے نبی کا نام ہے، الیاس عبرانی زبان کا لفظ ہے[3] جس کا معنی ہے: اللہ کے سوا ہر کسی سے بے پرواہونا[4] یا پھر الیاس کا مطلب ہے ”نہ بھاگنے والا بہادر شخص“۔[5] قراٰن میں آپ کا نام اِلیاس اور اِل یاسین دونوں مذکور ہیں۔ آپ کے والد کا نام سباسبا جبکہ والدہ کا نام صفوریہ ہے، آپ کی دادی حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی بیٹی جبکہ دادا حضرت ہارون علیہ السّلام کے بیٹے ہیں، ایک قول کے مطابق سلسلہ نسب کچھ یوں ہے الیاس بن سباسبا بن عیزار بن ہارون۔[6]

حلیہ و اوصاف آپ علیہ السّلام کا قد لمبا، سر مبارک بڑا، پیٹ مبارک اندر کی طرف یعنی بدن دبلا پتلا تھا اور پتلی ٹانگیں تھیں جبکہ کھال کھردری اور خشک تھی، آپ کے سر پر سرخ تل تھا۔[7] آپ اعلیٰ درجے کے کامل الایمان بندوں میں سے ہیں،

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کراچی

آپ کو 70 انبیاءِ کرام کی طاقت بخشی گئی، غضب و جلال اور قوت وطاقت میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا ہم پلہ بنایا گیا[8] بلکہ آپ صورت میں بھی حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے مشابہت رکھتے تھے[9] آگ، پہاڑ اور جنگل کے شیر آپ کے تابعدار تھے۔[10]

رسالت بنی اسرائیل ملک شام کے مختلف شہروں میں آباد تھے، آپ شہر بعلبک میں بنی اسرائیل کی طرف رسول بن کر تشریف لائے اور انہیں تبلیغ و نصیحت فرمائی، اللہ تعالیٰ نے ظالم بادشاہ کے شر سے بچاتے ہوئے آپ کو لوگوں کی نظروں سے اوجھل فرمادیا۔[11]

چار نبی اب تک زندہ ہیں یاد رہے کہ چار انبیاء علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام وہ ہیں جن پر ابھی ایک آن کیلئے بھی موت طاری نہیں ہوئی۔ دو آسمان پر حضرت ادریس اور حضرت عیسیٰ اور دو زمین پر حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام[12] نیز یہ بھی یاد رکھیں کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آخری نبی ہونے کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے زمانہ میں اور آپ کے زمانہ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا، اگر پہلے کے کوئی نبی زندہ ہوں تو مضائقہ نہیں ان کی زندگی حضور انور کے خاتم النبیین ہونے کے خلاف نہیں۔[13]

بارگاہِ رسالت میں حاضری حضرت الیاس علیہ السّلام حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لشکر کو ایک غار میں یہ دعا کرتے ملے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّۃِ اَحْمَدَ الْمَرْحُوْمَۃِ الْمُبَارَکَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا یعنی اے اللہ! مجھے احمد کی امت سے بنادے جس پر تیری رحمت وبرکت نازل ہوتی ہے اور جس کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں[14] اور پیارے آقا کی بارگاہ میں سلام پہنچانے کا فرمایا کہ آپ کے بھائی الیاس آپ کو سلام بھیجتے ہیں، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غار میں تشریف لائے اور حضرت الیاس سے معانقہ فرمایا پھر دونوں مقدس حضرات نے وہیں بیٹھ کر آپس کی کچھ گفتگو بھی کی[15] صلح حدیبیہ کے موقع پر جو بیعتُ الرضوان لی گئی اس میں حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السّلام بھی شامل تھے۔[16]

حضرت الیاس وحضرت خضر کی ملاقات حضرت الیاس اور حضرت خضر دونوں نبی رمضان کے مبارک مہینے میں بیتُ المقدس میں ہوتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، دونوں صاحبان حج کو ہر سال تشریف لاتے ہیں، بعدِ حج آبِ زمزم شریف پیتے ہیں کہ وہی سال بھر تک ان کے کھانے پینے کو کفایت کرتا ہے۔[17] ایک روایت کے مطابق ہر سال حج کے موسم میں مِنیٰ کے مقام پر ملاقات کرتے، ایک دوسرے کا حلق فرماتے اور ان کلمات پر باہمی ملاقات ختم فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہِ مَا شَآءَ اللہُ لَایَسُوْقُ الْخَیْرَ اِلَّا اللہُ مَا شَآءَ اللہُ لَا یُصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا اللہُ مَا شَآءَ اللہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ یعنی اللہ پاک ہے، جو اللہ چاہے، بھلائی صرف اللہ لاتا ہے، جو اللہ چاہے، بُرائی کو صرف اللہ ٹالتا ہے، جو اللہ چاہے، نیکی کی طاقت صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔[18] حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو ان کلمات کو صبح وشام تین بار پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اسے ڈوبنے، جل جانے اور (اس کا مال) چوری ہونے سے محفوظ رکھے گا، شیطان، ظالم بادشاہ، سانپ اور بچھو سے بھی حفاظت کی جائے گی۔[19]

وفات مبارکہ سال کے باقی دنوں میں حضرت الیاس علیہ السّلام تو جنگلوں اور میدانوں میں گشت فرماتے رہتے ہیں اور پہاڑوں اور بیابانوں میں اکیلے اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں جبکہ حضرت خضر علیہ السّلام دریاؤں اور سمندروں کی سیر فرماتے اور اپنے رب کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں، یہ دونوں مقدس حضرات دینِ محمدی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے احکامات کے تابع ہیں اور آخری زمانے میں وفات پائیں گے۔[20] (جاری ہے)

(1) پ21، العنکبوت:57 (2) اتحاف السادۃ المتقین،14 / 153- الرقۃ والبکاء لابن قدامہ مقدسی، ص140 (3) زرقانی علی المواہب،7 / 402 (4) ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جمادَی الاخریٰ 1440ھ، ص48 (5) نام رکھنے کے احکام، ص131 (6) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14/10 (7) مستدرک، 3/470، حدیث: 4175- نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14 / 17 (8) سیرت الانبیاء، ص722 (9) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14 /10 (10) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14 / 11 (11) سیرت الانبیاء، ص722- صراط الجنان، 8 / 341 (12) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص505 (13) مراٰۃ المناجیح، 8 / 8 ملتقطاً (14) تاریخ ابن عساکر، 9 / 213- فتاویٰ رضویہ، 29 / 639 (15) فیض القدیر، 3 / 672، تحت الحدیث: 4133 (16) مراٰۃ المناجیح، 8 / 274 ملخصاً (17) تفسیر قرطبی، 8 / 86، الصفت: 123- فتاویٰ رضویہ، 26 / 401 (18) تاریخ ابن عساکر، 9 / 211 (19) سیرت حلبیہ، 3 / 212 (20) عجائب القرآن، ص294- مستدرک، 3 / 470، حدیث: 4175- فیض القدیر، 4 / 572، تحت الحدیث: 5880۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 فطری بات اور قدرتی بات میں فرق

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ فطری بات ہے، یہ قدرتی بات ہے، ان دونوں میں کیا فرق ہے؟

جواب: فطرت و قدرت کے ایک ہی معنٰی ہیں، نیز فطرت، عادت کو بھی بولتے ہیں کہ اس کی فطرت یہ ہے یعنی اس کی عادت یہ ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 7ربیع الاول شریف 1445ھ)

2 صحن میں کھلے آسمان کے نیچے نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: اگر ایک ہی کمرہ ہو اور جگہ نہ ہو نماز پڑھنے کی تو کیا باہر صحن میں کھلے آسمان کے نیچے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! بالکل پڑھ سکتے ہیں، کمرہ ہو یا نہ ہو، میدان میں بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے بلکہ کئی مقامات پر میدانوں میں عید کی نماز پڑھی جاتی ہے، اللہ پاک توفیق دے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم میدانِ عرفات میں بھی کھلے آسمان تلے نماز پڑھیں گے، منیٰ شریف میں خیمے بنے ہوتے ہیں مگر لوگ پھر بھی میدان میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 13ربیع الآخر شریف 1445ھ)

3 کیا بچّوں کو آئینہ دکھانے سے دانت دیر سے نکلتے ہیں؟

سُوال: سنا ہے کہ بچوں کو آئینہ نہیں دکھانا چاہئے دانت دیر سے آتے ہیں، اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: یہ افواہ، مجھ تک آج پہلی بار پہنچی ہے، ایسا کچھ نہیں ہے، دانت نکلنے کا ٹائم جو اللہ پاک کے علم میں ہے اس کے مطابق ہی دانت آئیں گے، آئینہ نہ رکاوٹ بنے گا، نہ اسپیڈ بڑھائے گا۔ (مدنی مذاکرہ، 20ربیع الآخر شریف 1445ھ)

4 کسی کی مدد کے لئے بینک سے سود لینا کیسا؟

سُوال: کیا کسی کی مدد کرنے کی نیت سے بینک سے سود لے سکتے ہیں؟

جواب: سود لینا حرام و گناہ ہے، کسی کی مدد کرنے کے لئے بھی سود نہیں لے سکتے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ نجاست سے نجاست کو صاف کریں گے تو نجاست صاف نہیں ہوگی بلکہ بڑھ جائے گی۔ (مدنی مذاکرہ، 20ربیع الآخر شریف 1445ھ)

5 علمِ دین کس طرح حاصل کیا؟

سُوال: آپ نے مفتی وقارُالدین رحمۃُ اللہِ علیہ سے کتنا عرصہ علمِ دین حاصل کیا؟

جواب: حضرت مفتی وقارُالدین صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کی صحبت میں تقریباً 22 سال میرا آنا جانا رہا ہے، اگرچہ جس طرح باقاعدہ کتابیں پڑھتے ہیں اس طرح ان سے کتابیں نہیں پڑھیں، لیکن

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے ان سے وہ وہ مسائل سیکھے ہیں جو عام طور پر انسان کتابیں پڑھ کر نہیں سیکھ سکتا۔

(وقار الفتاویٰ، 2/202- مدنی مذاکرہ، 20ربیع الآخر شریف 1445ھ)

6 عدّت کے بعد شوہر کی قبر پر جانا کیسا؟

سُوال: کیا عورت کے لئے عدّت ختم ہونے کے بعد شوہر کی قبر پر جانا ضروری ہے؟

جواب: عدت سے پہلے ہو یا بعد میں! بہر صورت قبروں کی زیارت کے لئے جانا عورت کو منع ہے۔ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ پاک کے علاوہ دیگر مزارات پر عورت کو جانے کی اجازت نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/541- مدنی مذاکرہ، 15جمادی الاُخریٰ شریف 1444ھ)

7 زکوٰۃ کے پیسے مسجد میں لگانا کیسا؟

سُوال: کیا زکوٰۃ کے پیسے مسجد میں لگا سکتے ہیں؟

جواب: زکوٰۃ کے پیسے ڈائریکٹ مسجد میں نہیں لگا سکتے، زکوٰۃ کو مخصوص اسلامی طریقے پر عمل کر کے مسجد کے لئے دے دینا دُرست ہے یعنی زکوٰۃ دینے والے کو چاہئے کہ زکوٰۃ کے حق دار کو زکوٰۃ کا مالک بنائے کہ یہ زکوٰۃ ادا ہونے کی شرط ہے، پھر وہ شخص اپنی مرضی سے یہ رقم مسجد بنانے کے لئے دے دے تو یہ جائز ہے۔ (دیکھئے: بہارِ شریعت، 1/890) ایسا کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اگر زکوٰۃ کے پیسے ڈائریکٹ مسجد میں ہی لگا دیئے تو یہ جائز نہیں ہے اور اس طرح زکوٰۃ بھی ادا نہیں ہوگی۔ (مدنی مذاکرہ، 15جمادی الاُخریٰ شریف 1444ھ)

8 مسجد کی کتاب گھر لے جانا کیسا؟

سُوال: کیا مسجد کی کتاب کو مُطالَعے کے لئے گھر لے جا سکتے ہیں؟

جواب: اگر کتاب مسجد کے لئے وقف ہے تو اسے گھر نہیں لے جا سکتے بلکہ مسجد ہی میں اس کتاب سے فائدہ حاصل کیا جائے گا اور پڑھا جائے گا۔ (دیکھئے: بہارِ شریعت، 2/535، 536) وقف شدہ کتاب پر قلم سے نشان لگانا، کاغذ موڑنا یا نام لکھنا درست نہیں۔ طلبۂ کرام بھلے مسجد کے قراٰنِ کریم میں سبق پڑھیں مگر اس میں نشان لگانا کہ "اتنا سبق ہوا ہے" یہ دُرست نہیں ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 15جمادی الاُخریٰ شریف 1444ھ)

9 اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ بِالتَّحْقِیْق کا مطلب

سُوال: "اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ بِالتَّحْقِیْق" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ نبیوں کے بعد تمام انسانوں میں افضل حضرت ابو بکر صِدّیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 22جمادی الاُخریٰ شریف 1444ھ)

دارُالافتاء اہلِ سنّت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 بلڈر کا مزید رقم طلب کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے ایک زیرِ تعمیر عمارت میں دو سال پہلے بلڈر سے 63 لاکھ روپے کا ایک فلیٹ بک کروایا تھا اور کچھ رقم ایڈوانس کے طور پر دے چکا تھا، اب سیمنٹ اور سریے کے ریٹ کافی زیادہ بڑھ چکے ہیں جس کی وجہ سے بلڈر کی جانب سے مزید رقم کا مطالبہ کیا جارہا ہے، کیا بلڈر کا سودا ہو جانے کے بعد مزید رقم کا مطالبہ کرنا درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں بلڈر کا سودا طے ہو جانے کے بعد مزید رقم طلب کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ زیرِ تعمیر بلڈنگ میں فلیٹ بک کروانا "بیع استصناع" ہے، اور مفتیٰ بہ قول کے مطابق بیع استصناع کرنے سے عقد لازم ہو جاتا ہے اور خریدار اور بیچنے والے میں کوئی بھی فریق اپنے معاہدے سے نہیں پھر سکتا لہٰذا مذکورہ صورت میں جب خرید و فروخت کے وقت ایک قیمت طے کرلی گئی تو اب اسی طے شدہ قیمت کے بدلے فلیٹ تیار کرکے دینا بلڈر کی ذمہ داری ہے، اسے خود سے ریٹ بڑھانے کا شرعاً اختیار نہیں۔ تاہم اگر دونوں فریق باہمی رضامندی سے پُرانے عقد کو ختم کرکے نیا سودا کریں تو آپس کی رضامندی سے نئی قیمت طے کرنے کی گنجائش ہے۔ لیکن اس کے لئے جبر نہیں ہو سکتا جیسا کہ عام طور پر بلڈرز حضرات یکطرفہ جبر کرتے ہیں یا اپنی مرضی سے غیر طے شدہ چارجز بڑھا دیتے ہیں یہ جائز نہیں ہے۔ (الہدایہ مع البنایۃ، 7/21- تبیین الحقائق، 4/124- فتاویٰ رضویہ، 17/87- بہار شریعت، 2/623)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 قضا روزہ کی نیت کس وقت معتبر ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی رات میں یہ نیت تھی کہ اگر میری سحری میں آنکھ کھلی تو میں نے قضا روزہ رکھنا ہے، لیکن سحری کے وقت زید قضا روزے کی نیت کرنا ہی بھول گیا اور مطلق روزے کی نیت سے اس نے روزہ رکھا، پھر صبح اسے یاد آیا کہ میں نے تو آج قضا روزہ رکھنا تھا۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا اس صورت میں زید دن میں اس قضا روزے کی نیت کر سکتا ہے؟ کیا دن میں نیت کرلینے سے اس کا وہ قضا روزہ ادا ہو جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں زید کا وہ قضا روزہ ہی ادا ہو گا۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ قضا روزے کی نیت رات میں یا

* محقق اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت
نور العرفان، کھارادر کراچی

عین صبحِ صادق کے وقت کرنا ضروری ہے اس کے بعد قضا روزے کی نیت معتبر نہیں، اب جبکہ صورتِ مسئولہ میں زید نے رات ہی میں قضا روزے کی نیت کرلی تھی پھر اگرچہ کہ سحری اس نے مطلق روزے کی نیت سے کی لیکن کہیں بھی اس قضا روزے کی نیت سے رجوع کرنا نہیں پایا گیا، لہٰذا قضا روزے کی نیت رات ہی میں کرلینے سے اس کا وہ قضا روزہ شمار ہوگا۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، 3/393-فتاویٰ عالمگیری، 1/196-بحر الرائق، 3/458ملتقطاً-فتاویٰ فیض الرسول، 1/512)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 حج قران میں قربانی کی طاقت نہ تھی اور عرفہ سے پہلے تین روزے نہ رکھے تو کیا حکم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ حج قران یا حج تمتع کرنے والا قربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، تو اس پر دس روزے رکھنا لازم ہیں۔ تین روزے عرفہ کے دن سے پہلے اور بقیہ سات روزے حج کے دنوں کے بعد رکھے گا۔ پوچھنا یہ ہے اگر کسی نے عرفہ کے دن سے پہلے تین روزے نہیں رکھے اور قربانی کا دن آگیا، تو اب ایسے شخص کے لئے کیا حکمِ شرعی ہوگا؟ روزے رکھ سکتا ہے یا قربانی ہی کرے گا؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ایسے شخص پر اب قربانی کرنا ہی لازم ہوگا، روزہ رکھنے سے، قربانی کا واجب ادا نہیں ہوگا۔

"27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام" میں ہے: "اگر نویں ذوالحجہ تک پہلے کے تین روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ یومِ نحر آگیا، تو اب روزے رکھنا کافی نہیں، بلکہ قربانی کرنا ہی لازم ہے۔ قربانی نہ کی تو نہ صرف قربانی ذمہ پر باقی رہے گی، بلکہ تاخیر کی، تو اس کی بنا پر دم دینا بھی لازم ہوگا۔" (27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام، ص 111-فتاویٰ ہندیہ، 1/239)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 صاحبِ ترتیب نے قضا نہ پڑھی اور اگلی نماز شروع کردی تو کیا کرے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ صاحبِ ترتیب شخص کی فجر قضا ہوگئی، صاحبِ ترتیب شخص، ظہر کی نماز الگ سے پڑھ رہا تھا، دورانِ نماز ابھی ایک رکعت ہی پڑھی تھی کہ یاد آیا کہ فجر کی قضا نماز ابھی تک باقی ہے۔ پوچھنا یہ ہے صاحبِ ترتیب شخص جو ظہر کی نماز پڑھ رہا ہے، ظہر کی نماز پوری کرے یا نماز توڑ دے؟ ظہر کی نماز کا وقت ختم ہونے میں کافی وقت باقی ہے۔ شرعی رہنمائی فرما دیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ظہر کی نماز فاسد ہوگئی، پہلے فجر کی قضا نماز پڑھے اور بعد میں دوبارہ نئے سرے سے ظہر کی نماز ادا کرے۔

اس مسئلہ کی تفصیل کچھ یوں کہ صاحبِ ترتیب شخص پر لازم ہوتا ہے کہ قضا نماز یاد ہونے کی صورت میں پہلے قضا نماز پڑھے، بعد میں وقتی نماز پڑھے اور وقتی نماز ادا کرنے کے دوران یہ یاد آیا کہ قضا نماز باقی ہے اور وقتی نماز کے وقت میں بھی گنجائش ہو اس طرح کہ قضا نماز پڑھنے کے بعد، وقتی نماز ادا ہونے کا وقت بچا ہو، جیسا کہ سوال میں بیان کردہ صورت میں ہے، تو اس صورت میں جو وقتی نماز ادا کر رہا ہے، وہ فاسد ہو جائے گی۔ لہٰذا صاحبِ ترتیب شخص پر لازم ہوگا کہ پہلے فجر کی قضا نماز ادا کرے اور پھر ظہر کی نماز ادا کرے۔

(فتاویٰ ہندیہ، 1/122-ملخصاً از فتاویٰ امجدیہ، حصہ 1، 1/271، 272)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کام کی باتیں

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطاری ملک و بیرونِ ملک مختلف اجتماعات میں بیانات اور کانفرنسز میں تربیتی لیکچرز دیتے رہتے ہیں۔ جن میں نصیحت، تربیت، فکر، اصلاح اور روز مرّہ زندگی کے کئی پہلوؤں پر سوچنے سمجھنے اور عمل کرنے کے اہم نکات شامل ہوتے ہیں۔ ذیل میں نگرانِ شوریٰ کے مختلف بیانات اور تربیتی پروگرامز کی گفتگو سے منتخب چند اہم نکات ملاحظہ کیجئے:

❁ اگر ہم اپنے گھروں کو ٹوٹنے سے بچانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں اپنے رویوں کا جائزہ لینا پڑے گا، میاں بیوی دونوں اپنے رویے اور سُلوک (Behaviour) کا جائزہ لیں کہ وہ کتنا بہتر ہے اور کتنا بہتر نہیں ہے۔

❁ ہمارا پرابلم یہ ہے کہ ہمیں مال کی طلب ہے اور ایسی طلب ہے جو ختم نہیں ہورہی۔

❁ ہم اُس کل (مستقبل Future) کی بات کرتے ہیں جس کے پَل کا پتا نہیں، اور اس کل (یعنی قبر و آخرت) کے بارے میں سوچتے نہیں کہ جس میں کسی شک وشبہے کی کوئی گنجائش نہیں۔

❁ اس سے پہلے کہ آنکھیں بند ہوں ہمیں اپنی آنکھیں کھولنی ہیں۔

❁ دعوتِ اسلامی سنّتوں بھری تحریک ہے، یہ ہمیں دنیا اور آخرت دونوں کو بہتر کرنے کا طریقہ بتاتی ہے۔

❁ ہم دو طرف سے مار کھا رہے ہیں، ایک طرف سے تو یوں کہ "نیکی نہیں کررہے۔" اور دوسری طرف سے اس طرح کہ "ہم گناہ بھی کررہے ہیں۔" اسے یوں سمجھ سکتے ہیں کہ کسی دکان دار نے سارا دن کوئی نفع کمایا ہی نہیں کہ اس کا بزنس نہیں ہوا، جس کے سبب کرایہ، ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر بلز بھی سر پر چڑھ گئے۔ اور ساتھ ہی اسی تاریخ کو دکان میں چوری بھی ہوگئی۔

❁ بُرائی کرنے والا اچھائی نہیں پاسکتا۔ اللہ کی نافرمانی بُرائی ہے، رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی بُرائی ہے، اسلام کی تعلیمات کے خلاف چلنا بُرائی ہے۔

❁ ہر بُرائی اپنا کوئی نہ کوئی بُرا نتیجہ لاتی ہے اسی طرح اچھائی بھی اپنا کوئی نہ کوئی اچھا نتیجہ لاتی ہے۔

❁ جیسے جیسے اُداسیاں، مایوسیاں اور بے چینیاں بڑھ رہی ہیں ویسے ویسے ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھ رہی ہیں، لہٰذا اس تناظر میں خرچ کرنے کے لئے ویسے تو بہت سی چیزیں ہیں مگر آج کے اس دور میں جس چیز کو زیادہ خرچ کرنے کی ضرورت ہے وہ "آپ کی توجہ، وقت اور حوصلہ افزائی ہے۔" آج ان چیزوں

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

کی بہت ضرورت ہے، اور یقیناً ان چیزوں کو خرچ کرنے سے انسان کا جاتا کچھ نہیں ہے۔

❁ جہاں تک ممکن ہو کوشش کی جائے کہ اپنی پریشانیاں اپنے حد تک ہی رکھی جائیں اور بلا ضرورت کسی کو بتائی نہ جائیں۔

❁ یقین، اعتماد اور امید۔ یہ بڑی خوب صورت چیزیں ہیں، نیز یہ زندگی کے پلر ہیں، اگر یہ تینوں ٹوٹ جائیں اور ختم ہو جائیں تو انسان کی زندگی اُجڑ جاتی ہے۔

❁ اگر آپ کو کسی بھی نعمت کے ملنے پر خوشی حاصل ہوتی ہے، مثلاً کسی معاملے میں آسانی ہو گئی، برکت نظر آ گئی، خیر کا پہلو سامنے آ گیا، کوئی بھی خوشی والی بات پتا چل گئی۔ اب یا تو اس کے شکرانے میں دو رکعت نمازِ نفل غیر مکروہ وقت میں ادا کر لیجئے، اگر نفل نہیں پڑھ پاتے تو باوُضو قبلے کی طرف رخ کر کے سجدۂ شکر ادا کر لیجئے، میرا یقینِ کامل ہے کہ اگر آپ نے یہ عادت بنالی تو اِن شآءَ اللہ نعمتیں آپ کے پاس تیزی سے آنا شروع ہو جائیں گی۔

❁ مثبت سوچ کوشش سے بنتی ہے، جب آپ اپنی سوچ کو پوزیٹیو بناتے ہیں تو وہ نیگیٹیویٹی سے باہر نکلنا شروع ہو جاتی ہے، اور جب آپ اپنی سوچ کو نیگیٹیو کرتے ہیں تو وہ پوزیٹیویٹی سے باہر نکلنا شروع ہو جاتی ہے، آپ اپنی سوچ کو جیسا لے کر چلیں گے تو وہ ویسی ہی بنتی چلی جائے گی، سوچ کے تعلق سے میرا اپنا جو تجزیہ اور دیکھا بھالا معاملہ ہے وہ یہ ہے کہ مثبت سوچ آپ کو سکون دلاتی اور منفی سوچ آپ کو بے چینی دلاتی ہے۔ لہٰذا اگر آپ سکون اور راحت چاہتے ہیں تو اپنی سوچ کو مثبت کیجئے۔

❁ ہماری سوسائٹی میں حقوق کا جتنا پرچار کیا جا رہا ہے اسی قدر حق تلفیاں بھی بڑھتی جا رہی ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ زبانی خرچ ہمارے مزاج کا حصہ بن گیا ہے کہ ہم بس حقوق کا کہتے رہیں البتہ حقوق ادا کرنے کا کوئی حساب نہیں ہے۔ اللہ پاک اس بات کو پسند نہیں فرماتا کہ ہم جو کہیں وہ کریں نہیں، قراٰنِ کریم میں اس کا ارشادِ پاک ہے: ﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَؕ-اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ(۴۴)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں۔ (پ 1، البقرۃ:44) دوسری جگہ ارشاد ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ(۲)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے۔ (پ 28، الصّف:2)

❁ یہ ایک واضح سی بات ہے کہ جب بھی آپ خلافِ فطرت کچھ کریں گے تو نقصان ہو گا۔ یہ غیر فطری عمل خواہ کھانے پینے کا ہو، سونے جاگنے کا ہو یا زندگی کے کسی بھی پہلو سے متعلق ہو۔

❁ ہم انسانوں میں رہتے ہیں اور انسانوں کے ساتھ انسانیت کے ساتھ رہا جاتا ہے۔

❁ اگر ماں چاہتی ہے کہ میرے بچے اپنے والد کی عزت کریں تو وہ اپنے کردار کے ذریعے اپنی اولاد کو بتائے کہ بیٹا آپ کے ابو کا مقام کیا ہے۔

❁ اگر باپ چاہتا ہے کہ میری اولاد اپنی ماں کی عزت کرے تو وہ اپنے انداز اور اپنے کردار کے ذریعے انہیں بتائے کہ آپ کی ماں کی اہمیت اور آپ کی ماں کی قدر کیا ہے۔ اس طرح کا انداز اپنی فیملی میں دکھانا بہت ضروری ہوتا ہے۔

❁ اگر آپ اپنے گھر کو خوشیوں بھرا اور پُرسکون ماحول دینا چاہتے ہیں تو ایک دوسرے کی عزت کرنے اور کروانے کا درس دیں اور عمل بھی کریں۔

اللہ پاک ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلام میں اتنی پابندیاں کیوں؟

مفتی محمد قاسم عطاری*

ملحدین اور دین کے منکرین اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نے تو چھوٹی چھوٹی چیزوں پر پابندی لگادی ہے، لباس ایسا ہو، کھانا ایسا ہو، چلنا ایسا ہو، بیٹھنا ایسا ہو، یہاں تک کہ واش روم میں جائے تو اس میں بھی یوں بیٹھیں، یوں استنجا کریں، یوں نہ کریں، تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر اسلام نے پابندیاں لگادی ہیں۔ انسان کو زیادہ سے زیادہ آزادی ملنا انسان کا حق ہے اور پابندیوں میں جکڑنا اس کی آزادی کو چھیننے کے برابر ہے۔

ظاہری الفاظ کے اعتبار سے یہ شبہ جتنا دل کش لگتا ہے لیکن حقیقت میں انسانی زندگی کے لئے اتنا ہی تباہ کُن ہے۔ اسلام کا دعویٰ ہے کہ وہ مکمل ضابطہ حیات ہے اور ضابطہ کہتے ہی پابندی کو ہیں۔ ضابطے کو دوسرے الفاظ میں قاعدہ قانون بھی کہا جاتا ہے۔ ضابطے نہ ہوں تو آزادی ہوگی یا آوارگی؟ اس پر ہر شخص بآسانی غور کرکے سمجھ سکتا ہے۔ دنیا میں انسانوں میں کوئی بھی معاشرہ ضابطوں، اور پابندیوں کے بغیر چل ہی نہیں سکتا۔ کاروبار، لین دین، پہننے اوڑھنے، رہنے سہنے کے اپنے اپنے ضابطے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ کریں۔

اگر کسی نے گاڑی پر پانچ سات منٹ میں صرف دو تین کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنا ہے، اسے بھی قدم قدم پر پابندیوں کا سامنا کرنا پڑے گا کہ صرف وہی گاڑی لے کر روڈ پر آنا ہے، جس گاڑی میں فلاں فلاں خرابی نہ ہو، گاڑی میں بیٹھے سب افراد سیٹ بیلٹ کی پابندی کریں، ڈرائیونگ کرنے والے کے لئے لائسنس کی پابندی ہے، گاڑی میں سواریوں کی مخصوص تعداد تک بٹھانے کی پابندی ہے، سرخ لائٹ کے سگنل پر گاڑی کو روکنے کی پابندی ہے، گاڑی کو ملک کے قانون کے مطابق دائیں یا بائیں والی سڑک پر چلانے کی قید ہے، گاڑی چلانے میں مخصوص رفتار کی پابندی ہے۔ اب کیا کوئی یہ کہے گا کہ ہم نے تو پانچ منٹ میں گھر پہنچ جانا تھا، مگر اس معمولی سے سفر کو بھی اِن پابندیوں نے عذاب بنادیا، اتنے قوانین نافذ کردیئے کہ ہماری ذاتی گاڑی پر بھی ہماری مرضی نہیں چلنے دیتے، ہمارے ملکیتی حقوق پر جبر مسلط کردیا گیا ہے، ہمارے بنیادی حقوق ہم سے چھین لئے ہیں اور ایسا کرنا ہماری شخصی آزادی کے خلاف ہے۔ ملک تو وہی اچھا ہے، جہاں آزادی ہو، قانون نہ ہو، پابندیاں نہ ہوں۔ جو شخص جیسی گاڑی چاہے، لے کر روڈ پر نکل جائے، جتنے مرضی افراد بیٹھیں، چاہے بچہ چلائے یا بڑا، جتنی چاہے اسپیڈ بڑھائے، کوئی روک ٹوک نہ ہو، کہاں کی دائیں بائیں کی پابندی اور کدھر کی لال پیلی بتیوں کی غلامی۔ بس آزادی ہی آزادی ہو۔ اب خود سوچ لیں کہ ایسے فرد کی گفتگو سن کر دس سال کا بچہ بھی ہنسے گا۔

ملکی پابندیوں سے نیچے آکر ذرا نوکری کی پابندیوں پر نظر ڈال لیں، مثلاً کسی پروفیشنل ادارے میں آفس رولز دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی ہر قدم پر پابندی ہے کہ اتنے بجے سے لیٹ نہیں ہونا، یونیفارم اس کلر کا ہو، ٹائی ایسی ہو، جوتے اس انداز کے

www.facebook.com/
MuftiQasimAttari/

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

ہوں، ہر ملازم کے پاس اس کا کارڈ ہر وقت موجود ہو، آتے جاتے وقت حاضری لگانا ضروری ہے، انٹرنیٹ استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی، ڈیوٹی ٹائم میں اخبار نہیں پڑھ سکتے، سیاسی گفتگو نہیں کر سکتے، آفس میں رشتے داروں سے ملاقات نہیں کر سکتے، دورانِ ڈیوٹی کال نہیں سن سکتے، آواز اونچی نہیں کر سکتے، وغیرہ درجنوں پابندیاں ہیں، تو وہاں کوئی یہ کہتا نظر نہیں آئے گا کہ کیا ہر چھوٹی چھوٹی بات پر پابندی لگائی ہوئی ہے، اچھا ادارہ تو وہ ہے جہاں ملازمین کو آزادی ہو، بس ان سے ان کا اصل کام لیں اور بات ختم، یہ کھانے پینے، آنے جانے، سونے اور گپ شپ وغیرہ کی پابندیوں سے ملازمین کو گھٹن ہوتی ہے، تو ایسی سوچ کے حامل افراد کا وہاں نوکری کرنا تو دور، شاید داخلہ بھی ممنوع قرار دے دیا جائے۔

اب ذرا اس سے بھی نیچے آکر ایک مثال ملاحظہ کریں کہ اگر کوئی شخص روڈ پر مکان بنا کر بیٹھ جائے اور کہے کہ یہ اللہ کی زمین ہے اور میری مرضی، لہٰذا جہاں چاہوں مکان بنالوں۔ تو یہاں کوئی ضابطہ، پابندی لگائیں گے یا نہیں کہ روڈ پر مکان نہیں بنانا اور جہاں بنانا ہے وہاں کے اصول و ضوابط یہ ہوں گے مثلاً اتنے منزلہ تک بنا سکتے ہیں، گھر میں آگے پیچھے اتنی جگہ چھوڑنی ہوگی وغیرہا۔

بلکہ قاعدے قانون کے بغیر تو چھوٹا سا گھر بھی نہیں چل سکتا۔ گھر میں دس سال کا بچہ کہے کہ میری مرضی چلے گی تو بتایئے کہ گھر سکون سے چل جائے گا اور گھر میں دس سال کے بچے کی چلے گی یا ابا کی چلے گی؟

لہٰذا ہر صاحبِ عقل و فہم یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ کسی ملک یا ادارے، معاشرے اور خاندان کا نظام صحیح طریقے سے چلانے کے لئے سینکڑوں پابندیوں یعنی قوانین بنانا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ یہ پابندیاں ہی انسان کو معقول و مہذب انسان بناتی ہیں۔ جب کوئی ادارہ یا ملک کا قانون اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے لوگوں کو چھوٹی سے چھوٹی باتوں کا پابند بناتا ہے تو جو تمام انسانوں کا خالق و مالک و حاکم بلکہ سب حاکموں سے بڑا حاکم یعنی احکم الحاکمین ہے وہ انسانوں کی بھلائی اور انہیں اچھا انسان بنانے کے لئے پوری زندگی کے لئے ہدایات کیوں نہیں دے گا۔ قراٰنِ پاک میں فرمایا ﴿یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا﴾ ترجمہ: اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے تاکہ تم بھٹک نہ جاؤ۔ (پ6، النسآء، آیت:176)

کوئی انسانی معاشرہ جب تک کہ جنگلیوں و حشیوں پر مشتمل نہ ہو جائے، تب تک وہ ضابطوں کا پابند رہے گا، ضابطے ہی جنگل کے قانون اور انسانی معاشرے میں فرق کی علامت ہیں۔ جنگل کا ایک ہی قانون ہے جس کی طاقت، اس کی مرضی، جس کی جہاں چلتی ہے وہ چلا لے، مثلاً شیر کی اپنے کمزوروں پر چلتی ہے وہ ان کا شکار کر لے، جہاں پر ہاتھی کی چلے وہاں وہ مرضی کر لے، تو یہ ہے جنگل۔ اس کے مقابلے میں انسانی معاشرہ وہ ہے جس میں حدود و قیود ہیں، ضابطے اور پابندیاں ہیں۔ یہ ضابطے ہی تو انسانیت کی دلیل ہیں، جو یہ کہتا ہے کہ ضابطے نہیں ہونے چاہئیں اسے انسانی بستیوں سے نکل کر جنگل کا رُخ کرنا چاہئے۔

یہ جملہ کہ دین نے ہر شے میں پابندیاں لگائی ہیں، یہ ایک تعبیر ہے۔ آپ اسے پابندیاں کہہ لیں یا ہدایات یا تعلیمات یا قواعد و ضوابط یا تربیت۔ اسلام کی یہ تعلیمات ایسے ہی ہیں جیسے شفیق ماں باپ اپنی اولاد کو کھانے، پینے، اٹھنے، بیٹھنے، چلنے، پھرنے، بات کرنے کے طریقے سکھاتے ہیں تو یہ پابندیاں حقیقت میں تعلیم و تربیت اور رہنمائی ہوتی ہیں۔ اِسے کوئی کم عقل ہی کہے گا کہ بڑے ظالم ماں باپ ہیں جنہوں نے بچے کی آزادی چھین لی۔

ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی پابندیاں ہی زندگی کو خوب صورت، شائستہ اور خوش گوار بناتی ہیں مثلاً کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے وغیرہ کے متعلق یہی چھوٹی چھوٹی باتیں جب کسی انگریزی اسکول میں پڑھائی جاتی ہیں تو کہا جاتا ہے کہ what beautiful manners they are teaching us، ہمیں ناخن کاٹنے کے طریقے بتائے، کھانا کھانے، نیپکن لگانے، چھری چمچ پکڑنے، چیزیں فلاں ترتیب سے رکھنے، اٹھانے، لقمہ بنانے، پکڑنے، کاٹنے کے طریقے سکھائے۔ اسکولوں کی اس تعلیم کو پابندیاں نہیں کہا جاتا بلکہ فخر سے بتایا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو دین عطا فرمایا ہے وہ بھی ہمیں ایسی بلکہ اس سے بڑھ کر عمدہ تعلیمات دیتا ہے اور اُس دین کے کامل ضابطہ حیات ہونے کی یہ نشانی ہے کہ اس نے ہمیں جہاں عقیدے جیسی بلند ترین حقیقتیں بتائیں، وہیں عبادات و اخلاقیات و معاشرت و آدابِ زندگی بھی سکھائے ہیں۔

خود نُمائی

مولانا محمد اُحد رضا عطّاری مَدَنی*

میں سب سے الگ اور نمایاں دِکھوں، میرے ملبوسات کے ڈیزائن اور کلرز کسی اور کے پاس نہ ہوں، نئے نئے فیشن اپناؤں، اعلیٰ برانڈ کی گھڑی اور گاڑی ہو، کسی محفل یا بیٹھک میں جاؤں تو مجھے نمایاں جگہ پر بٹھایا جائے! تعریف کی جائے، کوئی مخاطب ہو تو کچھ اعزازی اور توصیفی القابات کے ساتھ ہو، وغیرہ وغیرہ امور کی خواہش اور طلب کرنا اور پھر ان کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگے رہنا، جن کے ذریعہ انسان دوسروں پر اپنی برتری جتا سکے نیز ہر وہ کام جس کے ذریعے دوسروں کو زیر کر کے ان پر فوقیت چاہنا مقصود ہو خود نمائی جیسی مذموم صفت میں داخل ہے۔

یہ کیا بلا ہے ہر دَم کرتا ہے خود نمائی

خود نمائی کا **مرادی** معنی نمود و نمائش ہے۔ آسان لفظوں میں اسے یوں کہئے کہ اپنی ذات و شخصیت کو نمایاں اور دوسروں سے ممتاز کرنے کی خواہش خود نمائی کہلاتی ہے۔

خود نمائی کے لئے بھاگ دوڑ زندگی کے مختلف پہلوؤں میں خود نمائی اس طرح داخل ہو چکی ہے کہ احساس تک نہیں ہوتا، خود نمائی میں مبتلا شخص مختلف ذرائع سے اپنے مفاد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے؛ اب چاہے اس کو حاصل کرنے کے لئے اسے اپنے اندر کتنی ہی قابلیتیں اور خصوصیتیں پیدا کرنی پڑیں، گھنٹوں اور مہینوں اس کی محنت و مشق صرف نام و شہرت کی خاطر ہوگی، الغرض ایسا شخص ہر اس موقع سے باخبر رہے گا جس کے ذریعے نمایاں ہو سکے، واہ واہ کروانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نکلنے نہیں دے گا۔ "میں پہچانا جاؤں"، "فین فالوئنگ" کا بھوت اسے تھکنے نہیں دے گا بلکہ اس تھکن اور سعی و کاوش کو ایک ناقابلِ بیان تسکین اور خوشی قرار دے گا اور اس کا مقصد صرف اور صرف لوگوں کے دلوں میں اپنا سکّہ بٹھانا ہوتا ہے، ترقیاتی اور سوشل میڈیا کے اس دور میں اس کے نظارے جا بجا دیکھنے کو ملتے ہیں۔

خود نمائی کی تباہی و آفات عارف باللہ عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ایسا شخص بُرا ہے جو سواری، لباس، مکان یا غذا وغیرہ چیزوں میں اپنے آپ کو دوسروں سے نمایاں کرنے کا خواہش مند ہو! آپ رحمۃ اللہ علیہ سے جب اس کی قباحت کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: **خود نمائی کے سبب انسان لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اللہ پاک سے غافل ہو کر رہ جاتا ہے یوں خود نمائی اس کے لئے ربِّ کریم سے تعلق ٹوٹنے کا سبب بن جاتی ہے** نیز جو پہلے سے ہی اللہ پاک سے دور ہوں تو یہ (یعنی خود نمائی کا مرض) اس کی مزید دوری کا سبب بنتا ہے اور ایسے شخص کی روح اس فعل سے نفرت کرتی ہے کیونکہ اس خود نمائی میں اسے اپنے رب کریم سے جوڑنے والا کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا اور اپنی بربادی صاف دکھائی

* شعبہ اُردو لغت، المدینۃ العلمیہ

دے رہی ہوتی ہے۔[1]

اِس بات کو بیان کرنے کے بعد شیخ عبد العزیز دباغ کے مریدِ خاص شیخ احمد بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”گویا خود نمائی میں دو آفات پائی جاتی ہیں ایک اپنی ذات کے اعتبار سے اور دوسری دیگر لوگوں کے لحاظ سے“ (اپنی ذات کے اعتبار سے تو پچھلے کلام سے واضح ہے یعنی اللہ کریم سے دوری جبکہ لوگوں کے اعتبار سے یوں کہ ان کی طرف سے ملنے والی شہرت اور مقبولیت سے بَر آمد ہونے والے بھیانک نتائج۔)[2]

اسی طرح مختلف باطنی امراض میں مبتلا ہونے کا سخت امکان ہے کہ اب یا تو ان باطنی امراض میں فِی نفسِہٖ خود نمائی اور نمود و نمائش کا عنصر ہو گا یا پھر اس تک پہنچانے والا جذبہ و جنون۔ یہاں چند نمایاں اور ہلاکت میں ڈالنے والی بُرائیوں کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ خود نمائی کی تباہ کاری مزید واضح ہو:

ریاکاری خود نمائی کے مریض کو اگر اپنے مفاد کا حصول عبادات و اعمال کی نمود و نمائش سے کرنا پڑا تو کر گزرے گا، حالانکہ ریا کے سبب عمل برباد ہو جاتے ہیں۔ **حل:** ریاکاری کے متعلق علم رکھے، عمل خالصۃً اللہ پاک کی رضا و خوشنودی کے لئے کرے، اپنے اعمال کو بلا ضرورت و حاجت لوگوں میں ظاہر کرنے سے بچے اور پھر اللہ پاک کی جناب میں ان کی قبولیت کی امید رکھے۔

خود پسندی جب انسان خود نمائی کے ذریعہ حاصل ہونے والے ثمرات کو دیکھے گا تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ خود کو کچھ سمجھ بیٹھے، اس کے اندر انانیت پیدا ہونے لگے اور یہ بات بھول جائے کہ کوئی ایسی ذات بھی ہے جس کی طرف سب محتاج ہیں۔ تمام انعامات اور عزتیں اس کی عطا کردہ ہیں، وہ چاہے تو پَل بھر میں تمام نوازشات و نعمتیں واپس لے لے مگر حقیقت سے بے خبر، صرف ظاہر کو دیکھنے والا تمام ملی ہوئی نعمتوں مثلاً صِحّت یا حسن و جمال یا دولت یا ذِہانت یا خوش الحانی یا کسی منصب وغیرہ کو اپنا کارنامہ سمجھ بیٹھتا ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ سب اللہ پاک ہی کی عنایت ہے، یہی خود پسندی ہے۔ جیسا کہ لُبابُ الاحیاء میں ہے: **آدمی کو یہی برتری، تکبر اور اَنا کہ ”میں کچھ ہوں“ کا احساس جانے اَنجانے میں ہلاکت کی وادیوں تک پہنچا دیتا ہے۔**[3]

تکبر انسان حق بات کو قبول نہ کرے، خود کو افضل سمجھے اور دوسروں کو حقیر جانے یہ تکبر ہے۔ لوگوں پر رعب جمانے کے لئے سینہ تانے اَکڑ اَکڑ کے چلنا بھی تکبر ہے اور یہ خود نمائی کی ایک صورت ہے حالانکہ متکبرانہ اور اَوباشوں اور لفنگوں والی چال اللہ پاک کو ناپسند ہے۔ مفتی محمد قاسم عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی لکھتے ہیں: تکبر و خود نمائی سے کچھ فائدہ نہیں البتہ کئی صورتوں میں گناہ لازم ہو جاتا ہے لہٰذا اترانا چھوڑو اور عاجزی قبول کرو۔[4] الغرض خود نمائی تکبر کا مرض پیدا کرنے کا ایک سبب ضرور بنتی ہے، عافیت اس سے جان چھڑانے میں ہے۔

حرص و لالچ خود نمائی کی آفات میں سے ایک آفت لالچ اور حرص کا پیدا ہو جانا بھی ہے، ایسا شخص اپنی ذات کو دوسروں پر ترجیح دیتا ہے، صورتحال جیسی بھی ہو ذاتی سہولت اور مفاد ہر وقت پیشِ نظر رکھتا ہے، ایثار و خیر خواہی کا جذبہ لالچ کے پہاڑ کے نیچے کچل دیتا ہے، اس کی بے حسی جذبۂ احساس کو مات دے دیتی ہے، کھانے پینے یا کسی اور چیز کی قلت کے موقع پر اس کی خود بینی کی عادت (یعنی اپنی ذات کو مقدم رکھنا) یہی کہے گی کہ میں سب کچھ سمیٹ لوں، میرا تَن بدن ڈھکنا چاہیے لوگ کن حالات سے گزر رہے ہیں مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ **حل:** ایثار اور مسلمانوں کی خیر خواہی کرے نیز ابتداءً تکلف کے ساتھ نیکی کی راہ میں مال خرچ کرے۔

خلاصہ یہ کہ باطنی بیماری کا علاج و حل اس کی ضد سے ہوتا ہے جیسے تکبر کا علاج تواضع سے، بُخل کا علاج سخاوت سے ہوتا ہے۔ یوں ہی خود نمائی کے علاج کے لئے ان تمام چیزوں سے بچنا لازم ہے جو اس کی طرف لے جانے یا اس مرض کے پیدا ہونے کا سبب بنیں: جیسے شہرت طلبی کہ میرا نام ہو، واہ واہ کی

جائے، فیمس ہو جاؤں وغیرہ۔ اس کے علاوہ حُبِ جاہ یعنی کسی عہدے یا منصب وغیرہ کی جستجو وغیرہ۔

نوٹ: خود نمائی پر تمام گفتگو کو پڑھنے کے بعد ان علامات و حالات کے مطابق اپنی ذات کا محاسبہ کیا جائے نہ کہ ان پر دوسروں کو پَرَکھتے اور خود نمائی کا الزام لگاتے پھریں کیونکہ عین ممکن ہے کہ جس چیز کے پیشِ نظر ہم ان پر خود نمائی کا حکم لگا رہے ہوں، سامنے والا وہ کام کسی ایسی نیت کے تحت کر رہا ہو کہ جو جائز یا کم اَز کم قباحت کے دائرے سے باہر ہو کیونکہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لاکھوں مسائل واحکام فرقِ نیت سے متبدل (تبدیل) ہو جاتے ہیں۔[5] جیسا کہ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ”بعض فخر کے طور پر خود نمائی کرنے والوں کو اللہ پاک پسند فرماتا ہے اور بعض کو ناپسند، جن خود نمائی کرنے والوں کو اللہ پاک پسند فرماتا ہے وہ جہاد کے دوران اَکڑ کر چلنا یا صدقہ دیتے وقت فخر کرنا ہے اور جن کو اللہ پاک ناپسند فرماتا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی ظلم اور فخر کی حالت میں اِترا کر چلے۔“[6]

مفسرِ قراٰن مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ ایک مقام پر لکھتے ہیں: ریا اور خود نمائی اور خود سرائی کی ممانعت فرمائی گئی لیکن اگر نعمتِ الٰہی کے اعتراف اور اطاعت وعباداتِ پُر مسرّت اور اس کے ادائے شکر کے لئے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو جائز ہے۔[7] مزید وضاحت کے لئے فتاویٰ رضویہ سے یہ عبارت ملاحظہ کیجئے: ”یہ کہنا کہ میں عالم ہوں اگر کسی وقت، کسی ضرورت و مصلحت شرعی کے سبب ہے تو حرج نہیں، اور اگر بلا ضرورت ہے تو جہل اور خود نمائی ہے، خود ستائی کے لئے ہے تو سخت گناہ ہے۔“[8]

ربِّ کریم ہمیں نفس کی چالوں، شیطان کے مکر و فریب، ظاہری و باطنی گناہوں سے بچائے، خود نمائی اور اُس کی آفات سے محفوظ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) الابریز، 1 / 478، 479 (2) الابریز، 1 / 478، 479 (3) لباب الاحیاء، ص 289 ملتقطاً (4) صراط الجنان، 5 / 463 ملتقطاً (5) فتاویٰ رضویہ، 8 / 11 (6) ابو داؤد، 3 / 69، حدیث: 2659 (7) خزائن العرفان، پ 27، النجم، تحت الآیۃ: 32 (8) فتاویٰ رضویہ، 16 / 68۔

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مارچ 2024ء کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) رضوان عطّاری (ڈی جی خان) (2) محمد مطیب خان عطّاری (میر پور، آزاد کشمیر) (3) بنتِ عامر حسین (کراچی)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** (1) 15 رمضان المبارک 3 ہجری (2) حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ بنتِ عدیل احمد (کراچی) ❁ بنتِ منیر مجید (سمندری) ❁ محمد مرزوق (بہاول پور) ❁ عبید رضا عطّاری (سکھر) ❁ بنتِ منظور احمد عطّاریہ (صادق آباد) ❁ مظہر علی عطاری (خان پور) ❁ بنتِ خالد (سیالکوٹ) ❁ بنتِ طاہر عباس (میانوالی) ❁ بنتِ محمد سہیل (کراچی) ❁ محمد حسنین (ٹنڈو آدم) ❁ بنتِ محمد عمران عطاری (حیدر آباد) ❁ محمد عبد اللہ عطّاری (ملتان)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مارچ 2024ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) اُمُّ الخیر (ٹوبہ) (2) ابراہیم طاہر (سیالکوٹ) (3) بنتِ انور (سمندری)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** (1) نماز نور ہے، ص 56 (2) حروف ملایئے، ص 56 (3) مبارک ہاتھ کی برکت سے اسلام مل گیا، ص 60 (4) معزز مہمان کو خوش آمدید، ص 58 (5) مبارک ہاتھ کی برکت سے اسلام مل گیا، ص 60۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ راجہ محمد حسان (واہ کینٹ) ❁ امیر حمزہ (ملتان) ❁ بنتِ عقیل (کراچی) ❁ محمد انس رضا (فیصل آباد) ❁ بنتِ لیاقت (شیخوپورہ) ❁ بنتِ اکبر علی (واربرٹن) ❁ بنتِ محمد اشرف (مظفر گڑھ) ❁ بنتِ محمد اکرم (خانیوال) ❁ محمد عمر (گجرات) ❁ محمد معراج (کراچی) ❁ بنتِ غلام مصطفیٰ (میر پور خاص) ❁ محمد خضر (ملتان)۔

پہلے خبر کنفرم کر لیجئے

(Please ensure authenticity of the news first)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی*

ہمیں زندگی میں خوش کرنے والی خبریں بھی ملتی ہیں اور پریشان کرنے والی بھی! احتیاط اس میں ہے کہ دونوں قسم کی خبروں کو پہلی فرصت میں کنفرم کرلیا جائے کیونکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ خوشی کی خبر ملی اور ہم جُھوم اُٹھے، بعد میں پتا چلا کہ یہ خوشی کی خبر ہمارے لئے نہیں تھی بلکہ کسی اور کے بارے میں تھی، اس پر ہمیں صدمہ اور افسوس ہوتا ہے۔ جیسے کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ اسپتال والوں نے خوشخبری دی کہ مبارک ہو آپ کا بیٹا پیدا ہوا ہے لیکن بعد میں پتا چلا کہ یہ خبر کسی اور کے لئے تھی۔ اسی طرح اسٹوڈنٹ کو پتا چلا کہ اس کی فرسٹ پوزیشن آئی ہے تو اس نے خوشیاں منائیں لیکن جب رول نمبر وغیرہ اچھی طرح ملایا گیا تو معلوم ہوا کہ پوزیشن کسی اور اسٹوڈنٹ کی آئی ہے۔ اسی طرح کا معاملہ نوکری ملنے کی خبر پر بھی ہو سکتا ہے۔

اسی طرح پریشان کن خبر کو بھی کنفرم کرلینا چاہئے تاکہ ہم خواہ مخواہ کی پریشانی سے بچ سکیں۔ جیسے انتقال کسی اور کا ہوا، لیکن اسے بتایا گیا کہ تمہارا فلاں عزیز فوت ہوگیا ہے تو اس کے دل و دماغ پر غم کے بادل چھا گئے لیکن جب فوتگی والے گھر پہنچا کہ وہ رشتہ دار تو زندہ سلامت ہے۔ چنانچہ اس طرح کی خبر کو بھی کراس چیک کرلینا چاہئے۔

امی جان کا انتقال؟

اسی نوعیت کا واقعہ بلال عطّاری مدنی کے ساتھ پیش آیا، انہی کی زبانی سنئے: یہ 2011ء کی بات ہے کہ میں درجہ سابعہ (7th Year) میں تفسیرِ بیضاوی کا سبق پڑھ رہا تھا۔ اس دوران ناظم صاحب کو لینڈ لائیڈ پر کال آئی کہ میں بلال کی ہمشیرہ ہوں، میری امی کا انتقال ہوگیا ہے۔ ناظم صاحب نے فوری طور پر استادِ محترم کو آکر بتایا: بلال بھائی کے گھر سے فون آیا ہے کہ ان کی والدہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ یہ سنتے ہی میں فوری طور پر غم اور صدمے کی حالت میں کلاس سے گھر کے لئے نکل گیا۔ استاد صاحب نے دُعائے مغفِرت کی اور فوری طور پر ایک اسٹوڈنٹ کو بھیجا کہ ان کو گھر چھوڑ آیئے۔ جب میں گھر پہنچا تو امی جان سامنے کھڑی تھیں میں بھاگ کر ان سے لپٹ گیا۔ پھر انہیں ساری بات بتائی تو انہوں نے اصل صورتِ حال سے آگاہ کیا کہ حقیقت میں انتقال آپ کی رضاعی ہمشیرہ کی ساس کا ہوا ہے، جنہیں وہ امی کہہ کر پکارتی تھی۔ اب بات کھلی کہ میری رضاعی بہن نے جب ناظم صاحب کو ایمرجنسی کال میں یہ کہا کہ میں بلال کی ہمشیرہ بول رہی ہوں، میری امی کا انتقال ہوگیا ہے، تو کسی بھی شخص کی طرح وہ یہ سمجھے کہ جب فون کرنے والی بلال بھائی کی بہن ہے اور وہ اپنی امی کی فوتگی کی خبر دے رہی ہے تو انتقال بلال بھائی کی امی کا ہوا ہے اور یہی خبر انہوں نے استاد صاحب کی وساطت سے مجھے دی۔ بہر حال اس سارے دورانیے میں میری جو حالت ہوئی وہ میں ہی جانتا ہوں۔

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

(پانچویں اور آخری قسط)

اسلام اور تعلیم

مولانا عبد العزیز عطّاری*

13 ہنر مند افراد پیدا کیجیے

ایک بہترین اور اچھے معاشرے کے لئے ہنر مند افراد کا ہونا بھی ضروری ہے تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں، بے روز گاری کا خاتمہ ہو، تجارتی اور صنعتی سرگرمیاں عام ہوں، نئی نئی ایجادات معرضِ وجود میں آئیں، درآمدات اور برآمدات میں اضافہ ہو، معیشت مضبوط ہو، ہر خاندان خود کفیل ہو اور معاشرہ خوشحال ہو جائے۔

ہنر کی پذیرائی: رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نیک مردوں کا کام کپڑے سینا اور نیک عورتوں کا کام سوت کاتنا ہے۔(1)

14 اہلِ فن سے رجوع اور کسی ایک فن میں مہارت

ہر شخص اپنی زندگی میں مختلف قسم کے علوم و فنون سیکھتا ہے لیکن اس کا قلبی رجحان اور دلچسپی کسی ایک کی طرف ہوتی ہے لہٰذا اس کو اسی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ اس فن میں ماہر ہو جائے اور لوگوں کی اس میں راہنمائی کر سکے، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: جو شخص قراٰنِ مجید کے بارے میں پوچھنا چاہے تو وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہُ عنہ سے، جو فرائض کے بارے میں پوچھنا چاہے وہ حضرت زید بن ثابت سے اور جو فقہ کے بارے میں پوچھنا چاہے تو وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہُ عنہم سے اور جو مال کے لین دین کے بارے میں پوچھنا چاہے وہ میرے پاس آئے۔(2)

15 علم کے حصول اور پختگی میں معاون انداز

سوال کرنے کا طریقہ کار: حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کسی چیز کے متعلق سوال کرنا چاہتے تو حضرت علی، حضرت سلمان یا حضرت ثابت بن معاذ رضی اللہُ عنہم کو کہتے کیونکہ یہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کرنے کا حوصلہ رکھتے تھے۔(3)

سبق یاد کرنے کا طریقہ: حضرت علقمہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں حدیث کا تکرار کرتے رہا کرو کیونکہ اس کی بقا تکرار کرنے ہی میں ہے۔(4)

سبق کے نوٹس بھی بنانے چاہئیں: حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس چمڑے پر قراٰنِ مجید لکھتے تھے۔(5)

16 فکرِ معاش سے آزاد رہ کر حصولِ علم

حصولِ علم کے لئے بہترین انداز: زیادہ بہتر انداز سے وہ شخص علم حاصل کر سکتا ہے جسے علم حاصل کرنے کا شوق ہو اور وہ گھریلو و معاشی ذمہ داریوں سے آزاد ہو کر یکسوئی کے ساتھ علم حاصل کرے۔ ورنہ جو شخص ذمہ داریوں اور فکرِ معاش کے مسائل کو حل کرنے میں لگا رہتا ہے تو اس کی تعلیم میں حرج لازم آتا ہے اور دوسرے اس پر فوقیت لے جاتے

* شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ، کراچی

ہیں چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں لوگ کہتے ہیں کیا وجہ ہے کہ مہاجرین اور انصار حضرت ابو ہریرہ کی طرح کثرت سے حدیثیں بیان نہیں کرتے؟ میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ ہمارے مہاجر بھائی بازاروں میں اپنے کاروبار میں لگے رہتے اور انصاری بھائی اپنی زمین کی دیکھ بھال میں مصروف رہتے، میں محتاج آدمی تھا میرا اسارا وقت نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں گزرتا جس وقت یہ موجود نہ ہوتے میں موجود ہوتا اور جن چیزوں کو وہ بھلا دیتے میں محفوظ کرلیتا۔ ایک دن رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص اپنا کپڑا بچھا دے گا وہ مجھ سے سنی ہوئی حدیث کو کبھی نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا حتّٰی کہ آپ نے اپنی حدیث پوری کرلی، پھر میں نے اس کپڑے کو اپنے ساتھ چمٹا لیا، اس کے بعد آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنی ہوئی بات کو کبھی نہیں بھولا۔[6]

17 اشاعتِ علم کے لئے تصنیفی خدمات

علم کو عام کرنے اور دوام بخشنے کا ایک بہترین ذریعہ تصنیف بھی ہے کہ کتاب کے ذریعے علم رہتی دنیا تک محفوظ ہو جاتا ہے، کتاب دنیا کے مختلف خطوں میں پھیل جاتی ہے، لوگوں کی رسائی علم تک آسان ہو جاتی ہے، مصنف کے جانے کے بعد بھی اُس کی خدمات باقی رہتی ہیں، لوگ اِس سے مستفید ہوتے رہتے ہیں، کتاب مزید تحقیقات کے لئے معاون ثابت ہوتی ہے چنانچہ اسلام میں سب سے پہلے حضرت ابن جریج رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب مکۂ مکرمہ میں تصنیف ہوئی پھر یمن میں حضرت معمر بن راشد صنعانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب تصنیف ہوئی پھر مدینۂ طیبہ میں حضرت امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کی مُوَطّا تصنیف ہوئی پھر حضرت سفیان ثوری رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب جامع تصنیف ہوئی۔[7]

18 مسائلِ عوام کی راہنمائی کا اہتمام

علم کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ لوگوں کے مسائل اور معاملات میں ان کی شرعی راہنمائی کی جائے اور ان کے درپیش مسائل کو شرعی تقاضوں کے مطابق حل کیا جائے جس کے لئے دارُ الافتاء قائم کیا جائے اور اس میں بہترین مفتیانِ کرام کا انتخاب کیا جائے چنانچہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق، حضرت سیدنا عثمان غنی، حضرت سیدنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہُ عنہم حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ طیبہ میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔[8]

اللہ کریم ہمیں علمِ دین حاصل کرنے، اس پر عمل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) تاریخ ابن عساکر، 36/199 (2) کنز العمال، 2/237، حدیث: 11634 ملخصاً (3) الاصابۃ، 1/535 (4) دارمی، 1/156، حدیث: 603 (5) شعب الایمان، 2/432، حدیث: 2311 (6) دیکھئے: مسلم، ص1040، حدیث: 6399 (7) احیاء العلوم، 1/112 ملخصاً (8) تاریخ الخلفاء، ص39۔

(دوسری اور آخری قسط)

قیامت کے دن نور دلانے والی نیکیاں

مولانا محمد نواز عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) ایمان والوں کو ان کے اعمال کے مطابق نور عطا کیا جائے گا، ان میں سے کچھ کو بڑے پہاڑ کی مثل نور عطا کیا جائے گا جو ان کے آگے دوڑتا ہو گا، بعض کو اس سے کم نور عطا کیا جائے گا، بعض کو ان کے سیدھے ہاتھ میں کھجور کی مثل نور عطا کیا جائے گا اور بعض کو اس سے بھی کم، یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص کو اس کے پاؤں کے انگوٹھے پر نور عطا کیا جائے گا، کبھی وہ چمکنے لگے گا اور کبھی بُجھ جائے گا۔ جب وہ چمکے گا تو یہ قدم بڑھاتے ہوئے چلے گا اور جب بُجھ جائے گا تو یہ کھڑا ہو جائے گا۔ اور پل صراط سے بھی وہ اپنے نُور کے مطابق گزریں گے۔ ان میں سے بعض پلک جھپکنے کی دیر میں گزر جائیں گے، بعض بجلی کے چمکنے کی طرح گزریں گے، بعض بادلوں کی طرح گزریں گے، بعض ستارہ ٹوٹنے کی طرح گزریں گے، بعض ہوا کی طرح گزریں گے، اور بعض تیز گھوڑے کی طرح گزریں گے۔ اور جس شخص کو قدموں کے انگوٹھے پر نور عطا کیا جائے گا وہ اپنے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں پر گھسٹتا ہوا گزرے گا، ایک پاؤں کو کھینچے گا تو دوسرا لٹک جائے گا۔ اس کے ارد گرد آگ پہنچ جائے گی، وہ اسی طرح چلتا رہے گا یہاں تک کہ نجات پا جائے گا۔[1] اے عاشقانِ رسول! قیامت کے دن نور حاصل کرنے کے لئے آگے بیان کی جانے والی نیکیوں پر ثواب کی نیت سے عمل کیجئے،

10 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

1 ہر کنکری کے عِوض نُور (دورانِ حج مِنیٰ کے مقام پر) تمہارا شیطان کو مارنے کے لئے کنکریاں پھینکنا قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہو گا۔[2]

2 ہر بال کے بدلے نور (مَناسِکِ حج کی ادائیگی کے بعد) "حاجی جب اپنا سر منڈواتا ہے تو اس کے سر سے گرنے والے ہر بال کے بدلے قیامت کے دن اس کے لئے ایک نور ہو گا۔"[3] اللہ پاک ہر عاشقِ رسول کو بار بار حج کی سعادت نصیب کرے اور مذکورہ دونوں نیکیاں ثواب کی نیت سے کرنے کی بھی توفیق عطا کرے۔

3 وضو کی برکت سے اعضائے وضو پر نور "میری امت قیامت کے دن بلائی جائے گی، ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں وضو کے اَثر (یعنی وضو کی برکت) سے سفید اور چمکتے ہوں گے، تم میں سے جو اپنی سفیدی اور چمک میں اضافے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ (ایسا) کرے۔"[4] اس حدیثِ مبارکہ کے تحت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: یعنی میری اُمّت کے چہرے اور چاروں ہاتھ پاؤں روزِ قیامت وضو کے نور سے روشن ہوں گے تو تم میں جس سے ہو سکے اُسے چاہئے کہ اپنے اس نور کو زیادہ کرے یعنی چہرہ کے اطراف میں جو حدیں شرعاً مقرر ہیں اُس سے کچھ زیادہ دھوئے اور ہاتھ نصف (آدھے) بازو اور پاؤں نیم ساق

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

(آدھی پنڈلی) تک (دھوئے)۔[5]

4 مسلمان سے پریشانی دور کرنے کے عوض نور ”جس نے کسی مسلمان کی ایک پریشانی دور کی تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کے لئے پل صراط پر نور کی ایسی دو شاخیں بنادے گا جن کی روشنی سے اتنے عالَم روشن ہوں گے جنہیں اللہ پاک کے سوا کوئی شمار نہیں کرسکتا۔“[6]

محترم قارئین! جو دنیا میں کسی کی ایک پریشانی دُور کرے گا اللہ پاک قیامت کے دن اس کی ایک پریشانی دُور فرمائے گا، پریشان حال تنگ دست قرضدار کو مزید مہلت دینے اور مقروض کے قرض میں کمی کرنے والے کو اللہ پاک قیامت کی پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے گا، نیز قرض معاف کرنے والے کو تو قیامت کے دن اللہ پاک اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔[7]

5 عمامے کے ہر پیچ پر ایک نور ”عمامے کے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا، قیامت کے دن اسے ایک نور عطا کیا جائے گا۔“[8]

اے عاشقانِ رسول! ایسی دو رکعتیں جو عمامہ کے ساتھ پڑھی جائیں وہ بغیر عمامے والی ستّر (70) رکعتوں سے بہتر ہیں۔[9] عمامہ میں پڑھی گئی نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔[10] عمامہ باندھنے سے سینے کی کشادگی حاصل ہوتی اور بُردباری نصیب ہوتی ہے۔[11] عمامے نہ صرف عربوں کے تاج ہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے تاج ہیں، لہٰذا ہم سب کو چاہئے کہ عمامہ باندھنے میں اپنی عزت و آبرو سمجھیں اور عمامہ باندھنے پر ہمیشگی اختیار کریں۔[12]

6 اسلام کی حالت میں بوڑھا ہونے کے سبب نور ”جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو، تو وہ اُس کے لئے قیامت کے دن نور ہو گا۔“[13] یعنی سفید ریش والے مؤمن کے لئے قیامت میں نور ہو گا کہ اس کی سفید ڈاڑھی نورانی ہو گی یا نور کا باعث ہو گی اس دن سوائے ابراہیم علیہ السلام کے ڈاڑھی کسی کے نہ ہو گی مگر یہ سفید ڈاڑھی چہرہ کے نور کا باعث ہو گی۔[14] **7** ”جو اللہ کی راہ میں بوڑھا ہوا، اس کے لئے قیامت کے دن نور ہو گا۔“[15] حضرت علی، حضرتِ سلمہ بن اَکْوَع، حضرتِ اُبَی بن کعب اور بہت صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے کبھی خضاب نہ لگایا، اپنی ڈاڑھی اور سر سفید رکھے، وہ فرماتے تھے کہ چِٹی ڈاڑھی نور اور درجات کا باعث ہو گی۔[16]

8 دُرودِ پاک پڑھنے کے عوض نور تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا قِیامت کے دن تمہارے لئے نور ہو گا۔[17] **9** جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر 100 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اُس کے ساتھ ایک ایسا نور ہو گا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔[18]

10 مجھ پر درودِ پاک پڑھنا قیامت کے دن پُل صراط کے اندھیرے کے وقت نور ہو گا۔[19]

اے عاشقانِ رسول! درودِ پاک پڑھنے سے اللہ پاک کے حکم کی تعمیل ہوتی، نیکیاں ملتیں، رحمتیں نازل ہوتیں، گناہ مٹتے اور درجات بلند ہوتے ہیں۔ درود شریف پڑھنا قیامت کے دن نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی شفاعت کے حصول کا سبب اور پُل صراط پر ثابت قَدمی اور سلامتی کے ساتھ گزرنے کا باعث ہے۔ دُرودِ پاک پڑھنا گناہوں کو اِس قَدر جَلد مٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اُتنی جلدی نہیں بجھاتا، دُرود شریف پڑھنے والے کا یہ اِعزاز بھی ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اس کا نام اور اس کے باپ کا نام پیش کیا جاتا ہے۔ لہٰذا نور والے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہئے۔

اللہ پاک ہمیں ان تمام نیکیوں پر عمل کی توفیق عطا فرما کر قیامت کے دن ان کے بدلے نور بھی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

---

(1) معجم کبیر، 9/358، حدیث: 9763 ملتقطاً (2) مجمع الزوائد، 3/575، حدیث: 5588 (3) صحیح ابن حبان، 3/181، حدیث: 1884 (4) بخاری، 1/71، حدیث: 136، نزھۃ القاری، 1/501 (5) فتاویٰ رضویہ، 1/848 (6) معجم اوسط، 3/254، حدیث: 4504 (7) ترمذی، 3/52-373، حدیث: 1310-1937 (8) کنز العمال، 8/132، حدیث: 41126 (9) جامع صغیر، ص273، حدیث: 4468 (10) فردوس الاخبار، 2/31، حدیث: 3621 (11) فیض القدیر، 1/709، تحت الحدیث: 1142 (12) عمامہ کے فضائل، ص81 (13) ترمذی، 3/237، حدیث: 1640 (14) مراٰۃ المناجیح، 6/169 (15) ترمذی، 3/237، حدیث: 1641 (16) مراٰۃ المناجیح، 6/169 (17) جامع صغیر، ص280، حدیث: 4580 (18) حلیۃ الاولیاء، 8/49، حدیث: 11341 (19) افضل الصلات علی سید السادات، الفصل الرابع، ص27۔

علامہ مفتی نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی نصیحتیں

مولانا ابو اسماعیل عطّاری مدنی*

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے والدِ محترم رئیسُ المتکلمین حضرت علّامہ مولانا مفتی نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1246ھ جُمادَی الاُخریٰ کی آخری یا رَجَبُ المُرَجَّب کی پہلی تاریخ کو بریلی شریف میں ہوئی۔ آپ نے ساری تعلیم اپنے والدِ ماجد مولانا رضا علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ سے حاصل کی جو اپنے زمانے کے زبردست عالمِ دین تھے۔ 5 جُمادَی الاُولیٰ 1294ھ کو اپنے صاحبزادے (اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ) کے ساتھ مارہرہ مطہّرہ حاضر ہوئے اور خاتمُ الاکابر سیّدنا شاہ آلِ رسول رحمۃُ اللہِ علیہ سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔ مرشدِ گرامی نے اُسی مجلس میں باپ اور بیٹے دونوں کو تمام سَلاسِل کی خلافت بھی عطا فرمادی۔[1] رئیسُ المتکلمین کا وصال آخر ذوالقعدۃ الحرام 1297ھ مطابق 1880ء بروز جمعرات 51 برس، 5ماہ کی عمر میں ہوا اور اپنے والد ماجد کے پہلو میں دَفْن ہوئے۔[2]

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے سیرت، عقائد، اعمال اور تصوّف وغیرہ کے موضوع پر شاندار کُتُب تحریر فرمائیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی کتابوں میں جابجا نصیحتیں فرمائی ہیں، ان میں سے 8 نصیحتیں درج ذیل ہیں۔

دعا کے متعلق آپ ارشاد فرماتے ہیں:

1 اے عزیز! اگر دعا قبول نہ ہو، تو (تجھے چاہئے کہ) اُسے اپنا قصور سمجھے، خدائے تعالیٰ کی شکایت نہ کرے کہ اس کی عطا میں نقصان نہیں، تیری دعا میں نقصان ہے (یعنی اس مولیٰ کریم عزّوجل کی عطا میں کوئی کمی نہیں، کمی تو تیرے دعا کرنے میں ہے)۔[3]

2 اے عزیز! وہ کریم و رحیم ہے، بے مانگے کروڑوں نعمتیں تیرے حوصلہ ولیاقت سے زیادہ تجھے عطا کرتا ہے۔ اگر تو اس سے مانگے گا کیا کچھ نہ پائے گا۔[4]

فکرِ آخرت دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

3 اے نفس! جوانی میں بڑھاپے سے پہلے اور بڑھاپے میں مرنے سے آگے عبادت نہیں کرتا اور جاڑے سے سامانِ گرمی اور گرمی سے سامان جاڑے کا درست کرتا ہے کیا دوزخ کی زمہریر کو اس سردی اور اس کی آگ کو اس گرمی سے بھی کم جانتا ہے؟[5]

دین اور علمائے دین سے دور مال داروں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

4 تم نے تو دنیا کی ناز و نعمت کو بہشت اور اِس کی رنج و مصیبت کو دوزخ سمجھ لیا کہ ہر وقت اسی کی فکر میں رہتے ہو۔ کبھی وعظ کی مجلس یا عالم کی خدمت میں نہیں جاتے بلکہ اس قسم کی باتوں سے گھبراتے ہو اور کسی کی خاطر سے کوئی بات سن لیتے ہو تو اس پر عمل نہیں کرتے، افسانہ بیہودہ سمجھتے ہو،

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

باوجود اس کے ایمان کا دعویٰ کیے جاتے ہو۔[6]

گناہوں کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

5 افسوس انسان کے حال پر کہ اگر ہر گناہ پر ایک کنکر کسی مکان میں ڈالے تو تھوڑے عرصہ میں مکان بھر جائے اور جو کراماً کاتبین لکھنے پر اُجرت لیں تمام مال واسباب اُن کی اجرت کو کفایت نہ کرے باوجود اس کے کبھی خیال نہیں کرتا کہ میں نے کیا کیا اور انجام اس کا کیا ہے۔ ہاں اگر سو دفعہ "سبحان اللہ" پڑھے تو تسبیح پر شمار کرے اور تمام دن بے ہودہ باتیں بکے اُسے ایک مرتبہ بھی نہ گنے اور پھر اس غفلت و نادانی پر اُمید رکھتا ہے کہ پلّہ نیکیوں کا بھاری ہو۔[7]

6 کیا لطف کی بات ہے کہ تو خدا کی قدرت پر بھروسا کرکے زہر نہیں کھاتا اور اس کے رحمت پر بھروسا کرکے زنا کرتا ہے اور شراب پیتا ہے اور نماز ترک کرتا ہے کہ مضرت اُس کی زہر کی مضرت سے بہت زیادہ ہے بلکہ در حقیقت تیرا یہ دعویٰ کہ میں خدا کی رحمت پر بھروسا کرتا ہوں اور اس سے مغفرت کی امید رکھتا ہوں، "عذر بدتر از گناہ ہے۔"[8]

نماز کی ترغیب دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

7 اے عزیز! تیری نادانی اور کم ہمتی پر کمال افسوس ہے کہ ہزار طرح کی محنت ومشقت دنیاء فانی کے واسطے اختیار کرتا ہے اور دو رکعت نماز سے کہ دونوں جہان کی دولت وعزت اُس سے حاصل ہوتی ہے دل چراتا ہے۔[9]

حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضری کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

8 ہرگز ہرگز یہ خطرہ دل میں نہ لانا کہ میری بات یہاں کیا سنی جائے گی یا میں کس قابل ہوں کہ جو ایسی بارگاہ میں عرض حال کروں، وائے نادانی اگر ایسا خیال کیا تو تیرا حال کس قدر مشابہ ہے اس مریض نادان سے جو طبیب کے یہاں جائے اور مایوسی ظاہر کرے کہ میں تو بیمار ہوں طبیب میرے حال پر کیا التفات کرے گا، اے بے خبرو! طبیب تو اسی لئے ہے کہ بیماروں کی دلجوئی وچارہ سازی کرے پھر یہ بیجا ہراس (ناامیدی) اور بعلت علالت اس کی توجہ و عنایت سے یاس محرومی وبدبختی نہیں تو کیا ہے عیاذاً باللہ منہ۔[10]

---

(1) علامہ مولانا نقی علی خان حیات اور علمی و ادبی کارنامے، ص51-جواہر البیان فی اسرار الارکان، ص6 (2) جواہر البیان فی اسرار الارکان، ص10 (3) فضائل دعا، ص153 (4) فضائل دعا، ص178 (5) سرور القلوب، ص271 (6) سرور القلوب، ص180 (7) انوار جمال مصطفےٰ، ص47 (8) سرور القلوب، ص76 (9) انوار جمال مصطفےٰ، ص341 (10) جواہر البیان فی اسرار الارکان، ص242۔

01 رقم کی ضرورت ہو تو مجبوری میں اپنا گردہ بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ گھر کے فرد کے علاج کے لئے پیسے نہ ہوں اور وہ شدید تکلیف میں ہو تو کیا ہم اس کے علاج کے لئے اپنا گردہ بیچ سکتے ہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جی نہیں! کسی کے علاج کے لئے اپنا گردہ بیچنا، جائز نہیں اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہو۔

مسئلے کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ خرید و فروخت کی بنیادی شرائط میں سے یہ ہے کہ جس چیز کو بیچا جارہا ہے، وہ "مال" ہو جبکہ انسانی اعضاء مال نہیں ہیں نیز ان اعضاء کی خرید و فروخت کرنا شرفِ انسانی کے بھی خلاف ہے کہ اللہ پاک نے انسان کو معزز و محترم بنایا ہے لہٰذا سخت مجبوری میں بھی کسی کو اپنے اعضاء میں سے کوئی عضو بیچنا جائز نہیں، اپنی مالی مشکلات کے حل کے لئے اللہ پاک سے دعا کیجئے اور قریبی عزیز کے علاج کے لئے دیگر جائز اسباب اختیار کیجئے۔

شرف انسانی کے متعلق قرآن کریم میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا۠(۷۰)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور ان کو خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزیں روزی دیں اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا۔ (پ15، بنی اسرآءیل:70)

عنایہ شرح ہدایہ میں ہے: "و جزء الآدمی لیس بمال... وما لیس بمال لایجوز بیعه" یعنی انسانی اعضاء مال نہیں ہیں اور جو چیز مال نہ ہو اس کی خرید و فروخت جائز نہیں۔

(عنایہ شرح ہدایہ، 3/585)

فتح القدیر میں ہے: "(ان الآدمی مکرم غیر مبتذل، فلایجوز ان یکون شیئا من اجزائه مهانا و مبتذلا) وفی بیعه اهانة" یعنی انسان شرف و عزت والا ہے لہٰذا کسی انسانی عضو کی توہین و تحقیر کرنا، جائز نہیں اور انسانی عضو کو بیچنے میں اس کی اہانت ہے۔ (فتح القدیر، 6/391)

بدائع الصنائع میں ہے: "والآدمی بجمیع اجزائه محترم مکرم، ولیس من الکرامة والاحترام ابتذاله بالبیع والشراء" یعنی انسان اپنے تمام اعضاء کے ساتھ محترم و مکرم ہے خرید و فروخت کرکے ان اعضاء کی تحقیر کرنا، انسان کے شرف و حرمت کے خلاف ہے۔ (بدائع الصنائع، 6/562)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

02 کرنٹ اکاؤنٹ پر مفت سروسز لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ایک اسلامی بینک کے تحت ایک کرنٹ اکاؤنٹ کھلتا ہے جس میں چیک بک فری سروس، فری ٹرانزیکشن

* محقق اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

سروس، فری پے آرڈر، فری انٹر بینکنگ سروسز تمام کرنٹ اکاؤنٹ ہولڈرز کو دی جاتی ہیں اور یہ فیسیلٹیز حاصل کرنے کے لئے اکاؤنٹ مینٹین رکھنے کی بھی شرط نہیں ہے۔ کیا ایسا کرنٹ اکاؤنٹ کھلوانا جائز ہے؟ اور کیا یہ فری سروسز سود میں داخل تو نہیں ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی سہولیات اگر تمام ہی اکاؤنٹ ہولڈرز کو دی جاتی ہیں، چاہے اکاؤنٹ میں رقم موجود ہو یا نہ ہو تو یہ سہولیات قرض سے مشروط نہیں ہیں ان کا لینا جائز ہے۔

ہاں وہ سہولیات جو اس شرط پر دی جائیں کہ کرنٹ اکاؤنٹ میں اتنی رقم ہو یا سودی بینک ہے تو وہ کہے سیونگ اکاؤنٹ میں اتنی رقم ہو تب یہ سہولیات ملیں گی تو ایسی سہولیات کا حاصل کرنا بحکم حدیث ناجائز و حرام ہے۔

قرض پر مشروط نفع حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے: "کل قرض جر منفعة فھو ربا" یعنی قرض کی بنیاد پر جو نفع حاصل کیا جائے وہ سود ہے۔ (کنز العمال، 6/238، حدیث: 15516)

در مختار میں ہے: "کل قرض جر نفعاً حرام" یعنی نفع کا سبب بننے والا قرض حرام ہے۔ (در مختار، 7/413)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ رد المحتار میں اس عبارت کے تحت لکھتے ہیں: "اذا کان مشروطاً" یعنی مشروط نفع حرام ہے۔ (ردالمحتار، 7/413)

سیدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے قرض کی بنیادوں پر نفع حاصل کرنے کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: "کسی طرح جائز نہیں۔" (فتاویٰ رضویہ، 25/217)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "یوہیں (قرض دینے والا) کسی قسم کے نفع کی شرط کرے ناجائز ہے۔" (بہار شریعت، 2/759)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

03 مضاربت کا نفع لینا کیسا جبکہ معلوم نہ ہو کہ مضارب نے شرعی اصولوں کا خیال رکھا یا نہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے شرعی رہنمائی لے کر ایک شخص کو بطور مضاربت پیسے دیئے، اس نے ان پیسوں کے ذریعے تجارت کی اور اَلحمدُ لِلّٰہ نفع ہوا، اب ہم مضاربت کو ختم کر رہے ہیں میرے لئے مضاربت کا نفع لینا کیسا ہے کیونکہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ مضارب نے تجارت شرعی اصولوں کے مطابق کی ہے یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں آپ نے اگر مضاربت کی تمام شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے عقدِ مضاربت کیا ہے تو آپ کے لئے مضاربت سے حاصل ہونے والا نفع لینا حلال ہے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ مضارب نے یہ نفع حرام طریقہ سے کمایا ہے کیونکہ ظاہر یہی ہے کہ اس نے یہ نفع حلال طریقہ سے کمایا ہے۔

در مختار میں ہے: "دفع ماله مضاربة لرجل جاھل جاز اخذ ربحه ما لم یعلم انه اکتسب الحرام" یعنی کسی جاہل شخص کو مضاربت کے طور پر مال دیا تو مضاربت سے حاصل ہونے والا نفع لینا جائز ہے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے حرام طور پر کمایا ہے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: "لان الظاھر انه اکتسب من الحلال" یعنی کیونکہ ظاہری طور پر اس نے حلال طریقے سے کمایا ہوگا۔ (در مختار، 7/518)

بہار شریعت میں ہے: "کسی جاہل شخص کو بطور مضاربت روپے دے دیئے، معلوم نہیں کہ جائز طور پر تجارت کرتا ہے یا ناجائز طور پر تو نفع میں اس کو حصہ لینا جائز ہے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے حرام طور پر کسب کیا ہے۔"

(بہار شریعت، 2/813)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی*

ایک سفر میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اگر تم نے پانی تلاش نہ کیا تو کل پیاسے رہ جاؤ گے۔ لوگ جلدی سے پانی کی تلاش میں نکل پڑے لیکن ایک جاں نثار صحابی آقائے دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ رہے، پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سواری پر اونگھ آگئی اور سواری کا کجاوہ ایک طرف جھکنے لگا تو صحابیِ رسول نے اسے سہارا دیا (اور اوپر کیا) تو وہ اپنی جگہ پر ٹھہر گیا، (کچھ دیر بعد) کجاوہ پھر جھکنے لگا تو صحابیِ رسول نے اسے پھر سہارا دیا (اور اوپر کیا) تو وہ پھر سے اپنی جگہ پر ٹِک گیا، کجاوہ تیسری مرتبہ پھر جھکنے لگا قریب تھا کہ نیچے زمین پر آجاتا یہ دیکھ کر صحابیِ رسول نے اسے ایک بار پھر سے سہارا دیا لیکن اس بار نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیدار ہوگئے، پوچھا: کجاوے کے ساتھ کون ہے؟ عرض کی: ابو قتادہ! رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر پوچھا: کب سے ساتھ چل رہے ہو؟ عرض کی: رات سے! یہ سُن کر حضورِ اکرم نے یوں دعا دی: اللہ تمہاری حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے رسول کی حفاظت کی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا اصل نام حارِث بن رِبْعی ہے مگر شہرت ابو قتادہ کنیت سے ہوئی۔[2]

فضائل و مناقب آپ کا شمار نہایت بہادر شہ سواروں میں ہوتا ہے آپ کو فارسِ رسولُ اللہ (یعنی رسول اللہ کے شہ سوار) کہا جاتا ہے[3] ایک موقع پر ارشادِ مصطفےٰ ہوا: ہمارے بہترین شہ سوار ابو قتادہ اور بہترین پیادہ سَلَمہ بن اَکْوَع رضی اللہ عنہما ہیں۔[4] آپ نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے محافظ ہونے کے فرائض بھی سرانجام دیئے ہیں[5] آپ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے یا نہیں اس میں اختلاف ہے مگر بعد والے تمام غزوات میں شرکت کی ہے۔[6]

بارگاہِ رسالت میں ایک بار آپ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: میرے سر پر زلفیں ہیں، کیا انہیں کنگھا کیا کروں؟ سیدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہاں اور ان کا اِکرام کرو۔ لہٰذا آپ فرمانِ مصطفےٰ کی وجہ سے کبھی دن میں دو دو مرتبہ تیل لگالیا کرتے۔[7] ایک جنگ کے موقع پر حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نگاہِ کرم آپ کی طرف اٹھی تو دُعا دی: اے اللہ! اس کے بال اور کھال میں برکت دے اس کے چہرے کو کامیاب بنادے، آپ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! آپ کو بھی۔ اس وقت حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ایک زخم لگا ہوا تھا، رحمتِ عالَم نے پوچھا: تمہارے چہرے پر کیا چیز لگی؟ عرض کی: تیر لگا تھا، حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قریب آجاؤ، آپ قریب ہوئے تو پیارے آقا نے اپنا لعابِ دہن آپ کے چہرے پر لگادیا، اس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ نہ تو درد ہوا نہ زخم میں پیپ پڑی۔[8]

میت کا قرضہ ادا کیا آپ کے دل میں اپنے مسلمان بھائیوں

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

کے لئے خیر خواہی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا، ایک مرتبہ ایک صحابی کا جنازہ لایا گیا رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: کیا اس میت کے ذمہ قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: 18 درہم کا قرض ہے، (جس پر قرض ہوتا تھا آقائے دو عالم اس کا جنازہ نہیں پڑھاتے تھے) ارشاد فرمایا: کیا اس نے قرضہ کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟ عرض کی گئی: میت نے کچھ نہیں چھوڑا، ارشاد فرمایا: تم لوگ نمازِ جنازہ پڑھادو، اس موقع پر آپ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! اگر میں اس کا قرضہ ادا کردوں تو آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھادیں گے؟ سیدِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ادا کردوگے تو میں اس کی نماز پڑھا دوں گا، آپ اسی وقت گئے قرضہ ادا کردیا اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے، پھر پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میت کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔[9]

مقروض پر مہربانی آپ نے کسی کو قرضہ دیا ہوا تھا، واپس لینے کے لئے اس کے پاس جاتے تو وہ آپ سے چھپا رہتا (اور سامنے نہ آتا)، ایک دن گئے (دروازہ کھٹکھٹایا) تو اس کا لڑکا باہر نکلا آپ نے لڑکے سے پوچھا تو اس نے کہا: وہ گھر میں ہیں اور کھانا کھا رہے ہیں، آپ نے بلند آواز سے کہا: اے فلاں! باہر نکل آؤ مجھے پتا چل گیا ہے کہ تم گھر میں ہو، یہ سُن کر وہ شخص باہر نکل آیا آپ نے اس سے چھپنے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں ہے میں تنگ دست ہوں، پوچھا: اللہ کی قسم! کیا تم تنگ دست ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! یہ سُن کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور (اس کا قرض معاف کرتے ہوئے) فرمایا: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے اپنے قرض دار کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کیا تو بروزِ قیامت عرش کے سائے میں ہوگا۔[10]

جانور پر شفقت ایک مرتبہ اپنے بیٹے کے گھر گئے تو بہو نے آپ کے وضو کے لئے پانی رکھا، ایک بلی آئی اور اس برتن میں منہ ڈال کر پانی پینے لگی، آپ نے (بلی کو بھگانے کے بجائے) برتن اس کی طرف جھکا دیا یہاں تک کہ بلی نے پانی پی لیا، بہو یہ منظر دیکھ رہی تھی، آپ نے پوچھا: تمہیں حیرت ہو رہی ہے؟ عرض کی: جی! آپ نے فرمایا: فرمانِ مصطفےٰ ہے: بلی نجس نہیں۔[11]

جذبۂ جہاد آپ خود اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے سر کو دھو رہا تھا ابھی سر کے آدھے حصے کو دھویا تھا کہ گھوڑے کے ہِنہنانے کی آواز آئی وہ اپنا کُھر زمین پر مار رہا تھا، میں سمجھ گیا کہ جنگ کا موقع آچکا ہے، میں اپنے سر کے بقیہ حصے کو دھوئے بغیر جہاد کے لئے کھڑا ہوگیا۔[12] آپ 8ھ میں نجد کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے 15 افراد کے سپہ سالار تھے، مالِ غنیمت میں 200 اونٹ، 2000 بکریاں اور بہت سارے قیدی ہاتھ لگے۔[13]

دربارِ خلافت حضرت فاروقِ اعظم رضیَ اللہ عنہ نے آپ کو ملکِ فارس کی طرف بھیجا تو آپ نے شاہِ فارس کو جہنم واصل کیا اس کے جسم پر 15 ہزار کا ایک قیمتی پٹکا تھا، فاروقِ اعظم نے وہ پٹکا آپ کو عطا کردیا۔[14] زمانۂ خلافتِ علی کی ہر جنگ میں مولا علی رضیَ اللہ عنہ کے ساتھ رہے۔[15] حضرت علی نے آپ کو مکۂ مکرمہ میں گورنر کے عہدے پر فائز کیا۔[16]

وفات و مرویات حضرت ابو قتادہ رضیَ اللہ عنہ نے سن 54ھ میں 70 برس کی عمر پا کر مدینے میں وفات پائی (چہرے پر جوانی کی ایسی رونق تھی) گویا کہ ابھی پندرہ برس کے جوان ہیں۔[17] آپ سے روایت کردہ احادیث کی تعداد 170 ہے، بخاری و مسلم نے 11 پر اتفاق کیا ہے جبکہ انفرادی طور پر کتاب بخاری میں 2 اور مسلم میں 8 احادیث موجود ہیں۔[18]

---

(1) مسند احمد، 8/363، حدیث: 22609 (2) الاعلام للزرکلی، 2/154 (3) الاعلام للزرکلی، 2/154 (4) سیر اعلام النبلاء، 4/88 (5) سبل الہدیٰ والرشاد، 11/397 (6) اسد الغابہ، 6/263 (7) الموطأ امام مالک، 2/435، حدیث: 1818 (8) مستدرک، 6/606، حدیث: 6086 (9) مسند احمد، 8/389، حدیث: 22720 ملخصاً (10) مسند احمد، 8/382، حدیث: 22686 (11) مسند احمد، 8/373، حدیث: 26643 (12) سیر اعلام النبلاء، 4/88 (13) سیر اعلام النبلاء، 4/89 - سیرت حلبیہ، 3/272 (14) سیر اعلام النبلاء، 4/90 (15) اسد الغابہ، 6/263 (16) الاعلام للزرکلی، 2/154 (17) الشفاء، 1/327 - الاعلام للزرکلی، 2/154 (18) سبل الہدیٰ والرشاد، 11/397۔

حضرت عبیدُاللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما

مولانا اویس یامین عطاری مدنی*

قارئینِ کرام! حضرت عُبَیدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما کو بھی کم سِنی میں صحابیِ رسول ہونے کا شرف ملا ہے۔ آیئے! آپ رضی اللہُ عنہ کے بچپن کے بارے میں پڑھتے ہیں۔

مختصر تعارف: آپ رضی اللہُ عنہ حضرت عباس اور حضرت اُمِّ فضل لُبابہ رضی اللہُ عنہما کے بیٹے، حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے چچازاد بھائی اور اُمُّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہُ عنہا کے بھانجے ہیں، آپ کی ولادت ہجرتِ مدینہ سے 2 سال پہلے مکۂ مکرمہ میں ہوئی، آپ اپنے بھائی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما سے ایک سال چھوٹے تھے۔(1)

حضور کا آلِ عباس سے محبت کا ایک انداز: آلِ عباس رضی اللہُ عنہ پر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی نوازشات بیان کرتے ہوئے عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم حضرت عباس کے بیٹوں عبد اللہ، عُبید اللہ اور کثیر کو ایک لائن میں کھڑا کرتے اور فرماتے: جو میرے پاس سب سے پہلے آئے گا اُسے یہ یہ ملے گا۔ وہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی طرف بھاگ کر آتے، کوئی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی پُشت پر آتا تو کوئی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے مبارک سینے سے لگ جاتا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم انہیں پیار کرتے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتے۔(2)

حضور نے اپنے پیچھے سوار فرمایا: ایک موقع پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے آپ رضی اللہُ عنہ کو اپنے پیچھے سوار فرمایا اس حسین اور یادگار موقع پر جو واقعہ پیش آیا اُسے بیان کرتے ہوئے آپ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اپنی والدہ کے حوالے سے حج کے بارے میں سوال کرتے ہوئے عرض کی: یَارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم! میری والدہ بہت بوڑھی ہوگئی ہیں، اگر میں اُسے سواری پر سوار کراتا ہوں تو وہ سواری پر صحیح طرح بیٹھ نہیں سکتیں، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اُسے حکم دیا کہ وہ اپنی بوڑھی ماں کی طرف سے حج کرلے۔(3)

روایتِ حدیث: آپ رضی اللہُ عنہ سے احادیثِ مبارکہ بھی مروی ہیں۔(4)

وصال: رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے وقت آپ 12 سال کے تھے۔(5) آپ رضی اللہُ عنہ نے 60 سال کی عمر میں 58ھ میں مدینۂ منورہ میں وفات پائی۔(6)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

(1) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/131 (2) مسند احمد، 1/459، حدیث: 1835
(3) دیکھئے: التاریخ الکبیر المعروف تاریخ ابن ابی خیثمہ، ص412، رقم: 1482
(4) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/131 (5) الاصابہ فی تمیز الصحابہ، 4/331
(6) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/131۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

ذُوالقعدۃ الحرام اسلامی سال کا گیارھواں (11) مہینا ہے۔ اس میں جن اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 107 کا مختصر ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃ الحرام 1438ھ تا 1444ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام

1 غوث الحق، مخدوم نوح سرور لطف اللہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 911ھ ہالاکنڈی ضلع مٹیاری سندھ میں ہوئی اور یہیں 27 ذیقعدہ 988ھ کو وصال فرمایا۔ ہالا سندھ میں آپ کا مزار مرجعِ خلائق ہے۔ آپ مادرزاد ولی، علمِ لدنی کے حامل، صاحبِ کرامات اور سلسلہ سہروردیہ اویسیہ سروریہ کے شیخِ طریقت ہیں۔ آپ نے قراٰنِ پاک کا فارسی ترجمہ بھی فرمایا۔[1]

2 مقبول النبی، ثانیِ محی الدین ابنِ عربی، حضرت مولانا خواجہ شاہ عبد الرحمٰن وجودی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1161ھ کو موضع کوٹ مخدوم عبدالحکیم ضلع گھوٹکی سندھ میں ہوئی اور 6 ذیقعدہ 1245ھ کو لکھنؤ یوپی ہند میں وصال فرمایا، لکھنؤ میں آپ کا مزار منبعِ فیوض و برکات ہے۔ آپ عالمِ کبیر، صاحبِ تصانیف اور مشہورِ زمانہ ولیُّ اللہ ہیں۔[2]

3 نبیرہ شاہ آلِ رسول حضرت سیّد مہدی حسن مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1287ھ کو ہوئی۔ آپ پیر طریقت، مخدومِ زمانہ، صاحبِ جود و سخا اور سجادہ نشین آستانہ عالیہ مارہرہ شریف تھے۔ آپ نے 18 ذیقعدہ 1361ھ میں وصال فرمایا، تدفین آستانہ عالیہ میں ہوئی۔[3]

4 فَنافِی الرسول حضرت خواجہ نور محمد مرتضائی مجددی رحمۃ اللہ علیہ 1314ھ کو قلعہ لال سنگھ ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے اور زندگی بھر رُشد و ہدایت میں مصروف رہ کر 2 ذیقعدہ 1377ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار عثمان گنج لاہور میں ہے۔ آپ جید عالمِ دین، بہترین مفسر و محدث، امامُ المناظرین اور کثیرُ الفیض شیخِ طریقت تھے۔[4]

5 شہنشاہِ خیبر حضرت پیر سیّد صابر حسین بخاری قادری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1321ھ کو گھوڑا گلی مری ضلع راولپنڈی میں ہوئی اور وصال 18 ذیقعدہ 1378ھ کو فرمایا، مزار آبدرہ

شریف پشاور میں ہے۔ آپ سلسلہ قادریہ کے شیخِ طریقت، کثیرُ المجاہدہ اور قلندرانہ روش بزرگ تھے۔[5]

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

6 فقیہِ زمانہ حضرت امام ابوالحسین ایوب بن حسن نیشاپوری حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ حضرت امام محمد بن حسن شیبانی کے شاگرد اور اپنی فقاہت اور زہد و تقویٰ کی وجہ سے مشہور تھے۔ آپ کا وصال ذیقعدہ 251ھ میں ہوا۔[6]

7 عاشقِ رسول حضرت مولانا غلام قُطبُ الدّین مُصیّب نقشبندی رحمۃُ اللہِ علیہ عالمِ دین، عربی و فارسی کے شاعر اور سجادہ نشین آستانہ افضلیہ الٰہ آباد یوپی ہند تھے۔ 1186ھ میں حجِ بیتُ اللہ کے لئے ہند سے روانہ ہوئے اور ذیقعدہ 1187ھ کو مدینۂ منورہ میں وصال فرمایا۔[7]

8 ماہرِ علومِ اسلامیہ حضرت مولانا حکیم سراجُ الحق بدایونی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش مجاہدِ تحریکِ آزادی علّامہ فیض احمد بدایونی کے ہاں 1246ھ کو ہوئی اور وصال 28 ذیقعدہ 1323ھ کو فرمایا۔ آپ علومِ عقلیہ و نقلیہ کے ماہر، استاذُ العلماء، عربی و فارسی زبانوں کے شاعر، صاحبِ تصنیف اور حاذق طبیب تھے۔[8]

9 استاذُ العلماء حضرت علّامہ محمد اول خان مردانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے علومِ دینیہ علمائے اہلِ سنّت سے حاصل کئے اور پھر 40 سال تک تدریس میں مصروف رہے، کئی درسی کُتب پر حواشی لکھے، آپ کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ آپ کا وصال 3 ذیقعدہ 1357ھ میں ہوا، تربت جامع مسجد صاحبِ حق محلہ بہرام خیل، شہباز گڑھ ضلع مردان سے متصل ہے۔[9]

10 استاذُ العلماء، امامُ المدرسین، رئیسُ المناطقہ علّامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت موضع ڈھوک دھمن، داخلی پدھراڑ، ضلع خوشاب میں ہوئی اور 4 ذیقعدہ 1419ھ کو وصال فرمایا، تدفین جائے پیدائش میں کی گئی، آپ علمِ معقول و منقول میں نہ صرف ماہر تھے بلکہ معقولات پڑھانے میں شہرتِ تامہ رکھتے تھے، ہزاروں عُلما آپ کے شاگرد ہیں، تدریسی مصروفیت کے باوجود 2 درجن سے زائد کُتب تصنیف فرمائیں۔[10]

11 شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد اکرم فیضی شاہ جمالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 24 جمادی الاخریٰ 1359ھ کو قصبہ سندیلہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہوئی، ابتدائی تعلیم مقامی علما سے حاصل کرکے جامعہ عربیہ سراجُ العلوم خان پور میں داخل ہوئے اور دورۂ حدیث جامعہ عربیہ انوارُ العلوم ملتان سے کیا، آپ نے کئی کُتب و رسائل لکھے، دارُ العلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ اکرمُ المدارس کی بنیاد رکھی، اس کے تحت کئی ادارے بنائے۔ آپ نے 8 ذیقعدہ 1438ھ کو وصال فرمایا، تقریباً ایک لاکھ افراد نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ آستانہ عالیہ شاہ جمالیہ مرشد آباد شریف نزد عالی والا ضلع ڈیرہ غازی خان میں مزار ہے۔[11]

12 امینِ شریعت مفتی عبدالواجد نیر قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1352ھ کو ضلع دربھنگہ بہار ہند میں ہوئی اور 13 ذیقعدہ 1439ھ کو ایمسٹرڈیم ہالینڈ یورپ میں وصال فرمایا۔ مزار جائے پیدائش میں ہے۔ آپ صاحبزادگانِ اعلیٰ حضرت حجۃُ الاسلام اور مفتیِ اعظم ہند کے تلمیذ و مرید و خلیفہ، جید مفتیِ اسلام، صاحبِ دیوان شاعر، بہترین مدرس و مقرر، پچاس سے زائد کتب کے مصنف، سولہ مساجد، مدارس اور اداروں کے بانی یا سرپرست، ہالینڈ کے قاضی القضاۃ و مفتیِ اعظم اور صاحبِ فتاویٰ یورپ ہیں۔[12]

---

(1) تذکرہ اولیائے سندھ، ص370 وغیرہ (2) نزہۃ الخواطر، 7/281 تا 284- انوار علمائے اہل سنت سندھ، ص408- نور الرحمٰن، ص15 تا 94 وغیرہ (3) تاریخ خاندان برکات، ص45، 58- تذکرۂ نوری، ص246 وغیرہ (4) خواجگان مرتضائیہ، ص551- تذکرہ اولیائے لاہور، ص420 تا 425 (5) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/590، 591 (6) الطبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیۃ، 2/225- تاریخ الاسلام للذھبی، 19/89 (7) تذکرہ شعراء حجاز، ص360، 364، 365 (8) مولانا فیض احمد بدایونی، ص63 (9) تذکرہ علما و مشائخ سرحد، 2/240، 241 (10) تذکرہ فضلاء بندیال، ص80 تا 108 (11) فیض شاہ جمالی، ص76، 77

(12) muftiabdulwajidquadri.blogspot.com۔

سیرتِ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے چند پہلو

مولانا محمد صفدر عطّاری مَدَنی*

زندگی میں کچھ لمحات ایسے آتے ہیں جو انسان کی زندگی پر گہرا اثر ڈال دیتے ہیں انسان ان لمحات کو بھلائے نہیں بھولتا کچھ لمحات تلخ ہوتے ہیں اور کچھ لمحات حسین اور پر لطف ہوتے ہیں اور جب یہ لمحات ایک ولی کامل کے ساتھ گزرے ہوں تو ان لمحات پر ناز آنے لگتا ہے، اس مضمون میں شیخِ طریقت ولیِ کامل امیرِ اہلِ سنّت کے ساتھ گزارے ہوئے مریدوں کے کچھ ایسے یادگار لمحات پیش خدمت ہیں جنہیں پڑھ کر آپ کو جہاں ان مریدوں کی قسمت پر رشک ہوگا وہیں ایک ولیِ کامل کی سیرت کے کچھ پہلو بھی اجاگر ہوں گے۔

تبلیغِ دین کا جذبہ اور عاجزی

ملیر سعود آباد، کراچی کے ایک اسلامی بھائی محمد اعظم قادری کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کے ابتدائی دور کی بات ہے کہ نورانی مسجد میں ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع ہوتا تھا اور میں اسی مسجد کی کمیٹی میں تھا، ایک بار ہم نے نورانی مسجد میں امیرِ اہلِ سنّت کا بیان رکھا تو میں اور میرے ایک دوست سیّد گلزار علی آپ کو لینے کے لئے گلزارِ حبیب مسجد پہنچے، ہم نے آپ کو اور دیگر اسلامی بھائیوں کے لئے اسپیشل گاڑی بُک کی تھی لیکن وہ گاڑی بھر چُکی تھی اور چھ، سات اسلامی بھائی بچ گئے تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت نے گاڑی کو سید صاحب کی سرپرستی میں روانہ کر دیا اور خود پبلک ٹرانسپورٹ میں میرے ساتھ نورانی مسجد تشریف لائے اور میرا کرایہ بھی آپ نے ہی ادا کیا۔ آج جب مدنی چینل پر آپ کی زیارت کرتا ہوں تو وہ یادگار لمحات یاد آجاتے ہیں۔ (دلوں کی راحت، 21 رمضان المبارک 1441ھ مطابق 14 مئی 2020ء)

راتوں میں اُٹھ کر مُریدین کے لئے دعائیں کرنا

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 2002ء کے ”چل مدینہ“ کے قافلے میں مجھے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے ساتھ سفرِ مدینہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس قافلے میں مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی مشتاق بھی موجود تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت کے کمرے میں سونے کے لئے قرعہ اندازی ہوتی تھی جس میں تین مرتبہ میرا نام بھی آیا، یوں مجھے آپ کے کمرے میں سونے کی سعادت ملتی رہی۔ میں نیند میں بہت زیادہ خراٹے لیتا تھا اس وجہ سے میں امیرِ اہلِ سنّت کے کمرے میں ساری رات نہیں سویا۔ رات کو میں دیکھتا رہا کہ امیرِ اہلِ سنّت کبھی اُٹھ کر کچھ تحریر فرماتے اور کبھی اپنے مریدین کے لئے کثرت سے دعائیں کرتے۔ اُس

*شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

وقت مجھے اپنی قسمت پر رشک آرہا تھا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں ایسے پیر کا مرید ہوں جو اپنے مریدوں کے لئے اتنی دعائیں کرتے ہیں۔

(دلوں کی راحت، 15 رمضان المبارک 1441ھ مطابق 8 مئی 2020)

ان کی دلجوئی سے میں پھر واپس آگیا

6 رمضانُ المبارک 1441ھ کو مدنی چینل پر ہونے والے سلسلہ ”دلوں کی راحت“ میں گلشنِ اقبال کے رہائشی حاجی محمد حنیف پولانی نے بتایا کہ میں دعوتِ اسلامی کے ابتدائی دور میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کے ساتھ ہوتا تھا، شہید مسجد، گلزارِ حبیب مسجد اور دعوتِ اسلامی کے پہلے سالانہ اجتماع میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ آپ اکثر موت کے عنوان پر بیان فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ بیرونِ ملک یا بیرونِ شہر تشریف لے جاتے تو اجتماع میں لوگ کم ہو جاتے تھے، آپ فرماتے تھے: جو میرے لئے آتا ہے وہ نہ آئے اور جو دعوتِ اسلامی کے لئے آتا ہے اس کو پابندی کے ساتھ آنا چاہئے۔ ایک روز آپ شہید مسجد میں ایک چھوٹے سے کمرے میں تشریف فرما تھے، میں وہاں حاضر ہوا اور عمرے میں رُکاوٹ کا اپنا ایک مسئلہ عرض کیا۔ آپ نے مجھے ایک وظیفہ دیا جسے غالباً عصر اور مغرب کے دوران پڑھنا تھا۔ میں نے وہ وظیفہ پڑھا اور جب عشا کے بعد گھر پہنچا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرا وہ مسئلہ حل ہو چکا تھا۔ اُن دنوں جمعہ کی چھٹی ہوتی تھی تو اکثر ہم بندر روڈ اسٹاپ سے بس میں بیٹھ کر کسی نہ کسی علاقے میں چلے جاتے جہاں عصر، مغرب اور عشا میں مختلف مساجد میں آپ کا دورہ ہوتا اور آپ اجتماعات وغیرہ میں بیان فرماتے تھے۔ بس میں سفر کے دوران کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ آپ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بٹھا دیتے اور خود بس میں کھڑے رہتے۔ 1999ء یا 2000ء کی بات ہے کہ میرا ذہن کچھ بدلا اور میں اس ماحول سے دور ہو گیا البتہ میرا چھوٹا بیٹا اکثر فیضانِ مدینہ میں آتا تھا۔ ایک دن میں ایسے ہی اپنے بیٹے کو فیضانِ مدینہ میں چھوڑنے آیا تو ایک طرف لوگوں کی لائن لگی ہوئی تھی اور امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ ملاقات فرما رہے تھے۔ اُس وقت میرا آپ سے ملاقات کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن جونہی میں واپس آنے کیلئے سیڑھیوں کی طرف بڑھا تو اچانک میرے پاؤں رُک گئے اور غیر ارادی طور پر میں لائن میں لگ گیا۔ میرے ذہن میں تھا کہ آپ اتنے عرصے کے بعد مجھے نہیں پہچانیں گے لیکن جیسے ہی میں آپ کے پاس پہنچا تو مَاشَآءَ اللہ آپ نے بہت دلجوئی فرمائی، بڑی خندہ پیشانی سے ملے اور میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ میرا ذہن بالکل بدل گیا اور میں دوبارہ ماحول میں آگیا۔ میں اکثر مدنی مذاکرے میں آتا رہا لیکن اب میری عمر چھیاسٹھ سال ہو گئی ہے جس کی وجہ سے اب بہت کم آنا ہوتا ہے۔ (حاجی محمد حنیف پولانی، گلشن اقبال کراچی)

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے حاجی محمد حنیف پولانی کی یہ بات سُن کر فرمایا: مَاشَآءَ اللہ حاجی حنیف پولانی! اللہ کریم آپ کو برکتیں دے۔ آپ کی عمر چھیاسٹھ سال ہو گئی تو آپ کا آنا کم ہو گیا لیکن میری عمر تقریباً 72 سال ہے اور میں مدنی مذاکرے کی چھٹی نہیں کرتا۔

(دلوں کی راحت، 6 رمضان المبارک 1441ھ مطابق 29 اپریل 2020ء)

پیارے اسلامی بھائیو! اب اس بات کو بھی 4 سال بیت گئے، تادمِ تحریر امیرِ اہلِ سنّت کی عمر ہجری سال کے اعتبار سے 76 سال ہو گئی ہے، لیکن مَاشَآءَ اللہ اب بھی آپ لگاتار دینی کاموں میں مصروف ہیں، مَاشَآءَ اللہ مدنی مذاکرے کرتے ہیں، ملاقاتیں فرماتے ہیں، خصوصی مدنی مذاکرے بھی کرتے ہیں، تحریری کام بھی کرتے ہیں، تعزیت، عیادت، مبارک باد اور دیگر کئی طرح کے پیغامات بھی جاری کرتے ہیں۔ اللہ کریم امیرِ اہلِ سنّت کو درازیِ عمر بالخیر عطا فرمائے اور آپ کی دینی خدمات اسی طرح جاری و ساری رہیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تعارف ماہنامہ فیضانِ مدینہ

بچوں کی تربیت ضروری ہے

بچے قوم کا مستقبل ہوتے ہیں۔ انہیں اخلاقیات سے آراستہ کرنے کا مطلب اپنے مستقبل کو سنوارنا، تابناک بنانا اور روشن کرنا ہے۔ بچوں کی اچھی تربیت ان کے اندر اچھی عادتوں کو پروان چڑھاتی ہے۔ دینِ اسلام نے بچوں کی اخلاقی تربیت پر خاص توجہ دی ہے۔ اچھے معاشرے کی تشکیل کے اس بنیادی کردار کو سنوارنے کی ذمہ داری سب سے زیادہ والدین پر ہے۔ جدید دنیا میں اسے Parenting سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بچوں کی تربیت کے حوالے سے ماں باپ کے نام مستقل پیغام دیا جاتا ہے۔ اب تک اَلحمدُ لِلّٰہ اس پہلو پر 50 سے زائد مضامین شائع ہوچکے ہیں، جن میں سے چند مضامین کی فہرست ذیل میں ملاحظہ کرسکتے ہیں۔ بچوں کی تربیت کے منفرد مضامین ہر ماہ پابندی سے پڑھنے کے لئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی بکنگ کروائیں اور "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" گھر پر حاصل کریں نیز یہ تمام مضامین دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہیں۔ آپ بھی ان مضامین کا مطالعہ کیجئے، پڑھ کر دوسروں کو بیان کیجئے اور ممکن ہو تو سوشل میڈیا پر شیئر بھی کیجئے۔ یہ تمام مضامین اس QR-Code کے ذریعے بھی پڑھ اور شیئر کرسکتے ہیں۔

موضوع	موضوع	موضوع	موضوع
اپنے بچوں پر خرچ کیجئے اور ثواب کمایئے	بچوں کو سکھایئے	اسکول کا انتخاب	افسوس ناک حادثہ
بچوں کو سکھاؤ محبت حضور کی	ضد	بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں	والدین کے مزاج کا بچوں پر اثر
بچوں کو سڑک کیسے پار کروائیں	ننھے ڈرائیور	بچے رمضان کیسے گزاریں	بچوں کو ہنر مند بھی بنایئے
بچوں کو ڈرپوک نہ بنایئے	اسلاف کی بہادری	بچوں کی تین عادتیں	بچوں کے لئے موبائل اور سوشل میڈیا کا استعمال
بچوں کی حوصلہ افزائی	خطرناک کھلونے	جوائنٹ فیملی سسٹم اور بچوں کے جھگڑے	بچیوں پر نبی کریم کی شفقت
بچوں کو اپنے ساتھ کھانا کھلایئے	بچوں کو نمازی بنائیں	بہت چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال	پودے کی حفاظت کیجئے
بچوں کی حفاظت کے اقدامات کیجئے	رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور بچے	بچوں کے عمومی جملے اور ان کا نفسیاتی اثر	بچوں کے سامنے کردار
بچے اور امتحان کی تیاری	بچے اور کھیل	بچہ ہمیں دیکھ کر کیا کیا سیکھتا ہے	بچوں کی اخلاقی تربیت
موبائل اور بچوں کی نازک آنکھیں	اپنا انداز بدلئے	تربیت میں کی جانے والی غلطیاں	اگر اپنے بچوں کو دوست نہ بنایا تو
امام اہلِ سنّت کی والدین کو نصیحتیں	بچوں کا رمضان	بچوں کو آزادی دیجئے	بچوں کو بہادر بنائیں
بچے جشنِ ولادت کس طرح مناتے ہیں	بامقصد تربیت	امتحانات کے نتائج اور والدین کی ذمہ داری	سیلف کنٹرول
بچوں کو کتابیں پڑھنے کا شوق دلائیں	تم یا آپ؟	بچوں کو صفائی کا عادی بنایئے	ماں کی گود
رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نام و کنیت پانے والے	بیٹیاں اور بہنیں	اس طرح سیرتِ رسول سکھایئے	چھوٹی چھوٹی باتیں اور بڑے بڑے فائدے
اپنے بچوں کا قرآن سے تعلق جوڑیئے	عید اور ہمارے بچے	****	****

غزوۂ خندق (قسط:01)
(مع اسباب واثرات)

مولانا بلال حسین عطّاری مَدَنی*

حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ طیّبہ کا ایک بہت بڑا حصہ غزوات پر مشتمل ہے۔ یہ پہلو نہ صرف میدانِ جنگ بلکہ حیاتِ انسانی کے دیگر کثیر سیاسی، سماجی و نظریاتی پہلوؤں میں بھی راہنمائی فراہم کرتا ہے۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد شروع ہونے والا دفاعی جنگوں کا مرحلہ جنگ خندق پر اختتام پذیر ہوتا ہے جو کہ شوال یا ذیقعد کے مہینے میں 5 ہجری کو لڑی گئی۔[1]

خندق اور احزاب کہنے کی وجہ خندق کا معنی ہے میدانِ جنگ میں دشمن کے حملے سے حفاظت کے لئے کھودا جانے والا گہرا اور لمبا گڑھا، یہ دفاع کی ایک فارسی جنگی چال ہے۔ اس جنگ میں چونکہ مدینۂ طیبہ کا دفاع کرنے کے لئے میدانی علاقہ کے ساتھ ایک لمبا گڑھا کھودا گیا تھا اس لئے اس جنگ کو خندق کہتے ہیں۔ اور غزوۂ احزاب بھی اسی جنگ کا نام ہے، احزاب کا معنی ہے کئی جماعتیں، چونکہ یہودیوں نے مشرکینِ مکہ اور مختلف عرب قبائل کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر حملہ کرنے کیلئے ایک اتحادی فوج (Allied Forces) تیار کی تھی، اس لئے اسے جنگِ احزاب بھی کہتے ہیں۔[2]

پسِ منظر سازشی حرکتوں اور عہد شکنی کی وجہ سے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جب قبیلہ بنو نَضِیر کے یہودیوں کا محاصرہ فرما کر انہیں مدینہ طیبہ سے جلاوطن فرمایا تو ان میں سے بعض سرداروں (حُیی بن اخطب وغیرہ) نے خیبر کا رخ کیا جہاں ان کا بے حد اکرام کیا گیا حتی کہ وہاں ان کو اپنا سردار مان لیا گیا۔ غزوۂ بنو نضیر میں جلاوطنی ان کی پیشانی پر ذلت کا بدنُما داغ تھی، جسے دھونے کے لئے انہوں نے مدینۂ طیبہ پر بھاری حملہ کی منصوبہ سازی شروع کی۔ اولاً انہوں نے مکہ آکر کفارِ قریش سے ملاقات کی، یہ ملاقات بہت خوشگوار رہی، قریش کے سینے پہلے ہی بدر وغیرہ کے انتقام کی آگ سے دہک رہے تھے لہٰذا انہوں نے اس جنگ میں شمولیت پر ہنسی خوشی رضامندی ظاہر کی جس کے بعد یہ لوگ قبیلہ بنو غطفان گئے اور ان کو خیبر کی آمدنی کا لالچ دے کر جنگ پر آمادہ کر لیا الغرض انہوں نے سرزمینِ عرب کے جابجا دورے کر کے کفارِ قریش، بنو غطفان اور بنو سلیم سمیت مختلف قریش اور یہودی عرب قبائل کو جنگ کیلئے تیار کر لیا۔ اس طرح سب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے اتحادی فوج تشکیل دی۔ مسلمانوں کے لئے یہ بہت سخت جنگ تھی، عرب کی تاریخ میں اتنا بڑا خونخوار لشکر پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا، یہ پہلا موقع تھا جب عرب کے تمام غیر مسلم ایک ہو کر مدینے کے مسلمانوں پر دھاوا بولنے کے ارادے سے منظّم ہو کر نکلے تھے۔ اس فوج کی کل تعداد 10 ہزار تھی۔[3]

اِدھر مدینۂ منورہ میں جب اس لشکر جرار کے حملہ کی خبر پہنچی تو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو جمع فرما کر مشورہ فرمایا، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے خندق کھودنے کی رائے دیتے ہوئے عرض کی: یارسولَ اللہ! فارس

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

میں جب ہمارا محاصرہ کیا جاتا تھا تو ہم خندق کھودتے تھے۔ اہلِ عرب کے لئے خندق کھودنا ایک نئی جنگی تدبیر تھی، سب نے اس رائے کو پسند کیا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ کے مشورے کو قبول فرمالیا۔ چنانچہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینہ میں حضرت ابنِ اُمِّ مکتوم رضی اللہُ عنہ کو اپنا نائب بنا کر نکلے اور سَلع پہاڑ کے دامن میں 3 ہزار انصار و مہاجرین کی افواج کے ساتھ پڑاؤ ڈالا، سلع پہاڑ کو پشت پہ رکھ کر تیزی سے خندق کا کام مکمل کیا گیا جس میں پیارے آقا بھی بنفس نفیس شامل تھے۔ ایک قول کے مطابق 6 دنوں میں خندق کا کام مکمل کرلیا گیا۔

سَلع پہاڑ آپ کی پشت پر تھا، آپ کے سامنے خندق تھی اور خندق کے اُس پار دشمن افواج۔[4]

یہود و مشرکین کی افواج کے حملہ آور ہونے سے پہلے تک مدینے میں آباد یہودیوں کا ایک قبیلہ بنو قُریظہ میثاقِ مدینہ[5] کا پابند تھا مگر دورانِ محاصرہ بنو نضیر کے سردار حُیی بن اَخطب نے اصرار کرکے اس قبیلے کو بھی اپنے ساتھ ملالیا، بنو قریظہ نے عین جنگ کے موقع پر مسلمانوں سے بدعہدی کی۔ خندق سے فارغ ہوتے ہی پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کا بھی احتساب فرمایا، جسے تاریخ میں غزوۂ بنو قریظہ کہا جاتا ہے۔[6]

(غزوۂ بنو قریظہ کا مختصر بیان اگلی قسط میں آرہا ہے۔)

مشرکین و یہود کی افواج نے مدینۂ منورہ پر حملہ کیا تو صحابہ کی ایمانی شجاعت اور خندق اُن کے آڑے آئی، انہوں نے خندق کے پاس پڑاؤ ڈال کر محاصرے کی غرض سے مورچے بنالئے۔ بعض کفار نے تنگ جگہ سے خندق عبور کرنے کی کوشش کی، ان میں سے کچھ کامیاب بھی ہوئے مگر خندق کے اس پار نبیِّ مَلاحم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم[7] کے جاں نثاروں کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچے۔ دورانِ محاصرہ دونوں جانب سے ہونے والی تیر اندازی اور اس طرح کی معمولی جھڑپوں کے علاوہ باقاعدہ جنگ نہ ہوسکی۔[8]

سخت موسم، طویل ہوتا ہوا محاصرہ، راشن کا ختم ہونا اور یہودیوں کی دغابازی کی خبروں کے باعث پیدا ہونے والا انتشار۔۔۔ یہ چیزیں پہلے ہی اس لشکر کے لئے دردِ سر تھیں کہ اللہ ربُّ العزت کی طرف سے اہلِ ایمان کی نصرت و مدد کے طور پر ایسی سخت آندھی آئی کہ دیگیں چولھوں پر سے الٹ پلٹ ہوگئیں، خیمے اکھڑ اکھڑ کر اڑ گئے اور کافروں پر ایسی دہشت طاری ہوئی کہ سوائے بھاگنے کے انہیں کچھ نہ سُوجھا، لہٰذا امیرِ لشکر نے یہ کہتے ہوئے اپنی فوج کو واپس چلنے کا کہا کہ بخدا! جانور ہلاک ہورہے ہیں، یہودی ہم سے دغا کرچکے ہیں اور پھر یہ آندھی تو تم دیکھ ہی رہے ہو کہ نہ ہانڈیاں چولھوں پر ٹِک رہی ہیں، نہ ہم آگ جلاسکتے ہیں اور نہ ہی یہاں کوئی خیمہ وغیرہ بناسکتے ہیں لہٰذا ہمارا محاصرہ بے کار کی تگ و دو کے سوا کچھ نہیں۔ چنانچہ الرّحیل الرّحیل (چلو! چلو!) کی صداؤں میں مشرکین دُم دبا کر بھاگ نکلے اور یہودی بھی اپنے قلعوں کی طرف چل دیئے۔[9]

اب مدینۃ الرّسول کی سرزمین اس ناپاک لشکر کے وجود سے پاک صاف تھی سو اسلامی لشکر بھی واپس شہرِ مدینہ آگیا۔

اس جنگ میں مسلمانوں کا زیادہ جانی نقصان نہیں ہوا، کُل چھ مسلمان شہادت سے سرفراز ہوئے، مگر انصار کی ایک بہت بڑی شخصیت، قبیلۂ اوس کے سردار یعنی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہُ عنہ ایک تیر سے زخمی ہوگئے اور پھر شفایاب نہ ہوسکے۔[10]

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

---

(1) بخاری، 3/54، حدیث:4110- سیرت ابن ہشام، ص387- طبقات ابنِ سعد، 2/50 (2) مواہب لدنیہ، 1/238 (3) طبقات ابنِ سعد، 2/50، 51 (4) مغازی للواقدی، 2/445- طبقات ابن سعد، 2/51- سیرت ابن ہشام، ص390 (5) ہجرتِ مدینہ کے بعد پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہودیوں سے ایک معاہدہ فرمایا تھا جس کے مطابق یہودی اس بات کے پابند تھے کہ وہ کفار قریش اور ان کے مددگاروں کو پناہ نہیں دیں گے اور مدینے پر حملے کی صورت میں مسلمانوں کا ساتھ دیں گے۔ (سیرت مصطفیٰ، ص189، 190) (6) سیرت ابن ہشام، ص390 (7) یہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام ہے، جس کے معنیٰ ہیں جنگوں والے نبی، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود ارشاد فرمایا: اَنَا نَبِیُّ الْمَلَاحِم۔ (مسند احمد، 38/436 حدیث: 23445) (8) طبقاتِ ابن سعد، 2/52- سیرت ابن ہشام، ص391 (9) سیرتِ ابن ہشام، ص395- الخصائص الکبریٰ للسیوطی، 1/574 (10) سیرت ابن ہشام، ص403۔

سفرنامہ

افریقہ میں دستارِ فضیلت اجتماع

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

علما کی اہمیت اور فضیلت پر قراٰن وحدیث میں کافی بیان ملتا ہے، قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿فَسْـٴَـلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ترجَمۂ کنز العرفان: اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھو۔[1]

جبکہ ایک حدیث پاک میں یوں ارشاد ہوا: اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ یعنی بے شک علما انبیا کے وارث ہیں۔[2]

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات میں سے ایک شعبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے اس میں عالم کورس یعنی "درسِ نظامی" کروایا جاتا ہے، آنے والے یہاں آکر علم سیکھتے ہیں اور طویل عرصہ تک علم حاصل کرتے ہیں اور عالم بن کر نکلتے ہیں پھر متعدد شعبوں میں جاکر علم و نور کی کرنیں بکھیرتے ہیں، حضرت ابو علی ثقفی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: العلم حیاۃ القلب من الجھل نور العین من الظلمۃ ترجمہ: علم جہالت کے مقابلے میں دل کی زندگی ہے اور تاریکی کے مقابلے میں آنکھ کا نور ہے۔[3]

تادمِ تحریر (دسمبر 2023ء) دعوتِ اسلامی کے تحت 1500 جامعاتُ المدینہ قائم ہیں جن میں طلبہ و طالبات کی کل تعداد ایک لاکھ 24 ہزار سے زائد ہے اور اب تک 31 ہزار سے زائد طلبہ و طالبات درسِ نظامی اور فیضانِ شریعت کورس مکمل کرکے فارغُ التحصیل ہوچکے ہیں اور اَلحمدُلِلّٰہ یہ سلسلہ مزید تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

اسی سلسلے کو آگے بڑھانے میں ساؤتھ افریقہ جوہانسبرگ میں قائم جامعۃُ المدینہ بھی ہمارے ساتھ ساتھ ہے اس سال یہاں سے فارغُ التحصیل ہونے والے طلبۂ کرام کی دستارِ فضیلت کا اجتماع 10 دسمبر 2023ء صبح 10 بجے رکھا گیا۔ مجھے طلبہ کی حوصلہ افزائی اور تربیت کے حوالے سے دستارِ فضیلت کے اس اجتماع میں شرکت کی دعوت دی گئی، لہٰذا اس اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے میں 9 دسمبر ہفتہ کی رات ساؤتھ افریقہ کے شہر جوہانسبرگ کے ایئرپورٹ پر پہنچ گیا مجھے لینے کے لئے یہاں کئی ذمہ داران آئے ہوئے تھے، ایک اسلامی بھائی کے گھر پہنچ کر کھانا کھایا پھر اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر مشورہ کیا کہ کل اتوار کا مکمل دن کیسے گزارنا ہے کہاں کہاں جاکر بیانات کرنے ہیں اور ملاقات کرنی ہے۔

دستارِ فضیلت کے اس اجتماع میں میرا بیان 12 بجے کے آس پاس تھا میرا موضوع اگرچہ علمِ دین کی اہمیت پر تھا مگر مجھے یہ بھی بیان کرنا تھا کہ یہ اجتماعات کیوں رکھے جاتے ہیں اور اس پُرفتن دور میں ہمیں علمِ دین کی کس قدر ضرورت ہے، بیان سے قبل اس اجتماع کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کا خصوصی صوتی پیغام (Voice Message) بھی آیا۔

بیان کے بعد دستارِ فضیلت ہوئی اور طلبۂ کرام میں اسناد بھی تقسیم کی گئیں۔ یہ اجتماع صرف علما کی دستارِ فضیلت کا نہیں

تھا بلکہ اس اجتماع میں حفظِ قراٰن کرنے والوں کی بھی دستار بندی کی گئی۔ کیا بات ہے حافظِ قراٰن کی! پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: قراٰن والا قیامت کے روز آئے گا پس قراٰن کہے گا: اے رب! اسے خلعت عطا فرما تو اس شخص کو تاجِ کرامت عطا کیا جائے گا، قراٰن کہے گا: اے رب! اور زیادہ کر، تو اسے حلہ بزرگی پہنایا جائے گا، پھر عرض کرے گا: اے رب! اس سے راضی ہو جا، تو اللہ کریم اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور اُوپر (درجات) چڑھتا جا، اور ہر آیت پر ایک نیکی زائد کی جائے گی۔[4]

ایک اور روایت میں ہے: حافظِ قراٰن اگر رات کو تلاوت کرے تو اِس کی مثال اُس توشہ دان کی ہے جس میں مشک بھرا ہوا ہو اور اس کی خوشبو تمام مکانوں میں مہکے اور جو رات کو سو رہے اور قراٰن اس کے سینے میں ہو تو اس کی مثال اس توشہ دان کی مانند ہے جس میں مُشک ہے اور اس کا مُنہ باندھ دیا جائے۔[5]

اس اجتماع کا اختتام دعا اور صلوٰۃ و سلام پر ہوا اور پھر وہیں ظہر کی نماز باجماعت ادا کی گئی اور اس کے بعد کھانا اور ملاقات کا بھی سلسلہ رہا۔ اب جو خاص کام تھا وہ طلبہ اور اساتذہ کے ساتھ مدنی مشورے کا تھا۔

آخر میں طلبہ اور اساتذہ کے ساتھ سوالات و جوابات کا سلسلہ بھی ہوا، یہ مدنی مشورہ نمازِ مغرب تک جاری رہا، نمازِ مغرب باجماعت ادا کرکے دعوتِ اسلامی کے ایک اہم دینی کام مسجد درس میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی، یہاں درس انگریزی میں دیا جاتا ہے درس کے بعد ایک صاحب کے یہاں پہنچنا تھا اور عشا کی نماز وہیں باجماعت ادا کی، پھر رات وقتِ مناسب تک ساؤتھ افریقہ مشاورت کا مدنی مشورہ جاری رہا۔

---

(1) پ14، النحل: 43 (2) ابن ماجہ، 1/145، حدیث: 223 (3) فضائل علم و علماء، ص21 (4) ترمذی، 4/419، حدیث: 2924 (5) ابنِ ماجہ، 1/141، حدیث: 217۔

ذوالقعدہ کی مناسبت سے ان کتب کا مطالعہ کیجئے۔

حضرت یَسَع علیہ السّلام کا قراٰنی تذکرہ

شہابُ الدّین عطّاری قادری
(درجۂ ثالثہ جامعۃُ المدینہ ٹاؤن شپ، لاہور)

اللہ پاک نے ہر قسم کی ضلالتوں اور گمراہیوں کو ختم کرنے کے لئے اپنے محبوب بندوں کو دنیا میں مبعوث فرمایا تاکہ لوگ راہِ راست پر رہیں اور رب تعالیٰ کی فرماں برداری بجا لاتے ہوئے رب تعالیٰ کا قُرب خاص حاصل کریں۔ محبوب بندوں میں اولین فہرست جو لوگوں کی اصلاح اور پیغامِ ربانی عام کرنے میں ہے، وہ نفوسِ انبیائے کرام علیہمُ السّلام کا مبارک گروہ ہے۔ یہ مبارک ہستیاں ہر طرح سے حق پیغام پہنچاتے ہیں کوئی بھی رکاوٹ، کوئی بھی خطرہ انہیں روک نہیں سکتا۔ یہاں تک کہ انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو مَعاذَ اللہ لوگ قتل کرنے کے بھی درپے ہوئے۔ انہیں میں سے حضرت الیاس علیہ السّلام تھے جن کو لوگ مَعاذَ اللہ قتل کرنے کے درپے ہوئے، مگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے محفوظ فرمایا۔ آپ نے اپنی قوم میں حضرت یسع علیہ السّلام کو خلیفہ مقرر کیا، بعد میں آپ کو شرفِ نبوت سے سرفراز بھی کیا گیا۔ پیغامِ حق کو عام کرنے اور انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے مبارک گروہ میں حضرت یسع علیہ السّلام بھی شامل ہیں۔

آپ کا مبارک نام یسع ہے اور آپ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی آل پاک سے ہیں۔ آپ کو نبوت کے ساتھ بادشاہت بھی عطا کی گئی، آپ دن میں روزہ رکھتے، کچھ آرام فرمانے کے بعد رات کا بقیہ حصہ نوافل ادا کرنے میں گزارتے، آپ بردبار، متحمل مزاج اور غصہ نہ کرنے والے تھے۔ (سیرت الانبیاء، ص727 تا 728) قراٰنِ مجید فرقانِ حمید میں بھی آپ کا تذکرہ مبارک موجود ہے۔ آئیے! قراٰنِ پاک کی روشنی میں حضرت یسع علیہ السّلام کا مبارک تذکرہ جانتے ہیں:

1 اخیار میں سے ﴿وَ اذْكُرْ اِسْمٰعِیْلَ وَ الْیَسَعَ وَ ذَا الْكِفْلِؕ-وَ كُلٌّ مِّنَ الْاَخْیَارِؕ(۴۸)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو اسماعیل اور یسع اور ذوالکفل کو اور سب اچھے ہیں۔ (پ23، ص:48)

2، 3 ہدایت وفضیلت والے نبی ﴿وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ الْیَسَعَ وَ یُوْنُسَ وَ لُوْطًاؕ-وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِیْنَۙ(۸۶)﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اسماعیل اور یَسَع اور یونس اور لوط کو (ہدایت دی) اور ہم نے سب کو تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی۔

(پ7، الانعام:86)

اللہ پاک کے نبی حضرت یسع علیہ السّلام کی مبارک سیرت، اوصاف و تذکرہ سے بڑی ہی پیاری خوبیوں کا علم ہوتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ایسے محبوب بندوں کی سیرت کا مطالعہ کریں،

ان کے اوصاف کو اپنائیں۔ اپنی محفلوں کو ان کے تذکرہ مبارک سے روشن وخوشبودار بنائیں۔ ان کے ذکر سے رحمت نازل ہوتی ہے۔ ہر طرح کی محبوب روش وپیارے طریقے اللہ پاک کے محبوب انبیائے کرام علیہمُ السّلام میں موجود ہوتے ہیں۔ ان کی مبارک سیرت سے بندے کو ان کا فیض ملتا ہے اور سبق جو ملتا ہے وہ دنیا کے مصائب و آلام کو حل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ قراٰنِ کریم کا مطالعہ کریں، تفسیر صراطُ الجنان جو کہ انتہائی آسان انداز میں لکھی گئی ہے اس کا مطالعہ کریں، سیرتُ الانبیاء کا مطالعہ کریں تاکہ غیر کی نقالی سے آزاد ہوجائیں اور اپنوں کی روش کو ادا کریں۔

انہی کی ادا کو ادا کرنے سے ہے کامیابی میسر
وگرنہ غیروں کی نقالی سے ہے ناکامی میسر

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محبوب آقا کریم خاتم النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وسیلے سے ہمیں انبیا کی سیرت کا مطالعہ کرنے اور ان کی محبوب روش اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ناشکری کی مذمت احادیث کی روشنی میں

محمد اسامہ عطّاری
(درجۂ خامسہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ فاروقِ اعظم سادھوکی، لاہور)

ناشکری اللہ پاک کو ناپسند ہے اور اللہ کی ناراضی کا سبب ہے۔ ناشکری بہت بُری عادت اور ایک بڑا گناہ ہے۔ جس طرح شکر گزاری پر نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے اسی طرح ناشکری پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت عذاب اور سزا بھی دی جاتی ہے۔ اس کے بارے میں قراٰن وحدیث میں کئی وعیدیں آئی ہیں اور ساتھ ہی اس کے کئی نقصان بھی ہیں۔ احادیث مبارکہ کی روشنی میں ناشکری کی مذمت بیان کرنے کی کوشش کروں گا پڑھئے اور علم وعمل میں اضافہ کیجئے:

1 لوگوں کی ناشکری رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے وہ اللہ کا شکریہ بھی ادا نہ کرے گا۔ (ترمذی، 3/384، حدیث:1962)

حدیث کی شرح سبحٰن اللہ! کتنا عالی مقام ہے، بندوں کا ناشکرا رب کا بھی ناشکرا یقیناً ہوتا ہے، بندہ کا شکریہ ہر طرح کا چاہئے دلی، زبانی، عملی، یوں ہی رب کا شکریہ بھی ہر قسم کا کرے، بندوں میں ماں باپ کا شکریہ اور ہے، استاذ کا شکریہ کچھ اور، شیخ بادشاہ کا شکریہ کچھ اور۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/357)

2 تھوڑی نعمتوں کا ناشکرا حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو تھوڑی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ زیادہ نعمتوں کا بھی شکر ادا نہیں کرتا اور جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا اور اللہ پاک کی نعمتوں کو بیان کرنا شکر ہے اور انہیں بیان نہ کرنا ناشکری ہے۔

(شعب الایمان، 6/516، حدیث:9119)

3 ناشکری کا انجام حضرت حسن رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں، مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو نعمت عطا فرماتا ہے تو ان سے شکر ادا کرنے کا مطالبہ فرماتا ہے، جب وہ شکر کریں تو اللہ پاک ان کی نعمت کو زیادہ کرنے پر قادر ہے اور جب وہ ناشکری کریں تو اللہ پاک ان کو عذاب دینے پر قادر ہے اور وہ ان کی نعمت کو ان پر عذاب بنا دیتا ہے۔

(موسوعہ ابن ابی دنیا، 1/484، حدیث:60)

4 ناشکرے کے لئے جہنم کا طبق حضرت کعب رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی بندے پر انعام کرے پھر وہ اس نعمت کا اللہ تعالیٰ کے لئے شکر ادا کرے اور اس نعمت کی وجہ سے اللہ پاک کے لئے تواضع کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں اس نعمت سے نفع دیتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے آخرت میں درجات بلند فرماتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انعام فرمایا اور اس نے شکر ادا نہ کیا اور نہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس نے تواضع کی تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس نعمت کا نفع اس سے روک لیتا ہے اور اس کے لئے جہنم کا ایک طبق کھول دیتا ہے، پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اسے (آخرت میں) عذاب دے گا یا اس سے

دَرگزر فرمائے گا۔(موسوعہ ابن ابی الدنیا،3/555، حدیث:93)

5 ناشکری سے رزق کا چلے جانا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مکان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، اس کو لے کر پونچھا پھر کھالیا اور فرمایا: ”عائشہ! اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی۔“ (ابن ماجہ، 4/49، حدیث:3353) یعنی اگر ناشکری کی وجہ سے کسی قوم سے رزق چلا جاتا ہے تو پھر واپس نہیں آتا۔ (بہار شریعت،3/364)

اللہ پاک ہمیں شکر ادا کرنے اور ناشکری سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رعایا کے حقوق

محمد ہارون عطّاری

(درجۂ سادسہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ فاروق اعظم سادھوکی لاہور)

کسی بھی ملک یا سلطنت کا نظام رعایا اور حکمرانوں سے مل کر چلتا ہے اور دینِ اسلام حکمرانوں کو رعایا کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی تاکید کرتا ہے جیسا کہ حکمرانوں پر رعایا کی دیکھ بھال اور ان کے درمیان دُرست فیصلہ کرنا لازم ہے کیونکہ حضرت سیدنا ہشام رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعبُ الاحبار رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حکمران نیک ہو تو لوگ بھی نیک ہو جاتے ہیں اور حکمران بُرا ہو تو لوگ بھی بگڑ جاتے ہیں۔ (اللہ والوں کی باتیں،5/491) لہٰذا حکمران کو رعایا سے اچھا سلوک کرنا چاہئے تاکہ معاشرے میں امن اور سلامتی قائم ہو۔ آیئے! رعایا کے 5 حقوق پڑھئے:

1 رعایا پر سختی و تنگی نہ کرنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب اپنے اصحاب میں سے بعض کو اپنے کاموں کے لئے بھیجتے تھے تو فرماتے تھے کہ خوشخبریاں دو متنفر نہ کرو اور آسانی کرو سختی و تنگی نہ کرو۔

(مسلم، ص739، حدیث:4525)

2 رعایا کی ضرورت و حاجت کو پورا کرنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: جسے اللہ مسلمانوں کی کسی چیز کا والی و حاکم بنائے پھر وہ مسلمان کی حاجت و ضرورت و محتاجی کے سامنے حجاب کردے (اس طرح کہ مظلوموں، حاجت مندوں کو اپنے تک پہنچنے نہ دے) تو اللہ اس کی حاجت و ضرورت و محتاجی کے سامنے آڑ فرمادے گا چنانچہ حضرت معاویہ نے لوگوں کی حاجت پر ایک آدمی مقرر فرمادیا۔ (مراٰۃ المناجیح،5/373)

3 رعایا کے درمیان درست فیصلہ کرنا رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب حاکم اجتہاد کے ساتھ فیصلہ کرے اور وہ فیصلہ درست ہو تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر وہ اجتہاد کے ساتھ فیصلہ کرے اور اس میں غلطی کر جائے تو بھی اس کے لئے ایک اجر ہے۔ (فیضانِ فاروق اعظم،2/337)

4 رعایا پر ظلم نہ کرنا رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ قاضی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے پھر جب وہ ظلم کرتا ہے تو اس سے الگ ہو جاتا ہے اور شیطان اسے چمٹ جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،5/382)

5 رعایا کی خبر گیری حضرت یحییٰ بن عبد اللہ اوزاعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ امیرُ المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہُ عنہ رات کے اندھیرے میں اپنے گھر سے نکلے اور ایک گھر میں داخل ہوئے پھر کچھ دیر بعد وہاں سے نکلے اور دوسرے گھر میں داخل ہوئے حضرت طلحہ رضی اللہُ عنہ یہ سب دیکھ رہے تھے چنانچہ صبح جب اس گھر میں جاکر دیکھا تو وہاں ایک نابینا اور اپاہج بڑھیا کو پایا اور ان سے دریافت فرمایا کہ اس آدمی کا کیا معاملہ ہے جو تمہارے پاس آتا ہے بڑھیا نے جواب دیا: وہ اتنے عرصہ سے میری خبر گیری کر رہا ہے اور میرے گھر کے کام کاج بھی کرتا ہے حضرت طلحہ رضی اللہُ عنہ اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہنے لگے: اے طلحہ! تیری ماں تجھ پر روئے کیا تو امیرُ المؤمنین عمر فاروق رضی اللہُ عنہ کے نقش قدم پر نہیں چل سکتا۔ (اللہ والوں کی باتیں،1/116، 117)

تحریری مقابلے میں موصول 138 مضامین کے مؤلفین

لاہور: سید بلال شاہ، سید زاہد علی، سید محمد مبین رضا عطّاری، علی زین، عاصم علی، مصور حُسین، امان اللہ، امیر حمزہ، اویس حیدر، علی رضا، محمد بلال منظور، محمد مدثر علی عطّاری، گل محمد عطّاری، محمد فیصل فانی، اشتیاق احمد عطّاری، محمد مبشر رضا عطّاری، حافظ محمد خضر عطّاری، محمد اسامہ عطّاری، محمد آفتاب اعجاز، محمد سرور خان قادری، محمد محسن رضا عطّاری، ابو شہیر تنویر احمد عطّاری، محمد روحیل عطّاری، کاشف علی عطّاری،، داؤد سلیمان رضا عطّاری، احمد فرمان، ارسلان حسن عطّاری، آصف علی، افتخار احمد عطّاری، اللہ دتہ عطّاری، حافظ محمد احمد، حماد رضا عطّاری، ذیشان علی عطّاری، زین العابدین، رمضان،، شہاب الدین عطّاری، ظہور احمد عُمرانی، ظہیر احمد، عبد الحنان، عبد المنان عطّاری، عتیق الرحمٰن، عمیر رشید عطّاری، قاری محمد احمد رضا، قاسم چوہدری، محمد احمد عطّاری، محمد انس ارشد، محمد تنویر عطّاری، محمد روحان طاہر، محمد زین علی امین،، محمد شاہزیب سلیم عطّاری، محمد عاقب عطّاری، محمد عامر، محمد عثمان سعید، محمد عدیل عطّاری، محمد عرفان، محمد علی نواز مدنی، محمد عمران عطّاری، محمد فہیم ندیم، محمد کاشف، محمد مبین علی، محمد محسن علی، محمد ناصر، محمد نعمان، محمد نعمان جمیل، محمد ہارون عطّاری، محمد یاسر رضا عطّاری، وارث علی ضیاء المصطفٰی، حافظ اسامہ، محمد قمر شہزاد عطّاری، راشد علی عطّاری، محمد جمیل عطّاری، عبد الرحیم عطّاری، محمد جنید، صفی الرحمٰن عطّاری، احمد رضا عطّاری، احمد حسن، حافظ غلام فرید، حافظ مبین ضمیر عطّاری، حسن فرید، حمزہ بنارس، حمن الیاس، ذوالفقار یوسف، زین باجوہ، زین علی عطّاری، سلمان عطّاری، شہزاد احمد، صبیح اسد جوہری، عبید الرحمٰن عطّاری، عرفان ساجد، عظمت فرید، علی احمد عطّاری، علی اکبر عطّاری، علی رضا، عمر ریاض، غلام مرسلین قادری، فیضان عطّاری، کلیم اللہ چشتی عطّاری، محمد اسد عطّاری، محمد انس رضا عطّاری، محمد اویس علی، اویس ثناء اللہ، خضر حیات، محمد زاہد ملتانی، محمد شعبان، محمد طاہر عطّاری، محمد گلزار حسین عطّاری، محمد مبشر عبد الرزاق، محمد مجاہد رضا قادری، محمد مدثر عطّاری رضوی، محمد مشتاق عطّاری، محمد معین عطّاری، محمد ہارون عطّاری، محمد احسان عطّاری، مزمل حسن خان، مسعود احمد، محمد شعیب، زین عطّاری، وقاص عطّاری۔ **ملتان:** محمد بلال عطّاری مدنی، فہد ریاض عطّاری۔ **متفرق شہر:** سید عمر گیلانی (نارووال)، حسنین رضا (بہاولنگر)، محمد طلحہ محمود عطّاری (خانیوال)، عبد العلی مدنی (رائیونڈ)، محمد یونس دباغی (ساہیوال)، امیر حمزہ (سیالکوٹ)، محمد یوسف میاں برکاتی (کراچی)۔

تحریری مقابلہ کے عنوانات برائے اگست 2024ء

صرف اسلامی بھائیوں کے لئے — مقابلہ نمبر: 54

01. حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی قراٰنی نصیحتیں
02. رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دو چیزوں کے بیان سے تربیت فرمانا
03. مہمان کے حقوق

+923012619734

صرف اسلامی بہنوں کے لئے — مقابلہ نمبر: 26

01. حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحابہ سے محبت
02. دل آزاری
03. اولاد کے 5 حقوق

+923486422931

مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ: 20 مئی 2024ء
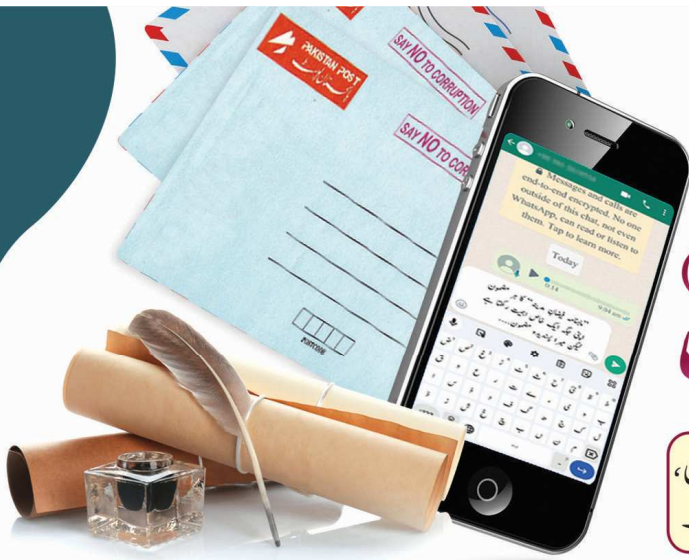
آپ کے تأثرات (منتخب)

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں۔

شخصیات کے تأثرات

1 مصطفیٰ کمال (اسکول ٹیچر، بنوں، خیبر پختون خواہ): اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا غور و شوق سے مطالعہ کرنے کی سعادت مل رہی ہے، اس میں تمام مضامین بے حد مفید ہوتے ہیں، مگر مجھے اس میں مضمون **”انبیائے کرام کے واقعات“** بہت پسند ہے، اس میگزین سے میری اُردو بہت بہتر ہونے لگی ہے اور ذخیرۂ الفاظ کے ساتھ تلفظ بھی بہت بہتر ہو رہے ہیں۔

متفرق تأثرات وتجاویز

2 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ایک بہت ہی پیارا، شاندار اور بہت ہی لاجواب اسلامی میگزین ہے، مجھے ہر مہینے نئے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ آنے کا انتظار رہتا ہے۔ (محمد طیب عطاری، کراچی) 3 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں جو **”سفر نامہ“** شائع ہوتا ہے وہ بہت باکمال اور دل پذیر ہوتا ہے ایسا لگتا ہے جیسے پڑھنے والا بھی ساتھ سفر کر رہا ہو۔ (محمد محسن رضا، طالبِ علم درجہ رابعہ جامعۃ المدینہ نیو سٹی قصور، پنجاب) 4 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ پڑھنے کی سعادت ملتی رہتی ہے، اس میں مجھے مفتی قاسم صاحب کا مضمون **”آخر دُرست کیا ہے؟“** بہت اچھا لگتا ہے۔ (غلام نبی، حیدرآباد) 5 مَاشَآءَ اللّٰہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ذریعے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو مل رہا ہے، مجھے اس میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران کا مضمون **”فریاد“** بہت پسند ہے، اس مضمون سے ہمیں اپنی آخرت کی تیاری کی فکر حاصل ہوتی ہے۔ (محمد محبوب عطاری، جڑانوالہ) 6 مجھے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں خود اعتمادی پیدا کرنے والے موضوعات بہت پسند ہیں کہ ان سے ہماری شخصیت اجاگر ہوتی ہے۔ (بنتِ اشرف، طالبہ درجہ ثالثہ جامعۃُ المدینہ گرلز، سمندری، پنجاب) 7 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں پہلے ایک سلسلہ **”کیا آپ جانتے ہیں؟“** شائع ہوا کرتا تھا جو اب شائع نہیں ہو رہا ہے، یہ سلسلہ بہت دلچسپ ہوتا تھا، میں سب سے پہلے اس سلسلے کو پڑھتی تھی، اس سلسلے کو دوبارہ شامل کرنے کی گزارش ہے۔ (بنتِ رحمت علی، گکھڑ منڈی، پنجاب) 8 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا ہر مضمون اپنی جگہ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے لیکن میرا پسندیدہ مضمون **”اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل“** ہے کہ اس سے گھر بیٹھے اسلامی بہنوں کو شرعی مسائل سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ (بنتِ غلام رسول، ڈویژن ذمہ دار شعبہ محفل نعت، جیکب آباد، سندھ) 9 مجھے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ سے پیار ہے۔ (بنتِ محمود عطاریہ، کھائی روڈ، حیدرآباد) 10 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ موصول ہوا، اس کا مطالعہ کرکے بہت سی معلومات ملیں، بزرگوں کے اعراس کا بھی پتا چلا، اس کے لکھنے کا انداز بہت زبردست ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ ایک بہت مفید میگزین ہے۔ (بنتِ محمد شہباز، لاہور)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

نیکی کیا ہے؟

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

ہمارے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ یعنی ہر نیکی صدقہ ہے۔(بخاری،4/105،حدیث:6021)

آپ نے لفظ ”نیکی“ سنا ہو گا، آج ہم آپ کو بتائیں گے کہ نیکی کسے کہتے ہیں، نیکی کیا ہوتی ہے۔ نیکی کو عربی زبان میں معروف کہتے ہیں۔ شرح طیبی میں ہے: ہر وہ عمل نیکی ہے جس سے اللہ پاک کی فرماں برداری اور قرب حاصل ہو۔ یعنی نیکی ایسا اچھا عمل ہے کہ جب لوگ اسے دیکھیں تو اس کے نیکی ہونے کا انکار نہ کریں۔ مثلاً لوگوں سے اچھا سلوک کرنا اور خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا وغیرہ۔(شرح طیبی،4/117، تحت الحدیث:1893) یعنی ہر اچھے کام کا ثواب مال صدقہ کرنے والے کے ثواب کی طرح ہے۔

(الدیباج للسیوطی،3/77، تحت الحدیث:1005)

پیارے بچو! اس تفصیل کے مطابق نیکی کا معنی و مفہوم بہت وسیع ہے لہٰذا ہم کوشش کریں تو بہت سارے نیکی کے کام کر کے ہم صدقے کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ بہت ساری آسان نیکیاں کر کے ہم اپنے رب کو راضی کر سکتے ہیں۔ ہم آپ کو چند ایسے اچھے کام بتاتے ہیں جن پر عمل کر کے آپ صدقے کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ مثلاً جب کسی سے ملیں تو مسکرا کر اچھے انداز میں ملاقات کرنا، یوں ہی کمزور اور بوڑھے افراد کی مدد کرنا، کسی نابینا کو راستہ بتانا یا روڈ پار کروانا، گھر کے کام کاج میں اپنی امی آپی وغیرہ کا ہاتھ بٹانا، اپنے امی ابو کی خدمت کرنا، ان کے ہاتھ پاؤں دبانا، اس طرح کے جتنے بھی اچھے کام ہیں وہ سب نیکی ہی کے کام ہیں اور سب بچوں کو کرنے چاہئیں، جب آپ نیکیاں کریں گے تو اللہ پاک راضی ہو گا اور جنت ملے گی۔ اِن شآءَ اللہ

اللہ پاک ہمیں نیکی کے کام کرتے رہنے اور گناہوں سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حروف ملائیے!

آبِ زم زم ایسا برکت والا پانی ہے جس سے بے شمار مسلمان برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ آبِ زم زم تقریباً پانچ ہزار سال سے بھی پہلے اللہ کے نبی حضرتِ سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کی ایڑیوں کی برکت سے جاری ہوا۔(مراٰۃ المناجیح، 7/1ماخوذاً) اس کے بارے میں سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: 1 آبِ زم زم اُسی مقصد کے لئے ہے جس کے لئے اسے پیا جائے۔“(ابن ماجہ، 3/490، حدیث:3062) 2 ”زمین پر سب سے بہترین پانی آبِ زم زم ہے۔“(مجمع الزوائد، 3/621،حدیث:5712) زم زم شریف کا ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ ہر وقت مزہ بدلتا رہتا ہے۔ کسی وقت کچھ کھاراپن، کسی وقت نہایت شیریں اور رات کے دو بجے اگر پیا جائے تو تازہ دوہا ہوا گائے کا خالص دودھ معلوم ہوتا ہے۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص435) پیارے بچّو! اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر پانچ الفاظ تلاش کیجئے جیسے ٹیبل میں ”پانی“ تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔

تلاش کئے جانے والے الفاظ یہ ہیں: 1 زم زم 2 ہاجرہ 3 اسماعیل 4 صفا 5 مروہ۔

ر	و	ز	ی	ن	ہ	ہ	ز	ق
ل	م	ر	و	ہ	ق	ا	ف	ع
ع	ب	ع	ا	ف	ی	ج	ز	ا
ب	ر	ک	ت	ن	ز	ر	ل	س
خ	ق	پ	ا	ن	ی	ہ	چ	م
ش	م	غ	ز	ر	ت	س	ل	ا
ف	ح	ل	م	ن	ز	ی	د	ع
ا	ق	ع	ز	ص	ف	ا	ہ	ی
ء	ع	ث	م	ر	م	ذ	ک	ل

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

خطبے کے دوران

مولانا ابو شیبان عطاری مدنی*

ارے جناب! جلدی نہانے جایئے! ابو جان آپ کے انتظار میں ہیں۔ آپی نے ننھے میاں کو بولا جو کہ اسکول سے آنے کے بعد مزے سے لیٹے ہوئے تھے۔

آپی تھوڑی دیر آرام کرلوں، پھر نہالوں گا پلیز! اور ابو جان میرا انتظار کیوں کر رہے ہیں؟ ننھے میاں نے سوال کر دیا۔

اس سے پہلے کہ آپی کوئی جواب دیتیں، دادی جان وہاں آپہنچیں اور بولیں: ننھے میاں کیا آپ بھول گئے آج کون سا دن ہے، بیٹا آج جمعۃُ المبارک کا دن ہے، آپ کے ابو جان اسی لئے تو آپ کا انتظار کر رہے ہیں کہ آپ جلدی سے نہا دھو کر تیار ہوں اور نمازِ جمعہ کے لئے سب سے پہلے جائیں، اس کی فضیلت تو یاد ہے نا آپ کو؟

ننھے میاں کہنے لگے: جی دادی جان! حدیثِ پاک کا مفہوم ہے: جو اِس دن سب سے پہلے مسجد جاتا ہے وہ ایسا ہے جیسے اس نے اللہ کی راہ میں اونٹ صدقہ کیا۔ (دیکھئے: مسلم، ص329، حدیث:1964)

شاباش ننھے میاں! اب جلدی سے تیار ہو جائیں، دادی نے پیار سے کہا۔

ننھے میاں! آپ سفید اُجلے عمامہ شریف اور سفید لباس میں تو ویسے ہی بہت پیارے لگتے ہیں۔ آپی نے ننھے میاں کو تیار دیکھ کر کہا۔

آپی کی بات پر ننھے میاں نے شرماتے ہوئے "شکریہ" کہا اور ابو جان کے ساتھ مسجد کی طرف چل دیئے۔

ننھے میاں مسجد سے واپس آئے تو دیکھا کہ آپی، امی اور دادی جان بھی نماز سے فارغ ہو چکی ہیں، آپی اور امی جان تو دستر خوان پر کھانا سجا رہی تھیں جبکہ دادی جان! ہر جمعۃُ المبارک کی طرح آج بھی مصلے پر بیٹھی دُرودِ پاک پڑھ رہی تھیں۔

ننھے میاں! فوراً دستر خوان کی طرف لپکے اور بیٹھتے ہی بولے: ارے! آج میں آپ لوگوں کو اپنا ایک کارنامہ بتاتا ہوں۔

اوہو! "کارنامہ" وہ بھی آپ کا؟ آپی نے چھیڑنے والے انداز میں کہا تو ابو جان زیرِ لب مسکرا دیئے۔

ننھے میاں بھی ہار ماننے والوں میں سے کہاں تھے، فوراً بولے: آپی آپ میری تعریف پر خوش کیسے ہو سکتی ہیں۔

دادی جان جو اب تک خاموش بیٹھی تھیں بولیں: ننھے میاں! بیٹا ایسی بات نہیں، وہ آپ کی آپی ہیں اور آپ سے بہت خوش ہوتی ہیں، چلیں اب اپنا "کارنامہ" بھی سُنائیں گے یا آپس میں

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

باتوں کا مقابلہ ہی کرتے رہیں گے؟

دادی جان! کارنامہ یہ ہے کہ آج جب امام صاحب جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے اس وقت میرے قریب ہی دو بچے آپس میں باتیں کرنے لگے، بس پھر کیا تھا! میں نے فوراً انہیں سمجھایا کہ خُطبے کے دوران باتیں کرنا سختی سے منع ہے اور وہ دونوں خاموش ہوگئے۔

ننھے میاں اپنا "کارنامہ" سُنا کر خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے اور دادی جان کی طرف داد طلب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

دادی جان کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پیار بھرے انداز میں بہت سنجیدگی سے بولیں: ننھے میاں! واقعی خطبے کے دوران باتیں کرنا غلط ہے اور سختی سے منع ہے لیکن آپ نے انہیں زبانی طور پر باتیں کرنے سے منع کر کے غلط کیا۔

ننھے میاں (حیرت سے): پر وہ کیوں دادی جان! میں نے تو صرف منع کیا تھا، کیا یہ بھی غلط ہے؟

جی ننھے میاں! خطبے میں کسی اور کو باتیں کرتا دیکھ کر اسے زبان سے منع کرنا بھی غلط ہے، صرف اشارے سے منع کرسکتے ہیں، بہارِ شریعت میں ہے: جو لوگ امام سے دور ہوں کہ خُطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے، اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کرسکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/774)

دادی جان نے تفصیل سے مسئلہ بتاتے ہوئے سمجھایا۔

شکریہ دادی جان! آپ مجھے کتنی پیاری پیاری باتیں سکھاتی رہتی ہیں، میں آئندہ اس بات کا خیال رکھوں گا، خطبے کے وقت خود بھی خاموش رہوں گا اور دوسروں کو بھی زبان سے کبھی منع نہیں کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

چلو اب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر کھانا شروع کرو ورنہ ٹھنڈا ہو جائے گا، آپی نے مسکراتے ہوئے ننھے میاں کو کہا۔

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 ہر اچھے کام کا ثواب مال صدقہ کرنے والے کے ثواب کی طرح ہے۔ 2 زمین پر سب سے بہترین پانی آبِ زم زم ہے۔ 3 کسی کی اچھی تجویز کو اپنانا آپ کو مشکل سے بچا سکتا ہے۔ 4 خطبے کے دوران باتیں کرنا سختی سے منع ہے۔ 5 بچہ بات کرے تو اس کی طرف توجہ رکھیں۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین، تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: آب زم زم کتنے ہزار سال پہلے جاری ہوا؟

سوال 02: حضرت انس نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کتنے سال خدمت کی؟

• جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے • کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے • یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر 923012619734+ پر واٹس ایپ کیجئے • 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/285، حدیث:8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنٰی اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچّوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنٰی	نسبت
محمد	عبد الماجد	بُزرگی والے کا بندہ	اللہ پاک کے صفاتی نام کی طرف لفظِ عبد کی اضافت کے ساتھ
محمد	حَمّاد	کثرت سے اللہ پاک کی حمد کرنے والا	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام
محمد	امان رضا	امان کا معنی ہے: حفاظت	صحابیِ رسول کا بابرکت نام اور "رضا" اعلیٰ حضرت کی نسبت سے

بچیوں کے 3 نام

نام	معنٰی	نسبت
حَسَنہ	نعمت	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحابیہ کا مبارک نام
خالِدہ	دیر تک رہنے والی	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحابیہ کا مبارک نام
سُمَیّہ	علامت	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحابیہ کا مبارک نام

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں۔)

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 مئی 2024ء)

نام مع ولدیت:.................. عمر:.... مکمل پتا:..

موبائل/واٹس ایپ نمبر:.................. (1) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جولائی 2024ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِنْ شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 مئی 2024ء)

جواب 1:.................. جواب 2:..................

نام:.................. ولدیت:.................. موبائل/واٹس ایپ نمبر:..................

مکمل پتا:..

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جولائی 2024ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِنْ شآءَ اللہ

تھوڑا کھانا پورا ہوگیا

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

سب سے آخری نبی مکی مدنی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات صرف لوگوں کو اسلام سے وابستہ کرنے یا قوتِ ایمانی بڑھانے ہی کا ذریعہ نہیں تھے بلکہ نازک حالات میں ان کو ہلاکت خیز مشکلات سے نجات دلا دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ایک جنگ میں گئے تو وہاں ہمیں تنگی پیش آئی حتی کہ ہم نے اپنی کچھ سواریوں کو ذبح کرنا چاہا، مگر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنے اپنے زادِ راہ کو جمع کریں، پھر ایک چمڑے کا دستر خوان بچھایا گیا جس پر سب کے زادِ راہ جمع کئے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں اس چمڑے کے ٹکڑے کا اندازہ کرنے کے لئے آگے بڑھا تو میرے اندازے کے مطابق وہ ایک بکری کے بیٹھنے کی جگہ کے برابر تھا حالانکہ ہمارے لشکر میں چودہ سو افراد تھے، ہم سب نے اس کھانے کو کھایا حتی کہ ہم سیر ہوگئے، پھر ہم نے اپنے کھانے کے تھیلوں کو بھر لیا۔ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا وضو کا پانی ہے؟ ایک شخص لوٹے میں تھوڑا سا پانی لے کر آیا، آپ نے اس پانی کو ایک پیالے میں ڈال دیا اور ہم سب نے اس سے اچھی طرح وضو کیا۔ (مسلم، ص737، حدیث:4518)

سبحٰن اللہ! یہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا معجزہ تھا کہ تھوڑا سا کھانا 1400 افراد کو کافی ہوگیا کیونکہ ایک بکری زمین پر بیٹھ کر جتنی جگہ گھیرتی ہے اتنی جگہ پر اگر کھانا رکھا ہو تو شاید وہ کھانا دس پندرہ افراد ہی کو کافی ہوگا یا حد سے حد پچیس تیس افراد ہی وہ کھا پائیں گے، مگر اتنے کم کھانے سے 1400 لشکریوں کا پیٹ بھر جانا اور ان سب کے وضو کے لئے بھی ایک برتن کا تھوڑا پانی کم نہ پڑنا ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزے سے ہی ممکن ہوا۔ اس واقعے سے کچھ باتیں سیکھنے کو ملیں:

- عام حالات میں بھی اور خصوصاً مشکل وقت میں علیحدہ علیحدہ دھڑے بنانے کے بجائے اتحاد کی طاقت کو آزمانا مفید رہتا ہے۔
- مشکلات کا ایسا وقتی حل اپنانا ٹھیک نہیں جس سے مشکل ختم ہونے کے بجائے کچھ دیر کے لئے ٹل جائے اور پھر دوبارہ سامنے آکھڑی ہو۔
- مشکل وقت میں سواری جیسی اہم ترین چیزوں کی حفاظت کرنی چاہئے اور انتہائی سخت مجبوری کے بغیر انہیں ضائع نہیں کرنا چاہئے۔
- اگر کسی معاملے میں آپ کے پاس بہتر تجویز ہو تو ہمدردی کرتے ہوئے وہ دوسروں کے سامنے پیش کرنی چاہئے۔
- کسی کی اچھی تجویز کو اپنانا آپ کو مشکل سے بچا سکتا ہے۔
- سنگین و نازک لمحات میں حواس قابو میں رکھ کر وقت و حالات کے مطابق بروقت درست فیصلہ کی پرکھ رکھنی چاہئے۔
- کاموں کے دور رس نتائج پر نظر رکھنا صحیح و غلط کی پہچان کے لئے ضروری ہے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

بچوں کی ہچکچاہٹ بھگائیں اُنہیں پُراعتماد بنائیں

ڈاکٹر ظہور احمد دانش عطّاری مَدَنی*

بعض اوقات کچھ بچّوں میں ہچکچاہٹ بہت زیادہ ہوتی ہے جو درحقیقت ان کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔ ایسے بچے کسی بات کا جواب یا ردعمل دینے میں بہت سست ہوتے ہیں، عام طور پر کسی سے بات کرتے ہوئے والدین سے چمٹ جاتے یا پھر اپنا سر جھکا کر وہاں سے چلے جاتے یا آنکھیں بند کر کے اپنے آپ کو محفوظ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس کے علاوہ اسکول میں ٹیچر کے سوالوں کا جواب دینے سے بھی گھبراتے اور کسی کو دوست بنانے سے بھی کتراتے ہیں۔ یہ الگ تھلگ بیٹھ کر دوسرے بچوں کو کھیلتا دیکھنا تو پسند کرتے ہیں مگر ان کے ساتھ شامل ہونے یا کسی قسم کی سرگرمی میں حصہ لینے سے خود کو باز رکھتے ہیں۔

یاد رکھئے کہ اگرچہ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ بارہا یہ غیر ضروری جھجک اور ہچکچاہٹ خود بخود ختم ہو جاتی یا کافی حد تک کم ہو جاتی ہے مگر اس کے باوجود والدین کو چھوٹی عمر سے ہی اس کے سدِّباب کی طرف توجہ دینی چاہئے ورنہ بچے کی بہت سی صلاحیتیں پروان چڑھنے میں رُکاوٹ آسکتی ہے۔ اس معاملے میں والدین کے لئے درج ذیل چند تجاویز پر عمل فائدہ مند ہو سکتا ہے۔

بچے کی ہچکچاہٹ دور کرنے سے متعلق 16 اہم تجاویز:

1 بچے کے اندر معمولی جھجک و ہچکچاہٹ کوئی خرابی نہیں بلکہ یہ مروت اور لحاظ کا سبب ہوتی ہے، بالکل ہی ہچکچاہٹ نہ ہو تو بچے بدلحاظی پر اُتر آتے ہیں لہٰذا تھوڑی بہت ہچکچاہٹ ہو تو نظر انداز کر دیجئے۔

2 حد سے بڑھی ہوئی غیر ضروری ہچکچاہٹ کو بھی ایک حد تک ختم کیجئے، اس قدر نہیں کہ بچہ حالات و شخصیات کا لحاظ ہی نہ رکھے۔

3 بچے کو بات بات پر یا مختلف نقل و حرکات پر روکنے ٹوکنے سے گُریز کیجئے، اسے اس کے احساسات اور اپنی بچگانہ مَن مانی کرنے کی ایک حد تک آزادی دیجئے۔

4 اگر غلط بات اور غلط حرکت پر اسے سمجھانا بھی ہو تو بروقت سمجھانے کے بجائے کسی مناسب موقع پر غیر محسوس انداز میں سمجھایئے۔

5 بچے کی موجودگی میں دوسروں کو یہ نہ بتائیں کہ ”یہ بہت جھجکتا اور گھبراتا ہے“ بلکہ اگر اس کے سامنے ہی کوئی اور اس کے بارے میں یہ بات کرے تو ”ہاں میں ہاں“ ملانے کے بجائے اس بات کو کوئی خوبصورت سا رُخ دیجئے مثلاً ”ماشآءَ اللہ اب تو یہ مختلف سرگرمیوں میں حصہ لینے لگا ہے“ مگر جو بھی رُخ دیں، سچائی سے انحراف نہ کریں۔

6 بچہ اپنی ہچکچاہٹ کی وجہ سے جن سرگرمیوں سے گُریزاں ہو اُن سرگرمیوں کے معاملے میں اس پر ہرگز زبردستی نہ کیجئے، بلکہ انہیں نوٹ آؤٹ کیجئے اور پھر رفتہ رفتہ اسے حوصلہ و دِلاسا دیتے ہوئے ان سرگرمیوں میں اس کی جزوی شمولیت کا انتظام کیجئے، بچہ کی چھوٹی بڑی کارکردگی پر داد بھی دیجئے، کبھی بھرپور

*مدنی چینل فیضانِ مدینہ، کراچی

انداز میں زبانی طور پر اور کبھی سرسری انداز میں اگرچہ مسکراہٹ ہی کے ذریعے ہو۔

7 ہچکچاہٹ والا بچہ اگر کھیل کود یا کسی بھی چیز میں حصہ لے اور ناکامی ہو تو بارہا ناکامی کے باوجود بھی اس کے سامنے غصے یا چڑچڑے پن کا اظہار نہ کیجئے، چہرے سے بھی افسوس کا تأثّر نہ دیجئے بلکہ مسکرا کر اسے بتائیے کہ شروعات میں عموماً مشکلیں آتی ہیں نیز آئندہ بہتری کا یقین بھی دلائیے۔

8 وقتاً فوقتاً مختلف کھیلوں میں بچے کے ساتھ خود بھی شریک ہوں مگر جان بوجھ کر اسے ایکشن کا زیادہ موقع دیں۔

9 بچہ بات کرے تو اس کی طرف توجہ رکھیں، اسے زیادہ بات کرنے کا موقع دیں تاکہ اس کا دل کھلے نیز بچے کے سوالات کا اطمینان بخش معلوماتی جواب دیں۔

10 جھجک اور ہچکچاہٹ والے یا کم حوصلہ بچے کا رشتہ دار و محلہ دار یا کلاس کے دیگر بچوں سے یا اس کے اپنے ہی بہن بھائیوں سے ہرگز Comparison نہ کریں، یعنی نوٹ کرنا تو الگ بات ہے مگر اس بچے کے سامنے ہی زبانی طور پر تقابلی تبصرے اور منفی تجزیے نہ کریں کہ اس کی سخت حوصلہ شکنی ہوگی، عزتِ نفس مجروح ہوگی اور کمتری کا احساس اسے مزید ہچکچانے پر مجبور کردے گا۔

11 ہچکچاہٹ والے بچے کو زیادہ Active اور ہوشیار بچوں کے ساتھ رکھنے کے بجائے نسبتاً کم عمر اور بھولے بھالے بچوں کے قریب رکھئے نیز اُنہیں کھلونے، Learning objects، یا Moral/Informative Books فراہم کیجئے اور باتوں ہی باتوں میں اسے اُن کا بڑا بنائیے مثلاً اسے کہئے کہ "بیٹا! آپ ان کا خیال رکھئے، انہیں فلاں فلاں باتیں بتائیے یا فلاں کھیل جو آپ کو آتا ہے انہیں بھی سکھائیے، یا یہ کتابیں پڑھ کر سنائیے" تاکہ اُسے کسی حد تک اپنی برتری کا احساس ہو اور اس کی جھجک دُور ہو۔

12 گھر والوں یا رشتہ داروں وغیرہ کے گھر جائیں اور آپ کا یہ بچہ کسی سے بات کرے تو بار بار مت ٹوکئے سب کے سامنے اسے آداب یا بول چال کے طور و ڈھنگ سکھانے سے بھی گُریز کیجئے، ایسے موقع پر بچہ سیکھ تو نہیں پاتا مگر اس کی ہچکچاہٹ ضرور بڑھ جاتی ہے۔

13 والدین کو چاہئے کہ School Teachers اور Tutors کو بھی بچے کی کمزوریِ اعتماد اور جھجک کے بارے میں بتائیں تاکہ وہ بچے سے اسی کے مطابق Behave کریں۔

14 بچے میں اعتماد پیدا کرنے یا ہچکچاہٹ دور کرنے کے جو جذبات آپ کے دل میں ہیں انہیں بچے پر نہ جتائیں، بچے کا خیال ضرور رکھیں مگر بچے پر اس کا اظہار نہ کریں یعنی اسے اس بات کا زیادہ احساس نہ دلائیے کہ آپ اس کی بے حد پروا کرتے ہیں کیونکہ اس سے بچے کی جھجک اور عدمِ اعتمادی کو حوصلہ ملے گا۔

15 والدین کو چاہئے کہ ایسے بچے کو حد سے زیادہ اپنے ساتھ چپکا کر نہ رکھیں بلکہ اسے چھوٹے موٹے کاموں کے لئے بھی بھیجا کریں مگر یوں کہ بچہ آپ کی نگاہوں میں ہی ہو مثلاً بچے سے قریب رہتے ہوئے اسے سامنے والی دکان سے کچھ لینے بھیجیں، کسی محفوظ راستے پر چلتے ہوئے اس کے پیچھے رہیں اور اسے خود سے چند قدم آگے رہتے ہوئے چلنے کو کہیں، کسی قریب والے سے کوئی چھوٹی موٹی بات کرنے یا پوچھنے کے لئے اس بچے کو بطورِ قاصد بھیجیں، مسجد میں چندہ بچے سے دلوائیں یونہی راستے میں دعوتِ اسلامی کے Donation cell پر عطیات وغیرہ بھی۔

16 والدین کو بچے کی ہچکچاہٹ والے معاملے سے آہستہ آہستہ اور وقفے وقفے کے ساتھ نمٹنا چاہئے، ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی خواہش بچے کو مزید گھبراہٹ کا شکار کرسکتی ہے۔

اگر بچے کی ہچکچاہٹ دور کرنے اور بے اعتمادی والے رویوں اور احساسات کو تبدیل کرنے میں آپ کو کامیابی نہ ہو تو کسی ڈاکٹر، پیڈیاٹرسٹ یا ماہرِ نفسیات سے مشورہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

بیٹیوں کو آدابِ زندگی سکھائیں

اُمِّ میلاد عطّاریہ*

مشہور مُفَسِّرِ قراٰن حضرت علّامہ احمد بن محمد قُرطُبی رحمۃُ اللہِ علیہ نَقل فرماتے ہیں: ہم پر فرض ہے کہ اپنی اَولاد اور اپنے اہلِ خانہ کو دِین کی تعلیم دیں، اچّھی باتیں سکھائیں اور ضروری ادب و آداب کی تعلیم دیں۔ (تفسیر قرطبی، پ29، التحریم، تحت الآیۃ:6، 9/148)

یوں تو اولاد بیٹا ہو یا بیٹی اس کی پرورش اور تربیت نہایت اہم کام ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ بیٹی کی اچھی تعلیم و تربیت کا مطلب ہے ایک خاندان کی تعلیم و تربیت۔ آج کی بیٹی کل بیوی، بہو، ماں اور پھر ساس کی صورت میں ہو گی۔ لہٰذا آج اس بیٹی کی تربیت پر بھرپور توجہ دینا ضَروری ہے تاکہ کل جب یہ خود کسی کی ماں بنے تو اپنی اولاد کی بہترین تربیت سے غفلت کی مرتکب نہ ہو کیونکہ آگے چل کر ایک بیٹی نے ہی نئی نسل کو نہ صرف جنم دینا ہے بلکہ اس کی پہلی تربیت گاہ بھی اسی کی گود ہو گی۔ جو اس کی عادات ہوں گی وہ اس کے بچوں میں بھی منتقل ہوں گی۔ لہٰذا بیٹیوں کی پرورش میں بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

انہیں اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت، آدابِ زندگی، سلیقہ مندی، صبر اور برداشت جیسے تمام امور بچپن ہی سے سکھائے جائیں کیونکہ جو بات بچپن میں سکھائی جاتی ہے جڑ پکڑ لیتی ہے۔

اگر اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا جائے تو بیٹی کی پرورش کے حوالے سے کئی طرح کے آدابِ زندگی بیان کئے گئے ہیں۔ نہ صرف اپنی ذات سے متعلق آدابِ زندگی سکھانا ضروری ہیں بلکہ خاندان اور معاشرے سے متعلق آدابِ زندگی بھی تربیت کا حصہ ہونے چاہئیں۔

صفائی ستھرائی کے آداب:

ذات سے متعلق آداب میں پاکیزگی وطہارت کو ایک مسلمان کی زِنْدَگی میں جو اہمیت حاصِل ہے اس سے انکار ممکن نہیں۔ جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (۱۰۸) ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔

(پ11، التوبۃ: 108)

اس کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کی مایہ ناز کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ تو بیٹیوں کی زندگی کا لازمی نصاب ہونی

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

چاہئے۔
پاکیزگی سے صرف کپڑوں کا صاف ہونا ہی مراد نہیں بلکہ دل کی صفائی بھی مراد ہے، اس لئے کہ نَجاست صرف بدن یا کپڑوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ باطِن کی صفائی بھی شریعت کو مطلوب ہے کیونکہ جب تک باطِن پاک نہ ہو عِلْمِ نافع (نَفْع بخش عِلْم) حاصِل نہیں ہوتا اور نہ ہی انسان علم کے نور سے روشنی پاسکتا ہے، لہٰذا بیٹی کی پرورش کے دوران والدین پر لازم ہے کہ وہ بیٹی کے ظاہر کی پاکی وطہارت کا اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے باطن کی پاکیزگی پر بھی بھرپور توجہ دیں تاکہ اس کا دل بُری صِفات سے پاک رہے۔ مثلاً حسد، تکبر، ریاکاری، عجب وخود پسندی، جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی گلوچ، امانت میں خیانت، بدعہدی وغیرہ کے دنیا و آخرت میں نقصانات سے خوب آگاہ کریں تاکہ بیٹی ان ہلاک کر دینے اور جہنّم میں لے جانے والے گناہوں سے بچ سکے۔
اس کیلئے امیرِ اہلِ سنّت کی کُتب "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"، "غیبت کی تباہ کاریاں" اور "فیضانِ سنّت" کے تمام ابواب نیز مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "باطنی بیماریوں کی معلومات" لازمی پڑھائیں۔

رشتوں کے متعلق آداب:

خاندان سے مُتَعلّق آداب بھی سکھائے جائیں اس سے مراد وہ آداب ہیں جو ایک مَضْبُوط اور خُوشحال خاندان کی بَقا کے لئے اِنْتِہائی ضَروری ہیں۔ مثلاً وَالِدَین کا اَدَب واِحترام اور دیگر چھوٹوں بڑوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک، صِلہ رحمی (رِشْتہ داروں سے اچھے سُلُوک) کی فضیلت اور قطعِ تعلقی کی مذمّت وغیرہ۔
ان آداب کے بجالانے کی بنا پر ایک بیٹی خاندان بھر کی آنکھوں کا تارا بن جاتی ہے، لہٰذا والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی پرورش میں ذَرّہ بھر کوتاہی نہ ہونے دیں اور بچپن ہی سے اس کی اسلامی تربیّت کا اہتمام کریں۔
بچے بالخصوص بیٹیاں چونکہ والدین سے دیگر رشتے ناطوں کی پہچان سیکھنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی سیکھتی ہیں کہ ان کے والدین اپنے قرابت داروں سے کس طرح پیش آتے ہیں، لہٰذا اگر آپ اپنے بعض قرابت داروں سے صِلۂ رحمی کے بجائے قطع تعلق کرلیں گے یا اُن کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کریں گے تو ان کے ذہنوں سے ان رشتوں کا تقدس خَتْم نہیں تو کم ضَرور ہو جائے گا، لہٰذا خود بھی صلہ رحمی کا اہتمام کیجئے اور اپنی بیٹی کو بھی یہ بات خوب باور کرادیجئے۔

معاشرے سے متعلق آداب:

اسلامی معاشرے سے متعلق آداب اور بنیادی خدوخال سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زبانِ حق ترجمان سے بیان ہوئے ہیں ان آداب پر بھی تربیت کریں۔ ایک اِسلامی وفلاحی مُعاشَرے کی بَقا کیلئے اِنتہائی ضَروری ہے کہ اس کے اَفراد کی تربیّت پر بھرپور توجہ دی جائے، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اس کا آغاز ماں کی گود سے ہو تاکہ زِنْدَگی بھر بچے پر اس تربیّت کے اَثرات رہیں۔ اس تَناظُر میں بیٹی کی بہترین پرورش کی اَہَمِیَّت مزید بڑھ جاتی ہے کیونکہ اگر آج اس کی تربیّت میں کوئی کمی رہ گئی تو اس کا ازالہ کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہو جائے گا۔
ہمیں چاہئے کہ کبھی بھی بیٹی کی پرورش میں اس کی دینی تربیت سے کوتاہی نہ برتیں، اسے معاشرتی بُرائیوں کی قباحتوں سے کماحقہ آگاہ کریں تاکہ وہ ان سے بچ سکے۔ اپنی بیٹیوں کو نیک سیرت بی بیوں اور صحابیات کے واقعات سنا کر ان کی سیرت پر چلنے کا درس دیں، اس کی برکت سے بچیوں کے دل میں ان کی محبت پیدا ہو گی اور وہ ان کے نقش قدم پر چلنے کے لئے تیار ہوں گی۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

لے پالک بچے سے حرمت کا رشتہ کیسے قائم ہو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے بچہ گود لیا، بچے کی عمر دو سال سے کم ہے اب بڑے بھائی کی بیوی اُس لے پالک بچے کو اپنی بہن کا دودھ پلانا چاہتی ہے۔ آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا اس صورت میں بچہ گود لینے والی عورت کا اُس بچے سے حرمت کا رشتہ قائم ہو جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں بچہ گود لینے والی عورت کا اُس بچے سے حرمت کا رشتہ قائم ہو جائے گا، کیونکہ یہ عورت اُس بچے کی رضاعی خالہ کہلائے گی اور رضاعی خالہ بھی اُسی طرح حرام ہوتی ہے جیسے نسبی خالہ حرام ہوتی ہے کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہی رشتے رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

البتہ یہ مسئلہ ضرور ذہن نشین رہے کہ اگرچہ ڈھائی برس کے اندر دودھ پلانے سے بھی حرمتِ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے، مگر عورت کا دو سال کی عمر کے بعد بچے کو دودھ پلانا ناجائز و حرام ہے، لہٰذا عورت کا بچے کو دودھ پلانے میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

رضاعت سے حرمت سے متعلق بخاری شریف میں نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان کچھ یوں مذکور ہے: ”الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة۔“ یعنی جو عورتیں نسبی رشتے کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں اس نوعیت کی عورتیں رضاعت سے بھی حرام ہو جاتی ہیں۔ (بخاری، 2/764- رد المحتار مع الدر المختار، 4/393- فتاوی رضویہ، 11/516، 517 ملتقطاً- بہار شریعت، 2/34)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نماز کی سنتوں کے دوران ناپاکی کے دن آگئے تو نماز کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہ مسئلہ کتبِ فقہ میں مذکور ہے کہ نفل نماز کے دوران ماہواری آگئی، تو وہ نماز فاسد ہوگئی اور بعد میں پاکی کے ایام میں اس نفل نماز کی قضا کرنی ہوگی۔ سوال یہ ہے کہ ان نفل نمازوں میں، سنتیں بھی شامل ہیں یا نہیں؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت کے مطابق جس طرح نفل ادا کرتے وقت ماہواری شروع ہو جائے تو نفل کی دوبارہ قضا کرنا، پاکی کے ایام میں ضروری ہوتا ہے، اسی طرح سنتیں ادا کرتے وقت بھی جب حیض آگیا، تو اس سے سنتیں فاسد ہو جائیں گی اور ان کی بھی قضا کرنا لازم ہوگی۔ کیوں کہ نفل شروع کرنے سے واجب ہو گئے تھے سنتوں کا بھی یہی معاملہ ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، 2/574- تبیین الحقائق، 1/234- بہارِ شریعت، 1/456)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

*محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا عمر فیاض عطّاری مَدَنی*

مدارسُ المدینہ پاکستان کے تحت تقسیمِ اسناد اجتماع کا انعقاد

حفظ وناظرہ مکمل کرنے والے بچّوں کو اسناد دی گئیں

مدارسُ المدینہ پاکستان (بوائز/گرلز) کے زیرِ اہتمام 18 فروری 2024ء کو پاکستان بھر میں تقسیمِ اسناد اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں مدرسۃُ المدینہ کے بچّوں، اُن کے سرپرستوں، قاری صاحبان اور ذمہ داران سمیت دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ اس موقع پر نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری نے خصوصی بیان کیا اور حفظ و ناظرہ مکمل کرنے والے بچّوں اور بچّیوں کو مبارک باد دی۔ اجتماعات کے اختتام پر سال 2023ء میں حفظ کرنے والے 12 ہزار 586 جبکہ ناظرہ مکمل کرنے والے 54 ہزار 96 بچّوں اور بچّیوں میں اسناد تقسیم کی گئیں۔

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں سٹی تا وارڈ نگران اسلامی بھائیوں کا سنّتوں بھرا اجتماع

14 فروری 2024ء کو دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں کراچی سٹی کے ذمہ داران تا وارڈ نگران شریک ہوئے۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطّاری نے ”حسنِ اخلاق اور نیکی کی دعوت“ کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا جس میں اُن کا کہنا تھا کہ عبادت سے ہمارا اپنا جبکہ حسنِ اخلاق سے اپنے ساتھ دوسروں کا بھی فائدہ ہوتا ہے۔ نگرانِ شوریٰ نے حسنِ اخلاق کی اہمیت و افادیت کے بارے میں بھی گفتگو کی۔

بنگلہ دیش میں دعوتِ اسلامی کا تین دن کا عظیمُ الشّان اجتماع

ہزاروں عاشقانِ رسول نے شرکت کی

ڈھاکہ ایشین سٹی کے وسیع و عریض میدان میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 14، 15 اور 16 فروری 2024ء تین دن کا عظیم الشان سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں بنگلہ دیش بھر سے علمائے کرام، مختلف سیاسی و سماجی شخصیات، بزنس مین اور ہزاروں کی تعداد میں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ تین دن کے عظیم الشان اجتماع میں مبلغین دعوتِ اسلامی نے مختلف موضوعات پر سنّتوں بھرے بیانات کئے، جبکہ تلاوتِ قراٰنِ پاک، تفسیر سننے سنانے کے حلقے، نعت خوانی، ذکر اللہ، مناجات، شرکا کو فرض علوم (وضو، نماز، نمازِ جنازہ، غسل، غسل میت اور کفن دفن کا طریقہ) سکھانے اور رِقّت انگیز دعاؤں کا سلسلہ بھی ہوا۔ اجتماع کے تینوں دن فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ اشراق و چاشت، تہجد اور دیگر نوافل بھی ادا کئے گئے۔ اس موقع پر ضلعی انتظامیہ اور ٹریفک پولیس کی جانب سے اجتماع گاہ کے اطراف میں کئی ایکڑز پر محیط پارکنگ اسٹینڈز بنائے گئے جبکہ پولیس کی جانب سے سیکیورٹی کے فول پروف انتظامات کئے گئے۔

دعوتِ اسلامی کے مختلف دینی کاموں کی جھلکیاں

❁ 04 اور 05 فروری 2024ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں شعبہ پروفیشنلز فورم (دعوتِ اسلامی) کے تحت دو دن کا پروفیشنلز اجتماع منعقد ہوا جس میں کراچی سے تعلق رکھنے والے انجینئرز، ڈاکٹرز، پرنسپلز، آئی ٹی ایکسپرٹ اور مختلف شعبہ جات سے وابستہ پروفیشنلز حضرات و شخصیات نے شرکت کی۔ اجتماع میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری، اراکینِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطّاری، حاجی محمد اطہر عطّاری، حاجی محمد امین عطّاری اور دارُالافتاء اہلسنت کے مفتی علی اصغر عطّاری مدنی و مولانا محمد شفیق عطّاری مدنی نے بیانات کئے۔ ❁ کنزُالمدارس بورڈ پاکستان

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ ”دعوتِ اسلامی کے شب و روز“، کراچی

(دعوتِ اسلامی) کے تحت ملک بھر میں سالانہ امتحانات کا سلسلہ ہوا۔ تفصیلات کے مطابق امتحانات کا آغاز 12 فروری 2024ء بروز پیر سے ہوا جو 21 فروری 2024ء بروز بدھ تک جاری رہا۔ سالانہ امتحان کے لئے ملک بھر میں 665 سینٹرز قائم کئے گئے تھے جبکہ امتحانات میں شرکت کرنے والے اسٹوڈنٹس کی تعداد تقریباً 1لاکھ 12ہزار تھی۔ 1لاکھ 12ہزار اسٹوڈنٹس میں تجوید و قراءت، درسِ نظامی، تخصصات اور کلیۃ الشریعہ کے 83ہزار 357 طلبہ وطالبات، ناظرۃ القراٰن، تحفیظ القراٰن کے 19 ہزار 794 طلبہ و طالبات اور شارٹ کورس (امامت کورس، فیضانِ شریعت کورس) کے 8ہزار 850 طلبہ وطالبات شامل تھیں۔ ❁ جنکپور شہر، نیپال میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی نیو برانچ **"فیضانِ اعلیٰ حضرت"** کا افتتاح کر دیا گیا ہے۔ خوشی کے اس موقع پر افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں تلاوت ونعت کے بعد نگرانِ نیپال مشاورت نے بیان کیا۔ ❁ امتِ مسلمہ کی امداد اور اُن کی خیر خواہی کا جذبہ رکھتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے تحت افریقی ملک ملاوی کے اطراف گاؤں Phalombe میں ایک پروگرام منعقد ہوا جس میں نگرانِ ملاوی مشاورت مولانا محمد عثمان عطّاری مدنی نے بیان کرتے ہوئے حاضرین کو مشکلات اور پریشانیوں کے مواقع پر صبر و دعا کرتے رہنے کی ترغیب دلائی۔ بعدِ اجتماع مختلف نجی ایسوسی ایشنز کے تعاون سے دعوتِ اسلامی کے فلاحی شعبے FGRF کے تحت کم وبیش 300 خاندانوں میں راشن تقسیم کیا گیا۔ ❁ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن حیدر آباد میں مدنی کورسز کے تحت 07 دن کا رہائشی **"فیضانِ نماز کورس"** ہوا جس میں مختلف علاقوں کے اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ معلم مدنی کورسز نے شرکا کو وضو و غسل کے مسائل، نماز کی شرائط، فرائض، واجبات، مکروہات اور مفسدات سمیت نماز کا عملی طریقہ سکھایا۔ کورس کے اختتام پر اراکینِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری اور حاجی قاری ایاز عطّاری نے اسلامی بھائیوں میں سرٹیفکیٹس تقسیم کئے اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔

ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (فروری 2024ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ یا آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں، فروری 2024ء میں دیئے گئے 4مَدَنی رَسائل کے نام اور ان کی کارکردگی ملاحظہ کیجئے: 1 فیضانِ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ: 27لاکھ 21ہزار 240 2 مکے کی زیارات امیرِ اہلِ سنّت کے ساتھ: 26لاکھ 81ہزار 275 3 صدقات کے بارے میں 25 سوال جواب: 26لاکھ 16ہزار 188 4 موت کا ذائقہ: 26لاکھ 2ہزار 770۔

فروری 2024ء میں امیر اہل سنت کی جانب سے جاری کئے گئے پیغامات کی تفصیل

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے فروری 2024ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر، دعوتِ اسلامی) کے شعبہ "پیغاماتِ عطّاؔر" کے ذریعے تقریباً 2979 پیغامات جاری فرمائے جن میں 582 تعزیت کے، 2256 عیادت کے جبکہ 141 دیگر پیغامات تھے۔ ان پیغامات کے ذریعے امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے بیماروں سے عیادت کی، انہیں بیماری پر صبر کا ذہن دیا جبکہ مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے مغفرت اور بلندیِ درجات کی دعا کی۔

"انتقالِ پُر ملال"

5 مارچ 2024ء کو استاذ العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی گُل محمد عتیقی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ آپ کی نمازِ جنازہ داتا دربار لاہور میں شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ عبد الستار سعیدی صاحب کی امامت میں ادا کی گئی۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے مفتی صاحب کے لواحقین سے تعزیت کا اظہار کیا اور بلندیِ درجات کی دعا کی۔

مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ بھی دعا گو ہے کہ اللہ پاک ان کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

دعوتِ اسلامی کی تازہ ترین اپڈیٹس کے لئے وزٹ کیجئے
news.dawateislami.net

ذُوالقعدۃ الحرام کے چند اہم واقعات

تاریخ/ماہ/سِن	نام/واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
پہلی ذُوالقعدۃ الحرام 321ھ	یومِ وصال حضرت امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃ الحرام 1438ھ
2 ذُوالقعدۃ الحرام 1367ھ	یومِ وصال خلیفہ اعلیٰ حضرت، مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃ الحرام 1438 تا 1440ھ اور "تذکرۂ صدرُ الشریعہ"
8 ذُوالقعدۃ الحرام 5ھ	غزوۂ خندق و شہدائے خندق اس غزوہ میں حضرت سعد بن معاذ سمیت 7 صحابہ کرام شہید ہوئے	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃ الحرام 1438، 1439ھ اور "سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 322"
8 ذُوالقعدۃ الحرام 1118ھ	یومِ وصال سلطان محمد اورنگ زیب عالمگیر رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃ الحرام 1438ھ
21 ذُوالقعدۃ الحرام 1433ھ	یومِ وصال محبوبِ عطار، رُکنِ شوریٰ حاجی زم زم عطاری	محبوبِ عطار کی 122 حکایات
26 ذُوالقعدۃ الحرام 1370ھ	یومِ وِصال حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃ الحرام 1438 اور 1439ھ
30 ذُوالقعدۃ الحرام 1297ھ	یومِ عرس والدِ اعلیٰ حضرت، مفتی نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃ الحرام 1439ھ
ذُوالقعدۃ الحرام 6ھ	واقعہ صلح حدیبیہ و بیعتِ رضوان	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃ الحرام 1438، 1439ھ اور "سیرتِ مصطفیٰ، ص 346"
ذُوالقعدۃ الحرام 59 یا 61ھ	وصالِ مبارکہ اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہُ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجبُ المرجب 1438ھ اور "فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین"

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔
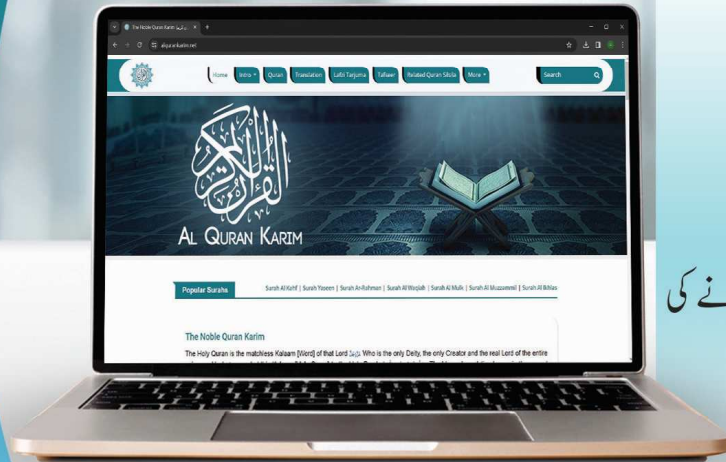
Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
May 2024

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2024ء

نفع میں نقصان نہ کیجئے!

از: شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ

”نیکی“ کرنا، یقیناً ثواب کا کام ہے مگر بعض اَوقات شیطان نیکی کرواکر پھنسا دیتا اور نفع میں نقصان کروا دیتا ہے، مثلاً نیکی کرواکر کسی کو رِیاکاری میں مبتلا کر دیتا ہے، اسی طرح کوئی کام بَظاہر نیک ہوتا ہے لیکن اُس میں کسی دوسرے کی حق تلفی اور دِل آزاری ہورہی ہوتی ہے، جیسا کہ کوئی شخص کسی سونے والے کے قریب بلند آواز سے تِلاوت کررہا ہو، جس کی وجہ سے بار بار سونے والے کی آنکھ کُھل رہی ہو اور وہ بے چارہ دَرخواست بھی کررہا ہو کہ آہستہ آواز سے تِلاوت کرلیجئے! لیکن تِلاوت کرنے والا کہے کہ ”تُو مجھے قراٰنِ کریم پڑھنے سے روکتا ہے!“ تو یاد رہے کہ ایسی صُورت میں تِلاوت کرنے والا گُناہ گار ہوگا۔ (دیکھئے: غنیۃ المتملی، ص497) یوں ہی بعض لوگ گلی محلے میں آدھی رات تک ایکو ساؤنڈ پر نعت خوانی کررہے ہوتے ہیں، جس کے سبب گھروں میں لوگ پریشان ہورہے ہوتے اور بچّے بوڑھے، مریض وغیرہ سو نہیں پاتے۔ یاد رکھئے! اگر محلے کے دو چار آدمی آپ کے ساتھ نعت خوانی میں شریک ہیں تو اِس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ ایک دِن کا بچّہ، 100 سال کی بُڑھیا اور دِل کا مَریض بھی آپ کی تائید میں ہے کہ خوب ایکو ساؤنڈ چلاؤ! اگر ایسی صُورتِ حال میں کوئی نعت خوانی سے روکتا ہے تو اُس سے کہتے ہیں: ”تُو ہمیں نعت خوانی سے روکتا ہے!!“ یوں ہی کچھ لوگ ربیعُ الاوّل شریف کی راتوں میں بڑے بڑے اِسپیکر لگا کر اُن کا رُخ کسی کے گھر کی طرف کر دیتے ہیں جس سے وہ بے چارے سو نہیں پاتے، اور اگر وہ اِس کی شکایت کریں تو بعض اوقات اِسپیکر لگانے والے لڑائی کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب ہم سے شیطان کروا رہا ہوتا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم بڑے نیک اور بہت بڑے عاشقِ رسول ہیں۔ ہماری آواز سے بھی کسی کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے، یہی وجہ ہے کہ اِحرام والے شخص کے تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْکَ) پڑھنے کے متعلق لکھا ہے کہ ”اِسلامی بھائی بَہ آوازِ بُلند لَبَّیْکَ کہا کریں مگر آواز اِتنی بھی بُلند نہ کریں کہ اِس سے خود کو یا کسی دوسرے کو تکلیف ہو۔“ (رفیق المعتمرین، ص27)

اللہ پاک ہمیں شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے نیکی کرنے اور اپنی نیکیوں کو ضائع ہونے سے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون 5 ستمبر 2020ء کو ہونے والے مدنی مذاکرے سے تیار کرنے کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ سے نوک پلک درست کرواکے پیش کیا گیا ہے۔)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0
0125764